30 کنجیوں پر مشتمل اضافہ شدہ جدید ایڈیشن

رِزق کی کُنجیاں

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

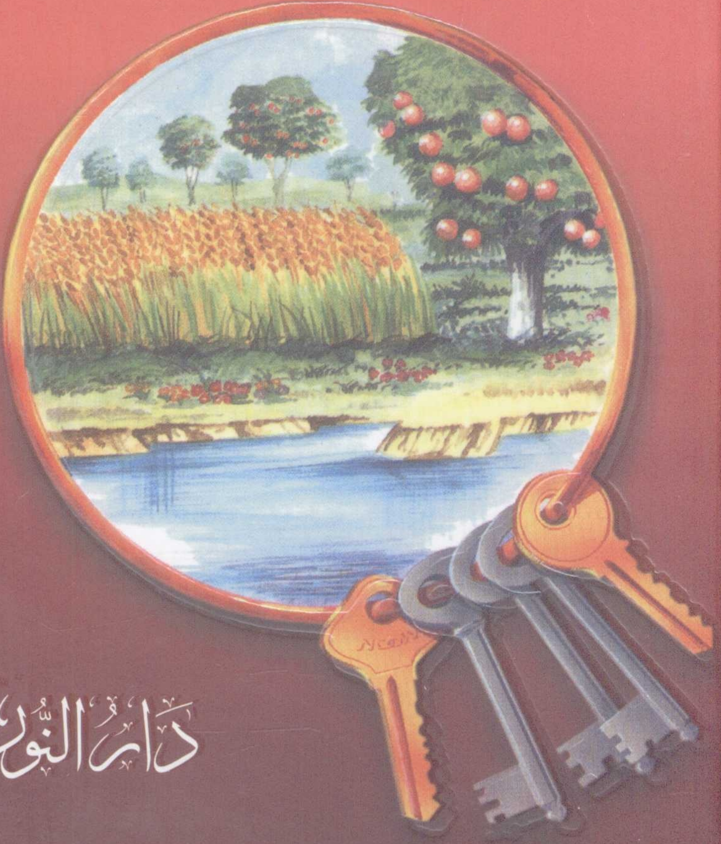

دارُ النُور اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد **(Upload)** کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ **(Download)** کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

رزق کی کنجیاں

30 کنجیوں پر مشتمل اضافہ شدہ جدید ایڈیشن

پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

دار النور اسلام آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اشاعت ——— مئی 2014ء
قیمت ——— -/300روپے
اہتمام ——— قدوسیہ اسلامک پریس
Tel # 042-37230585

پاکستان میں ملنے کے پتے

دار النور
اسلام آباد
Mobile: 0333-5139853 , 0321-5336844

مکتبہ قدوسیہ
رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
Tel # +92-42-37351124 , +92-42-37230585
E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com

سعودی عرب میں ملنے کے پتے

مکتبہ بیت السلام
الریاض 11474 سعودی عرب
Phone: 4381122-4381155 Fax: 4385991
Mobiles: 0505440147-0542666646
0532666640

دار الفرقان
الریاض سعودی عرب
Phone & Fax: 4354686
Mobiles: 0507419921-0508176378
0553093117

متحدہ عرب امارات میں ملنے کا پتہ

دار السلام، شارجہ
Phone: 00971 6 5632623
Fax: 5632624

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

پیشِ لفظ

❀ تمہید ---------- ۱۵

❀ کتاب کی تیاری میں پیشِ نظر باتیں ---------- ۱۷

❀ خاکۂ کتاب ---------- ۱۸

❀ شکر و دعا ---------- ۱۹

...... حصہ اوّل ......

❀ تمہید ---------- ۲۱

-۱-

استغفار و توبہ

ا: حقیقتِ استغفار و توبہ:

دو علماء کے اقوال: ---------- ۲۲

ب: استغفار و توبہ کے رزق کا سبب ہونے کے چار دلائل:

۱: آیاتِ کریمہ ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ.....الآيات ---------- ۲۴

حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا واقعہ ---------- ۲۷

حضرت حسن بصری کا واقعہ ---------- ۲۸

۲: آیتِ کریمہ ﴿وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا......الآية ---------- ۲۹

۳: آیتِ کریمہ ﴿وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَيْهِ......الآية ---------- ۳۰

۴: ارشادِ نبوی ﷺ: "مَنْ أَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ......الحديث ---------- ۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۲-

تقویٰ

ا: تقویٰ کا مفہوم:

تین علماء کے اقوال ---------- ۳۴

ب: تقویٰ کے رزق کا سبب ہونے کے دو دلائل:

۱: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ...... الآیتین ---------- ۳۶

۲: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى...... الآیۃ ---------- ۳۷

-۳-

اللہ تعالیٰ پر توکل

ا: اللہ تعالیٰ پر توکل کا مفہوم:

تین علماء کے اقوال ---------- ۴۲

ب: توکل کے کلیدِ رزق ہونے کی دلیل:

ارشادِ نبوی ﷺ: "لَوْ أَنَّكُمْ تَوَكَّلُوْنَ...... الحدیث ---------- ۴۳

ج: کیا توکل سے مراد رزق کے لیے کوشش کا چھوڑنا ہے؟ ---------- ۴۵

-۴-

اللہ عزوجل کی عبادت کے لیے فارغ ہونا

ا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے فارغ ہونے کا مفہوم:

ملا علی قاری کا بیان ---------- ۴۹

ب: اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے فراغت کا باعثِ رزق ہونے کے دو دلائل:

۱: حدیثِ قدسی: "يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ...... الحدیث ۵۰

۲: حدیثِ قدسی: "يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ قَلْبَكَ...... الحدیث ۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۵-

حج اور عمرے میں متابعت

ا: حج اور عمرے میں متابعت کا مفہوم:

شیخ ابوالحسن سندھی کا بیان ---------- ۵۴

ب: حج اور عمرے میں متابعت کے کلیدِ رزق ہونے کے دو دلائل:

۱: حدیثِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ: ''تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ ...... الحدیث ---------- ۵۴

۲: حدیثِ ابن عباس رضی اللہ عنہما: ''تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ ...... الحدیث ---------- ۵۶

-۶-

صلہ رحمی

ا: صلہ رحمی کا مفہوم:

دو علماء کے اقوال ---------- ۵۷

ب: صلہ رحمی کے کلیدِ رزق ہونے کے چھ دلائل:

۱: حدیثِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: ''مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّبْسَطَ ...... الحدیث ---------- ۵۸

۲: حدیثِ انس رضی اللہ عنہ: ''مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّبْسَطَ ...... الحدیث ---------- ۵۹

۳: حدیثِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ: ''تَعَلَّمُوْا مِنْ أَنْسَابِكُمْ ...... الحدیث ---------- ۶۰

۴: حدیثِ علی رضی اللہ عنہ: ''مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُّمَدَّ لَهُ ...... الحدیث ---------- ۶۱

۵: حدیثِ ابن عمر رضی اللہ عنہما: ''مَنِ اتَّقٰى رَبَّهُ، وَوَصَلَ رَحِمَهُ ...... الحدیث ---------- ۶۲

۶: حدیثِ ابی بکرہ رضی اللہ عنہ: ''إِنَّ أَعْجَلَ الطَّاعَةِ ...... الحدیث ---------- ۶۲

ج: صلہ رحمی کس چیز کے ساتھ اور کیسے کی جائے؟ ---------- ۶۳

د: نافرمان اور بُرے لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کی کیفیت اور طریقہ ---------- ۶۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

-۷-

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا

ا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کا مفہوم:
شیخ ابن عاشور کا بیان ---------- ۶۹
ب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کا سبب رزق ہونے کے چھ دلائل:
۱: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَ مَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ...... الآیۃ ---------- ۶۹
۲: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿اَلشَّیۡطٰنُ یَعِدُکُمُ الۡفَقۡرَ ...... الآیۃ ---------- ۷۲
۳: حدیثِ قدسی: ''یَا ابْنَ آدَمَ! أَنْفِقْ ...... الحدیث ---------- ۷۴
۴: ارشادِ نبوی ﷺ: ''مَا مِنْ یَوْمٍ یُصْبِحُ الْعِبَادُ ...... الحدیث ---------- ۷۵
۵: ارشادِ نبوی ﷺ: ''أَنْفِقْ یَا بِلَالُ ...... الحدیث ---------- ۷۶
۶: آنحضرت ﷺ کا بیان کردہ واقعہ: ''بَیْنَا رَجُلٌ بِفَلَاۃٍ ...... الحدیث - ۷۷

-۸-

شرعی علوم کے حصول کی خاطر وقف ہونے والوں پر خرچ کرنا

دلیل:
حدیثِ انس رضی اللہ عنہ: کَانَ أَخَوَانِ عَلَی ... الحدیث ---------- ۸۰
شرحِ حدیث میں دو علماء کے اقوال ---------- ۸۱
دو علماء کے بیانات ---------- ۸۲

-۹-

کمزوروں کے ساتھ احسان کرنا

دو دلائل:
۱: ارشادِ نبوی ﷺ: ''هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَ تُرْزَقُوْنَ ...... الحدیث ---------- ۸۴
۲: ارشادِ نبوی ﷺ: ''اِبْغُوْنِي فِي ضُعَفَائِکُمْ ...... الحدیث ---------- ۸۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۱۰-

اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنا

ا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کا مفہوم:
دو علماء کے اقوال ---------- ۸۷
ب: راہِ الٰہی میں ہجرت کا سببِ رزق ہونے کی دلیل:
ا: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَ مَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.....الآیة ---------- ۸۸
تاریخِ عالم کی گواہی ---------- ۹۰

...... حصہ دوم ......

❀ تمہید ---------- ۹۳

-۱-

آخرت کو اپنا مطمحِ نظر بنانا

ا: تین دلائل:
ا: حدیثِ انس رضی اللہ عنہ: "مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ.....الحدیث ---------- ۹۵
۲: حدیثِ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ: وَمَنْ كَانَتِ الآخِرَةُ نِيَّتَهُ.....الحدیث ---------- ۹۶
۳: حدیثِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ: مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ.....الحدیث ---------- ۹۷
ب: ان دلائل کے حوالے سے دو باتیں:
ا: آخرت کو مطمحِ نظر بنانے سے مراد ---------- ۹۷
۲: آخرت کو مطمحِ نظر ٹھہرانے کے فوائد ---------- ۹۷

-۲-

اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنا

ا: دلیل:
ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰةَ.....الآیة ---------- ۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

ب: دلیل کے حوالے سے تین باتیں:
ا: ﴿وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾ سے مراد ---------- ۹۹
۲: تورات وانجیل اور ﴿وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾ کو [قائم کرنے] کے معانی ۱۰۰
۳: ﴿لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ﴾ سے مراد ---------- ۱۰۱

-۳-

احسان

ا: دلیل:
ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ ....الآية ---------- ۱۰۵
ب: دلیل کے حوالے سے تین باتیں:
ا: [الإحسان] سے مراد ---------- ۱۰۵
۲: [دنیا میں حسنة] سے مقصود ---------- ۱۰۶
۳: ایک اور ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا ---------- ۱۰۷

-۴-

ایمان اور عمل صالح

ا: دو دلائل:
ا: ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا ....الآية ---------- ۱۰۹
۲: تین روایات:
I: فرمانِ نبوی ﷺ: ''إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً.....الحديث ۱۰۹
II: فرمانِ نبوی ﷺ: ''إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ الْمُؤْمِنَ.....الحديث ---- ۱۱۰
III: فرمانِ نبوی ﷺ: ''إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا عَمِلَ الْحَسَنَةَ.....الحديث ۱۱۰
ب: ان دلائل کے حوالے سے آٹھ باتیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱: آیتِ شریفہ کے متعلق پانچ اقوال ---------- ۱۱۱
۲: آیتِ شریفہ کے حوالے سے ایک سوال اور اس کا جواب ---------- ۱۱۳
۳: [حیاۃ طیبہ] عطا فرمانے کا تاکیدی وعدہ ---------- ۱۱۳
۴: عمل صالح سے مراد ---------- ۱۱۴
۵: [مؤمنا] اور [حسنۃ] اسمائے نکرہ لانے کی حکمت ---------- ۱۱۴
۶: نیکی کے بدلے رزق ملنے کا صراحۃً ذکر ---------- ۱۱۵
۷: روایتوں پر امام نووی کا تحریر کردہ عنوان ---------- ۱۱۵
۸: دنیوی بدلے کا ربِ کریم کے شایانِ شان ہونا ---------- ۱۱۵

-۵-

گھر والوں کو حکم نماز دینا اور خود اس کی خوب پابندی کرنا

ا: دلیل:

ارشادِ تعالیٰ: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ ...... الآية ---------- ۱۱۶

ب: دلیل کے حوالے سے تین باتیں:

۱: آنحضرت ﷺ کا آیتِ شریفہ پر عمل ---------- ۱۱۷
۲: حضرت بکر مزنی کا آیت شریفہ اور سنت کے مطابق طرزِ عمل ---------- ۱۱۷
۳: آیت کریمہ کے متعلق پانچ مفسرین کے اقوال ---------- ۱۱۸

ج: دلیل کے حوالے سے چار تنبیہات ---------- ۱۱۹

-۶-

[سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ] کا ذکر

ا: دلیل:

ا: ارشادِ نبوی ﷺ: "إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ..... الحديث ---------- ۱۲۲

ب: شیخ البانی کا بیان ---------- ۱۲۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

-۷-

نکاح

ا:سات دلائل:

۱:ارشادِ باری تعالیٰ:﴿وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى .... الآية ---------------- ۱۲۵

۲:فرمانِ نبوی ﷺ: ”ثَلَاثٌ حَقٌّ ---------------- ۱۲۵

۳:فرمانِ نبوی ﷺ: ”تَزَوَّجُوا النِّسَآءَ ---------------- ۱۲۶

۴:بیانِ صدیق رضی اللہ عنہ: ”أَطِيْعُوا اللّٰهَ ---------------- ۱۲۷

۵:قولِ فاروق رضی اللہ عنہ:عَجِبْتُ لِمَنِ ابْتَغَ الْغِنٰى ---------------- ۱۲۷

۶:قولِ ابن عباس رضی اللہ عنہما:أَمَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ بِالنِّكَاحِ ---------------- ۱۲۸

۷:قولِ ابن مسعود رضی اللہ عنہ: اِلْتَمِسُوا الْغِنٰى ---------------- ۱۲۸

ب:ان دلائل کے حوالے سے چار باتیں:

۱:آیت شریفہ کی تفسیر میں آٹھ مفسرین کے اقوال ---------------- ۱۲۹

۲:حدیث[ثَلَاثٌ كُلُّهُمْ ....] پر تحریر کردہ عنوانات ---------------- ۱۳۲

۳:حدیث[تَزَوَّجُوا ....] پر حافظ ہیثمی کا تحریر کردہ عنوان ---------------- ۱۳۳

۴:دو تنبیہات ---------------- ۱۳۳

-۸-

منہ اندھیرے نکلنا

ا:دلیل:

دعائے نبوی ﷺ:اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي.....الحديث ---------------- ۱۳۶

ب:دلیل کے حوالے سے پانچ باتیں:

۱:اس دعا کی شان وعظمت ---------------- ۱۳۷

۲:آنحضرت ﷺ کی اپنے عمل سے ترغیب ---------------- ۱۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳: راوی حدیث کا حدیث پر عمل کر کے خیر و برکت پانا ---------- ۱۳۸

۴: پانچ محدثین کے حدیث پر تحریر کردہ عنوانات ---------- ۱۳۹

۵: تنبیہ:

منہ اندھیرے نکلنے کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ کے دور کرنے کی تدبیر ---------- ۱۴۰

-۹-

تجارت میں سچائی اور چیز کا عیب بیان کرنا

ا: دلیل:

ارشادِ نبوی ﷺ: اَلْبَیِّعَانِ بِالْخِیَارِ …… الحدیث ---------- ۱۴۱

ب: دلیل کے حوالے سے پانچ باتیں:

۱: حدیث کی شرح ---------- ۱۴۲

۲: حدیث پر تحریر کردہ ایک عنوان ---------- ۱۴۲

۳: آخرت ہی سے دنیا کا حاصل ہونا ---------- ۱۴۲

۴: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی تونگری کے اسباب ---------- ۱۴۳

۵: اپنی چیز کا عیب کو بیان کرنے کی خاطر حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا اہتمام ---------- ۱۴۴

-۱۰-

اناج کا ماپ تول کرنا

ا: چار روایات:

۱: حدیثِ مقدام رضی اللہ عنہ: ''کِیلُوْا طَعَامَکُمْ ---------- ۱۴۷

۲: حدیثِ عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ: ''کِیلُوْا طَعَامَکُمْ ---------- ۱۴۷

۳: حدیثِ ابی ایوب رضی اللہ عنہ: ''کِیلُوْا طَعَامَکُمْ ---------- ۱۴۷

۴: قولِ علی رضی اللہ عنہ: ''کِیلُوْا طَعَامَکُمْ ---------- ۱۴۸

ب: ان روایات کے حوالے سے سات باتیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱: غلے کے ماپنے کا مقصود ------------------------------ ۱۴۸

۲: لین دین کے وقت ماپ تول کی حکمت ---------------------- ۱۴۹

۳: ذاتی استعمال کے وقت ماپ تول کی حکمت ------------------ ۱۵۰

۴: ایسے ماپ تول کے متعلق تین احادیث کی بنا پر سوال اور اس پر تبصرہ ------- ۱۵۱

۵: آغاز میں ذکر کردہ احادیث پر محدثین کے تحریر کردہ عنوانات ---------- ۱۵۴

۶: [برکت کے ہونے] سے مراد ------------------------- ۱۵۵

۷: ماپ تول کرتے وقت اتباعِ سنت کی نیت کا ہونا ------------------ ۱۵۵

-۱۱-

ادائیگی قرض کا سچا ارادہ

ا: تین احادیث:

۱: ارشادِ نبوی ﷺ: ''مَا مِنْ عَبْدٍ كَانَتْ..... الحدیث ------------- ۱۵۷

۲: ارشادِ نبوی ﷺ: ''مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ..... الحدیث ---------- ۱۵۸

۳: ارشادِ نبوی ﷺ: ''مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدَّانُ..... الحدیث ----------- ۱۵۸

ب: ادائیگی قرض کے کھرے اور مصمم ارادے کے پانچ ثمرات ---------------- ۱۵۹

ج: ادائیگی قرض کے سچے ارادے کی برکت کا ایک واقعہ -------------------- ۱۵۹

-۱۲-

سلام کہہ کر گھر داخل ہونا

-۱۳-

مسجد کی طرف جانا

-۱۴-

جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۱۵-

مریض کی عیادت

-۱۶-

حق بات میں حاکم کی نصرت

-۱۷-

غیبت کیے بغیر گھر بیٹھنا

ا:دو روایات:

۱:ارشادِ نبوی ﷺ: ”ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ.....الحدیث ---------- ۱۶۸

۱:ارشادِ نبوی ﷺ: ”مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ.....الحدیث ---------- ۱۶۹

ب:ان روایتوں کے حوالے سے دو باتیں ---------- ۱۷۰

-۱۸-

حدود کا قیام

ا: تین روایات:

۱:حدیثِ ابن عمر رضی اللہ عنہما: ”إِقَامَةُ حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ ---------- ۱۷۳

۲:حدیثِ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: ”حَدٌّ يُعْمَلُ بِهِ ---------- ۱۷۳

۳:قولِ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: ”إِقَامَةُ حَدٍّ بِأَرْضٍ.....الخ ---------- ۱۷۴

ب:ان روایات کے حوالے سے تین باتیں:

۱:امام ابن حبان کا دوسری روایت پر تحریر کردہ عنوان ---------- ۱۷۴

۲:دوسری حدیث کی شرح میں علامہ سیوطی کا بیان ---------- ۱۷۵

۳:اقامتِ حد کی خیر و برکت کا سبب ---------- ۱۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۱۹-

استقامت

ا: دلیل:
ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيْقَةِ.... الآية ------ ۱۷۷
ب: دلیل کے حوالے سے دو باتیں:
ا: استقامت کا معنٰی:
دو علماء کے اقوال -- ۱۷۷
۲: آیتِ شریفہ کے متعلق میں سات مفسرین کے اقوال ------------------------ ۱۷۸

-۲۰-

ماثورہ دعائیں

ا: ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے لیے رزق کی دعا: ﴿فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً .... الآية -------- ۱۸۱
ب: موسیٰ علیہ السلام کی دعا: ﴿رَبِّ اِنِّيْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَيَّ --------------------------- ۱۸۶
ج: عیسیٰ علیہ السلام کی دعا: ﴿وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ------------------ ۱۸۵
د: طلبِ رزق کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں:
I: اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِي.....الحديث -------------------------- ۱۸۵
II: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْهُدٰى.....الحديث -------------------- ۱۸۶
III: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي.....الحديث --------------------------- ۱۸۷
IV: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ.....الحديث ------------------------- ۱۸۷
V: اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ.....الحديث -------------------------- ۱۸۸

❀ حرفِ آخر:
ا: خلاصہ کتاب -- ۱۹۱
ب: اپیل -- ۱۹۹

❀ مراجع ومصادر -- ۲۰۱_۲۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیشِ لفظ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ. وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ. وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ.

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴾ ❶

﴿ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ﴾ ❷

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا. يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا. ﴾ ❸

اما بعد!

بہت سے لوگوں کی توجہ کا مرکز رزق حاصل کرنے کا مسئلہ ہے، بلکہ لوگوں کی ایک کثیر تعداد کا باطل گمان یہ ہے، کہ قرآن وسنت کی تعلیمات کی پابندی رزق میں کمی کا

❶ سورۃ آل عمران/ الآیۃ ۱۰۲.
❷ سورۃ النساء/الآیۃ الأولی.
❸ سورۃ الأحزاب/ الآیتان ۷۰۔۷۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب ہے۔ اس سے زیادہ تعجب اور دکھ کی بات یہ ہے، کہ کچھ بظاہر دین دار لوگ بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں، کہ معاشی خوش حالی اور آسودگی کے حصول کے لیے کسی حد تک اسلامی تعلیمات سے چشم پوشی کرنا ضروری ہے۔

یہ نادان لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں یا باخبر ہونے کے باوجود، یہ بات فراموش کر چکے ہیں، کہ کائنات کے مالک و خالق اللہ جل جلالہ کے نازل کردہ دین میں جہاں اُخروی معاملات میں رُشد و ہدایت کارفرما ہے، وہاں اس میں دنیوی امور میں بھی انسانوں کی راہنمائی کی گئی ہے۔ جس طرح اس دین کا مقصد آخرت میں انسانوں کو سرفراز و سربلند کرنا ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ دین اس لیے بھی نازل فرمایا، کہ انسانیت اس دین سے وابستہ ہوکر دنیا میں بھی خوش بختی اور سعادت مندی کی زندگی بسر کرے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،جنہیں اللہ مالک الملک نے ساری انسانیت کے لیے اسوۂ حسنہ قرار دیا، ان کی سب سے زیادہ کی جانے والی دعا میں دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی کا سوال ہوتا۔ امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

"كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ." ❶

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ دعا:

﴿رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

[اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی دیجیے اور آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرمایئے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچایئے۔]

تھی۔"

---

❶ صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب قول النبي ﷺ: [رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً]، رقم الحديث ٦٣٨٩، ١١/١٩١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

کسبِ معاش کے معاملے میں اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کریم ﷺ نے بنی نوع انسان کو اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے ہوئے نہیں چھوڑا، بلکہ کتاب وسنت میں رزق کے حصول کے اسباب کو خوب وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے۔ اگر انسانیت ان اسباب کو اچھی طرح سمجھ کر، مضبوطی سے تھام لے اور صحیح انداز میں ان سے استفادہ کرے، تو اللہ مالک الملک، جو ﴿الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ ہیں، [1] لوگوں کے لیے ہر جانب سے رزق کے دروازے کھول دیں گے۔ آسمان سے ان پر خیر و برکات نازل فرمادیں گے اور زمین سے ان کے لیے گوناگوں اور بیش بہا نعمتیں اگلوائیں گے۔

اس کتاب میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے کتاب وسنت کی روشنی میں رزق کے تیس اسباب کے متعلق گفتگو کی گئی ہے۔ شاید کہ مولائے کریم اس میں ان بھولے بھٹکے برادرانِ اسلام کے لیے راہنمائی کا سامان پیدا فرمادیں، جو کسبِ معاش کی کوششوں میں مگن تو ہیں، لیکن حصولِ رزق کے شرعی اسباب سے یا تو بے خبر ہیں یا باخبر ہونے کے باوجود انہیں فراموش کر چکے ہیں اور ان کے بارے میں غلط فہمیوں کا شکار ہیں۔

اس کتاب کا نام:

[رزق کی کنجیاں: کتاب وسنت کی روشنی میں]

رکھا گیا ہے۔

کتاب کی تیاری میں پیشِ نظر باتیں:

توفیقِ الٰہی سے اس سلسلے میں درجِ ذیل باتوں کا اہتمام کرنے کی مقدور بھر کوشش کی گئی ہے:

۱: اس کی اساس اور بنیاد قرآن وسنت ہے۔

۲: احادیث شریفہ کو ان کے اصلی مراجع و ماخذ سے براہِ راست نقل کیا گیا ہے۔ صحیح

[1] ﴿الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ﴾ بہت زیادہ رزق عطا فرمانے والے اور بہت زیادہ قوت والے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری اور صحیح مسلم کے علاوہ دیگر کتبِ حدیث سے نقل کردہ روایات کے ثبوت میں علمائے امت کے اقوال پیش کیے گئے ہیں۔ صحیحین ❶ کی روایات ذکر کرتے ہوئے علمائے امت کے اقوال درج نہیں کیے گئے، کہ ان کی روایات کے ثبوت پر امت کا اجماع ہے۔ ❷

۳: آیات واحادیث سے استدلال کرتے وقت کتبِ تفسیر اور شروحِ حدیث سے استفادہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۴: حصولِ رزق کے شرعی اسباب کے بارے میں الجھاؤ دور کرنے کی غرض سے ان اسباب کے مفاہیم ومعانی علمائے امت کے اقوال کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں۔

۵: اس میں بیان کردہ باتوں کے حصولِ رزق کے علاوہ جو فوائد وثمرات ہیں، ان کا ذکر قصداً نہیں کیا گیا۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ان کے متعلق گفتگو کا موقع نصیب فرمادیں۔ البتہ کچھ دیگر فوائد کا ذکر ضمنی طور پر آ گیا ہے۔

۶: آخر میں مراجع وماخذ کے متعلق تفصیلی معلومات درج کی گئی ہیں، تاکہ مراجعت کرنے والوں کو ان تک رسائی میں دقّت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۷: رزق کے تمام اسباب کو جمع اور بیان کرنے کا نہ قصد کیا گیا ہے اور نہ اس کا دعویٰ ہے۔ جن اسباب کے سمجھنے کی مولائے کریم نے توفیق عطا فرمائی، ان کے متعلق انہی کے فضل وکرم سے گفتگو کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

خاکۂ کتاب:

توفیقِ الٰہی سے کتاب کی تقسیم حسبِ ذیل انداز میں کی گئی ہے:

پیشِ لفظ

حصہ اوّل:

رزق کی دس کنجیوں کے بیان پر مشتمل

❶ (صحیحین): صحیح بخاری و صحیح مسلم۔

❷ ملاحظہ ہو: مقدمة النووي شرح صحيح مسلم ص ١٤؛ ونزهة النظر في توضيح نخبة الفكر، ص ٢٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ دوم:

رزق کی بیس کنجیوں کے متعلق گفتگو پر مشتمل

خاتمہ:

ا: خلاصہ کتاب

ب: اپیل

شکر و دعا:

ہر قسم کی حمد وستائش اللہ مالک الملک کے لیے، کہ انہوں نے میرے ایسے کمزور، ناتواں اور ناکارہ بندے کو اس موضوع کے متعلق یہ کتاب تحریر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اپنے ساتھی اور بھائی پروفیسر ڈاکٹر سید محمد ساداتی شنقیطی کا شکرگزار ہوں، کہ انہوں نے اس کتاب کی تیاری کے بارے میں عمدہ مشوروں سے نوازا۔

وزارة الشؤون الإسلامیہ والأوقاف والدعوة والإرشاد سعودی عرب کے زیر سرپرستی کام کرنے والے المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد قسم الجاليات بالبطحاء الرياض کا شکرگزار ہوں، کہ ان کے ہال میں اس موضوع پر اردو زبان میں دو دروس دینے کا موقع میسر آیا اور وہی دروس اس کتاب کا بفضلِ رب العزت نقطۂ آغاز بنے۔

اپنے بیٹے عزیزم حافظ حماد الٰہی اور دیگر بیٹے بیٹیوں کے لیے بھی دعا گو ہوں، کہ انہوں نے اس کی پروف ریڈنگ میں میری معاونت کی۔ محترم مولانا محمد اسحاق بھٹی کا شکرگزار ہوں، کہ انہوں نے اس کتاب کے اردو ترجمے کے بارے میں اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔ قدوسی برادران عزیزان ابوبکر وعمر فاروق کے لیے دعا گو ہوں، کہ انہوں نے محبت واخلاص سے اس کی طباعت میں تعاون کیا۔

ربّ ذوالجلال کے حضور دست بدعا ہوں، کہ میری اس کوشش کو میرے لیے اور میرے قابلِ صد احترام والدین کے لیے ذخیرۂ آخرت بنا دیں۔ ربِ کریم میری اہلیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترمہ، بیٹوں، بیٹیوں اور بہوؤں کو میری خوب خدمت کرنے کا بہترین صلہ دیں اور سب محسنین کو اس کتاب کے اجر وثواب میں شریک فرمائیں۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ تعالیٰ جَمِيْعًا خَيْرَ الْجَزَآءِ فِي الدَّارَيْنِ .

اللہ کریم مجھے، میرے بھائیوں، میری اولاد، میرے سارے اعزہ واقارب اور دیگر سب مسلمانوں کو رزق کے شرعی اسباب کو مضبوطی سے تھامنے کی توفیق عطا فرمائیں اور ہم سب کے لیے دنیا وآخرت میں خیر وبرکت کے دروازے کھول دیں۔

إِنَّهُ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ . آمِيْنُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ، وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ .

نوٹ:

کم وبیش بیس سال سے [رزق کی دس کنجیوں] پر مشتمل یہ کتاب پہلے عربی اور پھر بعض دیگر زبانوں میں چھپ رہی ہے، اب اس میں [رزق کی بیس کنجیوں] کا اضافہ کیا گیا ہے۔ سابقہ [دس کنجیوں] کو [حصہ اوّل] کے ضمن میں اور نئی [بیس کنجیوں] کو [حصہ دوئم] کے تحت بیان کیا جارہا ہے۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيْبُ .

کتاب کی اس طبع کے نسخہ کی مخلصانہ اور خوب باریک بینی سے مراجعت پر اپنے قابلِ احترام بھائی اور دوست میاں محمد شفیع ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (ر) اور عزیز القدر شیخ عمر فاروق قدوسی کے لیے شکر گزار اور دُعا گو ہوں۔ جزاهما اللّٰه تعالٰی خيرًا في الدَّارَيْنِ .

فضل الٰہی

بعد از نمازِ ظہر مؤرخہ ۳ شعبان ۱۴۳۴ھ

بمطابق ۱۲ جون ۲۰۱۳ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رزق کی کنجیاں

(حصہ اوّل)

تمہید:

اس حصے میں حسبِ ذیل دس کنجیوں کے متعلق توفیقِ الٰہی سے گفتگو کی جارہی ہے:

۱: استغفار و توبہ

۲: تقویٰ

۳: اللہ تعالیٰ پر توکل

۴: اللہ عزوجل کی عبادت کے لیے فارغ ہونا

۵: حج اور عمرے میں متابعت

۶: صلہ رحمی

۷: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا

۸: شرعی علوم کے حصول کے لیے وقف ہونے والوں پر خرچ کرنا

۹: کمزوروں کے ساتھ احسان کرنا

۱۰: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۱-

استغفار وتوبہ

جن اسباب کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے رزق طلب کیا جاتا ہے، ان میں سے ایک اہم سبب اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار وتوبہ کرنا ہے۔ اس بارے میں توفیقِ الٰہی سے دو عنوانات کے تحت ذیل میں گفتگو کی جارہی ہے:

ا: حقیقت [استغفار وتوبہ]

ب: [استغفار وتوبہ] کے رزق کا سبب ہونے کے چار دلائل

ا: حقیقتِ [استغفار وتوبہ]:

بہت سے لوگوں کے خیال میں [استغفار وتوبہ] کا تعلق صرف زبان سے ہے۔ اس کا دعویٰ کرنے والے کتنے ہی لوگ ایسے ہیں، جو زبان سے تو کہتے ہیں:

"أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ اِلَيْهِ."

''میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کا سوال کرتا ہوں اور اپنی سیاہ کاریوں سے تائب ہوتا ہوں۔''

لیکن ان الفاظ کا اثر نہ تو ان کے دل پر ہوتا ہے اور نہ ہی ان کے اعمال میں دکھائی دیتا ہے۔

دو علماء کے قول:

ا: علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

''شریعت میں [توبہ] کا مطلب گناہ کو اس کی قباحت کی وجہ سے چھوڑنا، اپنی غلطی پر نادم ہونا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئندہ نہ کرنے کا عزم کرنا،

اور جن اعمال کی تلافی، ان کے دوبارہ ادا کرنے سے ہو سکے، ان کے لیے بقدرِ استطاعت کوشش کرنا ہے۔

اور جب یہ چاروں باتیں جمع ہو جائیں، تو [توبہ] کی شرائط پوری ہو گئیں۔'' ❶

علامہ راغب اصفہانی [استغفار] کے متعلق رقم طراز ہیں:

''[استغفار] قول و فعل دونوں سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا﴾ ❷

''تم اپنے رب سے گناہوں کی معافی طلب کرو، وہ گناہوں کو بہت زیادہ معاف کرنے والے ہیں۔''

اس ارشاد میں صرف زبان ہی سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کا حکم نہیں دیا گیا، بلکہ زبان اور عمل دونوں کے ساتھ معافی طلب کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

عمل کے بغیر فقط زبان سے گناہوں کی معافی طلب کرنا بہت بڑے جھوٹوں کا شیوہ ہے۔'' ❸

۲: امام نووی نے قلم بند کیا ہے:

''علماء نے کہا ہے: ہر گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے، اگر اس گناہ کا تعلق صرف بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہو، کسی اور آدمی سے اس کا تعلق نہ ہو، تو اس گناہ سے توبہ کے لیے حسبِ ذیل شرائط ہیں:

۱: اس گناہ کو چھوڑ دے۔ ۲: اس پر نادم ہو۔

---

❶ المفردات في غريب القرآن، مادة "توب" ص ۷٦.

❷ سورة نوح ـ عليه السلام ـ جزء من رقم الآية ۱۰.

❸ المفردات في غريب القرآن، مادة "توب" ص ۳٦۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳: اس بات کا عزم کرے، کہ آئندہ اس کا ارتکاب نہیں کرے گا۔

اگر ان تین شرائط میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہوگئی، تو اس کی توبہ درست نہیں۔

اور اگر گناہ کا تعلق کسی بندے سے ہو، تو اس گناہ سے توبہ کے لیے چار شرائط ہیں۔ تین سابقہ شرائط اور چوتھی شرط یہ، کہ حق دار کا حق ادا کرے۔ اگر اس کا حق مال کی صورت میں ہے، تو یہ مال واپس کرے اور اگر اس پر ایسا الزام تراشا، کہ جس کی سزا حدِّ قذف ہو، تو حق والے کو موقع فراہم کرے، کہ وہ اس پر حد قائم کرے یا اس سے عفو و درگزر کی درخواست کرے اور اگر اس نے اس کی غیبت کی ہو، تو اس سے اس کی معافی طلب کرے۔'' ❶

ب: [استغفار و توبہ] کے رزق کا سبب ہونے کے چار دلائل:

متعدد آیاتِ کریمہ اور احادیث شریفہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں، کہ [استغفار و توبہ] رزق کے حصول کے اسباب میں سے ایک ہے۔ ذیل میں چار دلائل مناسب شرح و تفصیل کے ساتھ ملاحظہ فرمائیے:

ا: حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا، کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا. يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا. وَّيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ أَنْهٰرًا﴾ ❷

[پس میں نے کہا: ''اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی طلب کرو۔ بے شک وہ بڑے بخشنے والے ہیں۔ آسمان سے تم پر موسلا دھار مینہ برسائیں

❶ رياض الصالحين ص ٤١ ـ ٤٢.
❷ سورة نوح ـ عليه السلام ـ / الآيات ١٠ ـ ١٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور تمہارے مالوں اور اولاد میں اضافہ کریں گے اور تمہارے لیے باغ اور نہریں بنائیں گے۔'']

ان آیات میں استغفار کے بیان کردہ فوائد:

I: اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہوں کی معافی:

اس کی دلیل یہ ہے:

﴿إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا﴾

''بے شک وہ گناہوں کو بہت زیادہ معاف فرمانے والے ہیں۔''

II: اللہ تعالیٰ کا موسلا دھار بارش کا نازل فرمانا:

اس کی دلیل یہ ہے:

﴿يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا﴾

''وہ تم پر موسلا دھار بارش نازل فرمائیں گے۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: ''مِّدْرَارًا'' سے مراد موسلا دھار بارش ہے۔''[1]

III: اللہ تعالیٰ کا مال و دولت اور اولاد میں اضافہ فرمانا:

اس کی دلیل یہ ہے:

﴿وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ﴾

''وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے مالوں اور بیٹوں میں اضافہ فرمائیں گے۔''

حضرت عطاء نے آیت کے اس حصے کی تفسیر میں بیان کیا: ''تمہارے مالوں اور اولاد میں اضافہ فرمائیں گے۔''[2]

---

[1] صحيح البخاري، كتاب التفسير، سورة نوح ـ عليه السلام ـ، ٨/ ٦٦٦.

[2] تفسير البغوى ٤/ ٣٩٨. نیز ملاحظہ ہو: تفسير الخازن ٧/ ١٥٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

IV: اللہ تعالیٰ کی طرف سے باغات کا بنایا جانا:

اس کی دلیل یہ ہے:

﴿وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ﴾

''اور تمہارے لیے باغات بنائیں گے۔''

V: اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہروں کا جاری کیا جانا:

اس کی دلیل یہ ہے:

﴿وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا﴾

''اور وہ تمہارے لیے نہریں جاری فرمائیں گے۔''

علامہ قرطبی لکھتے ہیں:

''اس آیت میں اور سورۃ ہود۔ علیہ السلام۔ کی آیت [1] میں اس بات کی دلیل ہے، کہ گناہوں کی معافی کا سوال کرنے سے رزق اور بارش طلب کی جاتی ہے۔'' [2]

حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں:

''اگر تم اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کرو، ان سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور ان کی اطاعت کرو، تو وہ تم پر رزق کی فراوانی فرمادیں گے، آسمان سے بارانِ رحمت نازل فرمائیں گے، زمین سے خیر و برکت اُگلوائیں گے، زمین سے کھیتی کو اُگائیں گے، جانوروں کا دودھ مہیا فرمائیں گے، تمہیں

---

[1] اس آیت کریمہ کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ﴾ (رقم الآية ٥٢).
آیت شریفہ کا ترجمہ وتفسیر صفحات ۲۹۔۳۰ میں ملاحظہ فرمایئے۔

[2] تفسير القرطبي ١٨/٢ ٣٠، نیز ملاحظہ ہو: الإكليل في استنباط التنزيل ص ٢٧٤؛ وفتح القدير ٥/٤١٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اموال اور اولاد عطا فرمائیں گے، قسم قسم کے میوہ جات والے باغات عطا فرمائیں گے اور ان باغوں کے درمیان نہریں جاری کریں گے۔'' ❶

حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ سے بارش طلب کرنے کے لیے انہی آیاتِ کریمہ میں بیان کردہ بات پر عمل کیا۔ علامہ قرطبی نے امام شعبی سے نقل کیا ہے، کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارش طلب کرنے کے لیے لوگوں کے ساتھ باہر نکلے۔ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگنے کے سوا، انہوں نے کچھ بات نہ کی اور واپس آ گئے۔

بارش ہوگئی، تو ان کی خدمت میں عرض کیا گیا: ''ہم نے آپ کو بارش طلب کرتے ہوئے نہیں سنا۔''

فرمانے لگے: ''میں نے اللہ تعالیٰ سے آسمان کے ان ستاروں کے ساتھ بارش طلب کی ہے، جن کے ذریعے بارش حاصل کی جاتی ہے۔'' ❷

پھر قرآنِ کریم کی یہ آیاتِ کریمہ پڑھیں:

﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا. يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا﴾ ❸

[اپنے پروردگار سے گناہوں کی معافی طلب کرو، بے شک وہ بڑے بخشنے والے ہیں۔ آسمان سے تم پر موسلا دھار مینہ برسائیں گے۔''] ❹

---

❶ تفسیر ابن کثیر ٤/ ٤٤٩.

❷ زمانہ جاہلیت میں بعض لوگ گمان کرتے تھے، کہ ستاروں کی وجہ سے بارش ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے [استغفار] کو آسمان کے ستاروں کا نام دے کر، ان کے باطل گمان کی نفی فرمائی، کہ بارش ستاروں کی وجہ سے نہیں، بلکہ [استغفار] سے حاصل کی جاتی ہے، اگر کسی نے بارش کے لیے آسمانی ستاروں کا نام کسی کو دینا ہے، تو وہ [استغفار] ہی کو دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

❸ سورۃ نوح ـ علیہ السلام ـ الآیتین ۱۰ـ۱۱۔

❹ تفسیر القرطبي ۱۸/ ۳۰۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت حسن بصری کا واقعہ:

حضرت حسن بصری کے پاس چار اشخاص آئے۔ ہر ایک نے اپنی اپنی مشکل بیان کی، تو انہوں نے چاروں اشخاص کو اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی طلب کرنے کی تلقین کی۔

علامہ قرطبی نے ابن صبیح سے روایت کی ہے، کہ ایک شخص نے حسن بصری کے روبرو قحط سالی کی شکایت کی، تو انہوں نے اس سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔''

دوسرے شخص نے غربت و افلاس کی شکایت کی، تو اس سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرو۔''

تیسرے شخص نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی: ''اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے، کہ وہ مجھے بیٹا عطا فرمادیں۔''

آپ نے اس کو جواب میں تلقین کی: ''اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کی درخواست کرو۔''

چوتھے شخص نے ان کے سامنے اپنے باغ کی خشک سالی کا شکوہ کیا، تو اس سے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کی التجا کرو۔''

(ابن صبیح کہتے ہیں) ہم نے ان سے کہا اور ایک دوسری روایت میں ہے، کہ ربیع بن صبیح نے ان سے کہا: ''آپ کے پاس چار اشخاص الگ الگ شکایات لے کر آئے اور آپ نے ان سب کو ایک ہی بات کا حکم دیا، کہ ''اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کا سوال کرو۔''[1]

---

[1] تفسیر الخازن ۱۵٤/۷. نیز ملاحظہ ہو: روح المعانی ۷۳/۲۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن بصری نے جواب دیا: ''میں نے انہیں اپنی طرف سے تو کوئی بات نہیں بتلائی، (میں نے تو انہیں اس بات کا حکم دیا ہے، جسے ربِ رحیم وکریم نے بیان فرمایا ہے) سورہ نوح ۔علیہ السلام۔ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا. يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا. وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا﴾ ❶

[اپنے رب سے گناہوں کی معافی طلب کرو، بے شک وہ بڑے بخشنے والے ہیں۔ آسمان سے تم پر موسلا دھار مینہ برسائیں گے اور تمہارے مالوں اور اولاد میں اضافہ کریں گے اور تمہارے لیے باغ اور نہریں بنائیں گے۔]

اللہ اکبر! استغفار کے فوائد وثمرات کتنے عالی شان اور زیادہ ہیں۔ اے مولائے کریم! ہمیں استغفار کرنے والوں میں شامل فرمایئے اور استغفار کی دنیوی واخروی برکات سے فیض یاب فرمایئے۔ آپ یقیناً فریادوں کے سننے والے اور قبول فرمانے والے ہیں۔ آمین یارب العالمین.

۲: اللہ تعالیٰ نے حضرت ہود علیہ السلام کا اپنی قوم کو دعوت دینے کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا، کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

﴿وَيٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ﴾ ❷

---

❶ تفسیر القرطبي ۱۸/ ۳۰۲۔۳۰۳. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر الکشاف ٤/ ۱۹۲، والمحرر الوجیز ۱۶/ ۱۲۳.

❷ سورة هود ـ علیہ السلام ـ / الآیة ۵۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[اور اے میری قوم! اپنے رب سے (گزشتہ) گناہوں کی معافی طلب کرو، پھر (آئندہ گناہ کرنے سے) توبہ کرو۔ وہ تم پر آسمان سے خوب زور کا مینہ برسائیں گے اور تمہاری قوت میں مزید اضافہ کریں گے اور گنہگار ہو کر پھر نہ جاؤ۔]

حافظ ابن کثیر اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''پھر انہوں (حضرت ہود علیہ السلام) نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ سے سابقہ گناہوں کی معافی طلب کرنے کا حکم دیا، کہ اس سے سابقہ خطائیں مٹ جاتی ہیں؛ نیز اس بات کی تلقین کی، کہ آئندہ گناہوں سے باز رہیں اور جس کسی میں (استغفار و توبہ کی) خوبی پیدا ہو جائے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے رزق کا حصول سہل کر دیتے ہیں، اس کے معاملات میں آسانی پیدا فرما دیتے ہیں اور اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ اسی لیے فرمایا:

﴿يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا﴾'' ❶

اے ہمارے اللہ کریم! ہمیں توبہ و استغفار کی نعمت سے نواز دیجیے اور پھر ہمارے لیے رزق کا حصول سہل فرما دیجیے۔ ہمارے معاملات میں آسانیاں پیدا فرما دیجیے اور ہمارے سب کاموں میں ہمارے حامی و ناصر ہو جائیے۔ آپ فریادوں کو سننے اور پورا فرمانے والے ہیں۔ آمین یا ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

۳: اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

﴿وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ وَاِنْ

❶ تفسیر ابن کثیر ۲/ ۴۹۲؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر القرطبی ۹/ ۵۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَوَلَّوْا فَإِنِّيٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيرٍ﴾ ❶

[اور یہ کہ تم اپنے رب سے [گزشتہ گناہوں کی) معافی مانگو اور (آئندہ گناہ کرنے سے) توبہ کرو۔ وہ تمہیں ایک مدتِ معین (یعنی موت) تک اچھی طرح (دنیا کے) مزے اڑانے دے گا اور جس نے زیادہ عبادت کی، اسے زیادہ اجر دے گا اور اگر تم پھر جاؤ، تو بے شک میں تم پر بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔]

اس آیتِ کریمہ میں استغفار و توبہ کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے [متاعِ حسن] (اچھا ساز و سامان) عطا فرمانے کا وعدہ ہے اور [متاعِ حسن] عطا کرنے سے مراد...... جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے......، یہ ہے، کہ وہ تمہیں تونگری اور فراخیٔ رزق سے نوازیں گے۔ ❷

علامہ قرطبی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''یہ استغفار و توبہ کا ثمرہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ تمہیں وسعتِ رزق اور خوش حالی سے نوازیں گے اور تمہیں اس طرح عذاب سے نیست و نابود نہیں کریں گے، جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں کو کیا۔'' ❸

اس آیتِ کریمہ میں استغفار و توبہ اور وسعتِ رزق میں وہی صلہ اور تعلق ہے، جو صلہ و تعلق [شرط] اور اس کی [جزا] کے درمیان ہوتا ہے۔ استغفار و توبہ کا ذکر بطورِ [شرط] کیا گیا ہے اور فراخیٔ رزق کا بطورِ [جزا]۔ یہ بات معلوم ہے، کہ [شرط] کے پائے جانے پر، [جزا] کا پایا جانا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح جب بھی بندے کی

❶ سورة هود ـ عليه السلام ـ / الآية ٣.

❷ زاد المسير ٤/٧٥.

❸ تفسير القرطبي ٩/٤٠٣. نیز ملاحظہ ہو: تفسير الطبري ١٥/٢٢٩ـ٢٣٠؛ وتفسير الكشاف ٢/٢٥٨؛ وتفسير البغوي ٤/٣٧٣؛ وفتح القدير ٢/٦٩٥؛ و تفسير القاسمي ٩/٦٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے استغفار وتوبہ ہوگی، رحمٰن ورحیم ربّ کریم کی طرف سے اس کے لیے لازماً وسعتِ رزق اور خوش حالی ہوگی۔ مشہور مفسرِ قرآن شیخ محمد امین شنقیطی لکھتے ہیں:

''یہ آیتِ کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ گناہوں سے استغفار وتوبہ کرنا فراخیٔ رزق اور تونگری وخوش حالی کا سبب ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے استغفار وتوبہ کو بطور [شرط] اور تونگری اور خوش حالی کو بطور [جزا] ذکر فرمایا ہے۔''❶

۴: حضراتِ ائمہ احمد، ابوداود، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ أَكْثَرَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا، وَمِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَّخْرَجًا، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.''❷

''جس نے کثرت سے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کی، اللہ تعالیٰ اسے ہر غم سے نجات دیں گے، ہر مشکل سے نکال دیں گے اور اسے

❶ أضواء البيان ٩/٣.

❷ المسند، رقم الحديث ٢٢٣٤، ٣/٥٥ـ ٥٦؛ وسنن أبي داود، أبواب قيام الليل، تفريع أبواب الوتر، باب في الاستغفار، رقم الحديث: ١٥١٥، ٤/٢٦٧؛ وكتاب السنن الكبرى، كتاب عمل اليوم والليلة، (الإكثار من الاستغفار) ثواب ذلك، رقم الحديث ١٠٢١٧، ٩/١٧١؛ وسنن ابن ماجه، أبواب الأدب، باب الاستغفار، رقم الحديث ٣٨٦٤، ٢/٣٣٩؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب التوبة والإنابة، ٤/٢٦٢. الفاظِ حدیث المسند اور السنن الکبریٰ کے ہیں۔
بعض محدثین نے اس حدیث کو ایک راوی کی وجہ سے [ضعیف] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخيص ٤/٢٦٢؛ وعون المعبود ٤/٢٦٧؛ وضعيف سنن أبي داود ص ٢٤٩)، لیکن امام حاکم اور شیخ احمد شاکر نے اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں شیخ احمد شاکر نے راوی پر کیے گئے اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك ٤/٢٦٢؛ وهامش المسند ٤/٥٥).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں سے رزق مہیا فرمائیں گے جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔''

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے کثرت سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنے والے کے لیے تین ثمرات وفوائد کا ذکر فرمایا ہے اوران تین میں سے ایک یہ ہے، کہ سب سے بڑی قوت وطاقت کے مالک اللہ رزّاق اسے وہاں سے رزق مہیا فرمائیں گے، جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔ اُس خبر کی سچائی اور حقانیت میں کیا شبہ ہوسکتا ہے، کہ جس خبر کے دینے والے اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق میں سب سے زیادہ سچے ہیں اور پھر وہ ایسی خبر اپنی طرف سے نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحی سے دیتے ہیں۔

اے رزق کے متلاشیو! کثرت سے استغفار وتوبہ کرو۔ اپنے گناہوں سے دور ہوجاؤ۔ گزشتہ سیاہ کاریوں پر ندامت کے آنسو بہاؤ اوراس بات کا عزم کرلو، کہ آئندہ ساری زندگی ان گناہوں کے قریب نہیں پھٹکو گے اوراس بات کا خاص طور سے دھیان رکھو، کہ استغفار وتوبہ صرف زبان تک ہی نہ رہے۔ دل کی ندامت اور اصلاحِ عمل کی کوشش کے بغیر زبانی استغفار وتوبہ جھوٹوں اور دغابازوں کی عادت ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ایسے استغفار وتوبہ کی کیا قدر وقیمت ہوسکتی ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۲-

تقویٰ

رزق کے اسباب میں سے ایک تقویٰ ہے۔ تقویٰ کے متعلق گفتگو درج ذیل دو عنوانات کے تحت ملاحظہ فرمائیے:

ا: تقویٰ کا مفہوم

ب: تقویٰ کے رزق کا سبب ہونے کے دو دلائل

ا: تقویٰ کا مفہوم:

علمائے امت نے تقویٰ کا مفہوم خوب وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ ذیل میں ان میں سے تین کے اقوال ملاحظہ فرمائیے:

ا: علامہ راغب اصفہانی نے تقویٰ کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے:

"حِفْظُ النَّفْسِ عَمَّا يُؤْثِمُ، وَذٰلِكَ بِتَرْكِ الْمَحْظُوْرِ. وَيَتِمُّ ذٰلِكَ بِتَرْكِ بَعْضِ الْمُبَاحَاتِ." ❶

"گناہ سے نفس کو بچائے رکھنا اور اس کے لیے ممنوعہ باتوں کو چھوڑا جاتا ہے اور اس کی تکمیل کی غرض سے کچھ جائز امور کو بھی ترک کیا جاتا ہے۔"

۲: امام نووی لکھتے ہیں:

"اِمْتِثَالُ أَمْرِهٖ وَنَهْيِهٖ، وَمَعْنَاهُ: الْوِقَايَةُ مِنْ سَخَطِهٖ وَعَذَابِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى." ❷

❶ المفردات في غريب القرآن، مادة "وقى" ص ٥٣١.

❷ تحرير ألفاظ التنبيه ص ٣٢٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کی پابندی کرنا۔ ❶ اور تقویٰ کے معنیٰ یہ ہیں کہ انسان ایسے کاموں سے بچا رہے، جو اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور عذاب کا سبب ہوں۔''

۳: علامہ جرجانی نے تحریر کیا ہے:

"اَلْاِحْتِرَازُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْ عُقُوبَتِهِ، وَهُوَ صِيَانَةُ النَّفْسِ عَمَّا تَسْتَحِقُّ بِهِ الْعُقُوبَةُ مِنْ فِعْلٍ اَوْ تَرْكٍ." ❷

''اللہ تعالیٰ کی اطاعت و تابعداری کے ذریعے سے اپنے آپ کو ان کے عذاب سے بچانا اور اس مقصد کی خاطر اپنے نفس کو ایسے کام کرنے یا چھوڑنے سے بچائے رکھنا، جن کے کرنے یا چھوڑنے سے، انسان عذاب کا مستحق ٹھہرے۔''

جس نے اپنے نفس کو گناہوں سے آلودہ کیا، وہ متقی نہیں۔ جس نے اپنی آنکھوں سے حرام چیزوں کو دیکھا یا کانوں سے اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ باتوں کو شوق سے سنا یا ممنوعہ اشیا کو دلچسپی سے اپنے ہاتھوں میں لیا یا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کے ٹھکانوں میں گیا، تو اس نے اپنے نفس کو گناہ سے نہیں بچایا۔

اپنے آپ کو گناہوں سے آلودہ کر کے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والوں اور ان کے عذاب کو دعوت دینے والوں کا متقیوں سے کیا تعلق ہے؟

اللہ تعالیٰ کے اوامر و نواہی کی پروا نہ کرنے والے متقی لوگوں میں کیوں کر شمار کیے جا سکتے ہیں؟ ❸

---

❶ یعنی اللہ تعالیٰ نے جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے، انہیں بجالائے اور جن باتوں سے منع کیا ہے، ان سے رک جائے۔

❷ کتاب التعریفات ص ٦٨.

❸ اس بارے میں مزید تفصیل کے لیے دیکھیے: راقم السطور کی کتاب: تقویٰ: اہمیت، برکات، اسباب، صفحات ۲۵۔۲۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب: تقویٰ کے رزق کا سبب ہونے کے دو دلائل:

تقویٰ کے رزق کا سبب ہونے پر کئی آیاتِ کریمہ دلالت کرتی ہیں۔ ان میں سے دو مناسب تفسیر کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہیں:

ا: اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا. وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ ❶

[اور جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (ہر مشکل سے) نکلنے کی راہ بنا دیتے ہیں اور اسے وہاں سے روزی دیتے ہیں، جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔]

اس ارشادِ مبارک میں اللہ رب العزت نے بیان فرمایا ہے، کہ جس شخص میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو گئی، اللہ تعالیٰ اسے دو نعمتوں سے نوازیں گے:

پہلی نعمت یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر غم اور مصیبت سے نجات عطا فرمائیں گے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ﴿يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا﴾ کی تفسیر میں بیان فرماتے ہیں:

"يُنْجِيهِ مِنْ كُلِّ كَرْبِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ." ❷

''اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت کے ہر غم سے نجات دیں گے۔''

حضرت ربیع بن خُثیم نے اس کی تفسیر میں بیان کیا ہے:

"وَيَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا مِّنْ كُلِّ مَا يَضِيقُ عَلَى النَّاسِ." ❸

''اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر اس بات سے نکلنے کی راہ پیدا فرما دیں گے، جو

❶ سورة الطلاق / الآيتين ٢۔٣.

❷ تفسير القرطبي ١٨/١٥٩.

❸ زاد المسير ٨/٢٩١۔ ٢٩٢. نیز ملاحظہ ہو: تفسير البغوي ٤/٣٥٧؛ وتفسير الخازن ٧/١٠٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے لیے تنگی اور مشکل کا سبب بنتی ہے۔''

دوسری نعمت یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ اسے وہاں سے رزق مہیا فرمائیں گے، جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

حافظ ابن کثیر مذکورہ بالا دونوں آیات کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''جو کوئی اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کرکے اور ان کی طرف سے ممنوعہ باتوں سے دور رہ کر متقی بن جائے، وہ اس کے لیے ہر مشکل سے نکلنے کی راہ پیدا فرمادیں گے اور اسے وہاں سے روزی عطا فرمائیں گے، جہاں سے رزق کا ملنا اس کے خواب و خیال میں بھی نہ ہوگا۔'' [1]

اللہ اکبر! تقویٰ کی خیر و برکات کتنی عظیم اور قیمتی ہیں!

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"إِنَّ أَكْبَرَ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ فَرَجًا ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا﴾."

''غموں اور دکھوں سے نجات کا نسخہ بتلانے والی قرآن کریم کی سب سے عظیم آیتِ کریمہ یہ ہے: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا﴾'' [2]

۲: ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ [3]

---

[1] تفسیر ابن کثیر ٤/ ٤٠٠. نیز ملاحظہ ہو: زاد المسیر ٨/ ٢٩١۔ ٢٩٢؛ والکشاف ٤/ ١٢٠.

[2] تفسیر ابن کثیر ٤/ ٤٠٠. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر ابن مسعود ٢/ ٦٥١.

[3] سورۃ الأعراف / الآیة ٩٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور (برے کاموں کفر اور شرک سے) بچے رہتے، تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے، مگر انہوں نے جھٹلایا، تو ہم نے ان کاموں کی سزا میں ان کو دھر پکڑا۔]

اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان فرمائی ہے، کہ اگر بستیوں والوں میں دو باتیں: یعنی ایمان اور تقویٰ آ جائیں، تو وہ ان کے لیے ہر طرف سے خیر و برکات کے دروازے کھول دیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ﴿لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں:

"لَوَسَّعْنَا عَلَيْهِمُ الْخَيْرَ وَيَسَّرْنَاهُ لَهُمْ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ." [1]

''تو ہم ان کے لیے خیر عام کر دیں اور ہر جانب سے اس کا حاصل کرنا ان کے لیے سہل کر دیں۔''

ایمان و تقویٰ والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے آسمان و زمین سے برکات کے کھولنے کے وعدے میں کتنے ہی نکات پنہاں ہیں، انہی میں سے تین ذیل میں ملاحظہ فرمائیے:

I: اللہ تعالیٰ نے ایمان و تقویٰ والوں کے لیے [بر کات] کے کھولنے کا وعدہ فرمایا ہے اور لفظ [البرکات] [البرکة] کی جمع ہے اور [البرکة] کی تفسیر کرتے ہوئے امام بغوی لکھتے ہیں:

"اَلْمُوَاظَبَةُ عَلَى الشَّيْءِ." [2]

''کسی چیز پر مداومت اور ہمیشگی۔''

اور علامہ خازن اس کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

---

[1] تفسير أبي السعود ٣/٢٥٣.

[2] تفسير البغوي ٢/١٨٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ثُبُوْتُ الْخَيْرِ الْإِلٰهِيِّ فِيْ الشَّيْءِ." ❶

''کسی چیز میں خیرِ الٰہی کا دوام وثبوت ہے۔''

اس طرح [البرکات] کے لفظ میں اس بات کی طرف اشارہ ہے، کہ ایمان و تقویٰ کے بدلے میں ملنے والا ثمرہ و فائدہ عارضی اور وقتی نہیں یا ایسا نہیں، جو شر سے بدل جائے، بلکہ وہ دائمی اور ابدی خیر ہے۔

سید محمد رشید رضا نے ایمان وتقویٰ والوں پر نازل ہونے والی برکات کی عمدگی اور خوبی کو یوں بیان کیا ہے:

''مومنوں پر جو نعمتیں اور برکات نازل کی جاتی ہیں، وہ ان پر خوش اور راضی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں، خیر کی راہوں میں انہیں استعمال کرتے ہیں، شر وفساد کی جگہوں پر ان کے استعمال سے گریز کرتے ہیں۔ نعمتوں اور برکات کے ملنے پر ان کے اس طرزِ عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر اپنی نعمتوں میں اضافہ فرماتے ہیں اور آخرت میں انہیں بہترین اجر عطا فرمائیں گے۔'' ❷

شیخ ابن عاشور [البرکة] کی تفسیر میں قلم بند کرتے ہیں:

"وَمَعْنَى الْبَرَكَةِ الْخَيْرُ الصَّالِحُ الَّذِيْ لَا تَبِعَةَ عَلَيْهِ فِيْ الْآخِرَةِ، فَهُوَ أَحْسَنُ أَحْوَالِ النِّعْمَةِ." ❸

''[البرکة] سے مراد وہ عمدہ خیر ہے، جس کے استعمال کی بنا پر آخرت میں کچھ مواخذہ نہیں ہوگا اور یہ نعمت کی بہترین کیفیت ہے۔''

II: اللہ تعالیٰ نے ایمان وتقویٰ والوں کو ملنے والی خیر کے لیے صیغہ جمع [البرکات]

---

❶ تفسير الخازن ٢/٣٦٦.
❷ تفسير المنار ٩/٢٥.
❸ تفسير التحرير والتنوير ٩/٢٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال فرمایا اور صیغہ جمع کے استعمال کی حکمت بیان کرتے ہوئے شیخ ابن عاشور رقم طراز ہیں:

"وَالْمَقْصُوْدُ مِنَ الْجَمْعِ تَعَدُّدُهَا بِاعْتِبَارِ تَعَدُّدِ أَصْنَافِ الْأَشْيَآءِ الْمُبَارَكَةِ."❶

''جمع کا صیغہ لانے کی حکمت یہ ہے، کہ (اہلِ ایمان وتقویٰ کو ملنے والی) بابرکت اشیاء کی متعدد انواع واقسام ہیں۔''

III: [البرکات] کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ﴾

[آسمان وزمین سے برکتیں]

اس فرمانِ الٰہی کی تفسیر بیان کرتے ہوئے علامہ رازی تحریر کرتے ہیں:

"بَرَكَاتُ السَّمَآءِ بِالْمَطَرِ، وَبَرَكَاتُ الْأَرْضِ بِالنَّبَاتِ وَالثِّمَارِ، وَكَثْرَةِ الْمَوَاشِي وَالْأَنْعَامِ، وَحُصُولِ الْأَمْنِ وَالسَّلَامَةِ، وَذٰلِكَ لِأَنَّ السَّمَآءَ تَجْرِي مَجْرَى الْأَبِ، وَالْأَرْضَ تَجْرِي مَجْرَى الْأُمِّ، وَمِنْهُمَا يَحْصُلُ جَمِيعُ الْمَنَافِعِ وَالْخَيْرَاتِ بِخَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَدْبِيْرِهِ."❷

''آسمان کی برکات بارش کی صورت میں ہیں اور زمین کی برکات پودوں، پھلوں، چوپاؤں اور مویشیوں کی کثرت اور امن وسلامتی کے حصول کی شکل میں ہیں۔ (آسمان وزمین کی برکات کے ذکر کرنے کی حکمت یہ ہے،) کہ آسمان باپ کی مانند اور زمین ماں کی طرح ہے اور اللہ تعالیٰ کی تخلیق و

❶ تفسیر التحریر والتنویر ۹/۲۱.

❷ التفسیر الکبیر ۱۴/۱۸۵. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر الخازن ۲/۲۶۶؛ وتفسیر التحریر والتنویر ۹/۲۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تدبیر سے سارے منافع انہی دونوں کے ذریعے سے میسر آتے ہیں۔‘‘

پس ہر وہ شخص جو رزق کی کشادگی اور فراخی چاہتا ہے، وہ اپنے آپ کو ہر گناہ سے دور رکھے۔ اللہ رب العزت نے جن باتوں کا حکم دیا ہے، انہیں بجا لائے اور جن امور سے روکا ہے، ان سے باز رہے۔ اپنے آپ کو ہر اس بات سے بچائے رکھے، جو اس پر اللہ تعالیٰ کے ناراض ہونے اور ان کے عذاب کے نزول کا باعث ہو، وہ بات خواہ نیکی کے چھوڑنے کی شکل میں ہو یا بُرائی کے ارتکاب کی صورت میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۳-

اللہ تعالیٰ پر توکل

جن اسباب کی وساطت سے رزق حاصل کیا جاتا ہے، ان میں ایک اہم سبب اللہ مالک الملک پر توکل ہے۔ اس موضوع کے متعلق درج ذیل تین عنوانوں کے تحت ان شاء اللہ گفتگو کی جارہی ہے۔

ا: اللہ تعالیٰ پر توکل کا مفہوم

ب: توکل کے کلید رزق ہونے کی دلیل

ج: کیا توکل سے مرادرزق کے لیے کوشش کا چھوڑنا ہے؟

ا: اللہ تعالیٰ پر توکل کا مفہوم:

علمائے امت نے توکل کے معنٰی کو خوب وضاحت سے بیان کیا ہے۔ ذیل میں ان میں سے تین کے اقوال کو ملاحظہ فرمائیے۔

ا: علامہ غزالی تحریر کرتے ہیں:

" اَلتَّوَكُّلُ: عِبَارَةٌ عَنِ اعْتِمَادِ الْقَلْبِ عَلَى الْوَكِيْلِ وَحْدَهُ . "❶

''توکل یہ ہے، کہ دل کا اعتماد صرف اسی پر ہو، جس پر توکل کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہو۔''

۲: علامہ مناوی رقم طراز ہیں:

"اَلتَّوَكُّلُ: إِظْهَارُ الْعَجْزِ وَالْاِعْتِمَادِ عَلَى الْمُتَوَكَّلِ عَلَيْهِ . "❷

❶ إحياء علوم الدين ٤/٢٥٩.

❷ فيض القدير ٥/٣١١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''توکل بندے کے اظہارِ عجز اور جس پر توکل کیا گیا ہے، اس پر مکمل بھروسے کا نام ہے۔''

۳: ملا علی قاری ''اَلتَوَکُّلُ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ التَّوَکُّلِ'' [اللہ تعالیٰ پر کما حقہ توکل] کی شرح میں رقم طراز ہیں:

''تم اس بات کو یقینی طور پر جان لو، کہ درحقیقت ہر کام کے کرنے والے اللہ تعالیٰ ہیں۔ کائنات میں جو کچھ بھی ہے: تخلیق و رزق، عطا کرنا یا محروم رکھنا، ضرر و نفع، افلاس و تونگری، بیماری و صحت، موت و زندگی، غرضیکہ ہر چیز، فقط اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔''[1]

ب: توکل کے کلیدِ رزق ہونے کی دلیل:

حضرات ائمہ احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن المبارک، ابن حبان، حاکم، قضاعی اور بغوی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لَوْ أَنَّکُمْ تَوَکَّلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ حَقَّ تَوَکُّلِہٖ لَرُزِقْتُمْ کَمَا تُرْزَقُ الطَّیْرُ تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّ تَرُوْحُ بِطَانًا.''[2]

---

[1] مرقاۃ المفاتیح ۱۵۶/۹.

[2] المسند، رقم الحدیث ۲۰۵، ۲۴۳/۱؛ وجامع الترمذي، أبواب الزھد، باب ما جاء في الزھادۃ في الدنیا، رقم الحدیث ۲۴۴۷، ۷/۷؛ وسنن ابن ماجہ، أبواب الزھد، التوکل والیقین، رقم الحدیث ۴۲۱۶، ۴۱۹/۲؛ وکتاب الزھد للإمام ابن المبارک، ۴/ ۱۹۴-۱۹۷، والإحسان في تقریب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الورع والتوکل، ذکر الأخبار عما یجب علی المرء من قطع القلب عن الخلائق بجمیع العلائق في أحوالہ وأسبابہ، رقم الحدیث ۷۳۰، ۲/ ۵۰۹؛ والمستدرک علی الصحیحین، کتاب الرقاق ۳۱۸/۴؛ ومسند الشھاب، لو أنکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ ۲/ ۳۱۹؛ وشرح السنۃ، کتاب الرقاق، باب التوکل علی اللہ عزوجل، رقم الحدیث ۴۱۰۸، ۳۰۱/۱۴. متعدد محدثین نے ⇦⇦

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر تم اللہ تعالیٰ پر اسی طرح بھروسہ کرو، جیسا کہ ان پر بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو تمہیں اسی طرح رزق دیا جائے، جس طرح پرندوں کو رزق دیا جاتا ہے۔ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر پلٹتے ہیں۔''

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے اُمت کو اس بات کی خبر دی ہے، کہ اللہ تعالیٰ پر کماحقہ بھروسہ کرنے والوں کو اسی طرح رزق عطا کیا جاتا ہے، جس طرح پرندوں کو رزق مہیا کیا جاتا ہے اور ایسے کیوں نہ ہو؟ اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والے نے اس عظیم، منفرد، یکتا اور کائنات کے مالک پر بھروسہ کیا، جن کے (کُــن) کہنے سے سب کچھ ہو جاتا ہے۔

﴿إِنَّمَآ أَمْرُهُۥٓ إِذَآ أَرَادَ شَيْـًٔا أَن يَقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ﴾ ❶

[ان کی تو شان یہ ہے، کہ جب کوئی چیز (بنانا) چاہتے ہیں، تو اس سے فرما دیتے ہیں ہو جا، تو وہ ہو جاتی ہے۔]

جس نے ان پر اعتماد کیا، تو وہ تنہا اس کے لیے کافی ہیں۔ انہوں نے خود ہی بتلایا ہے:

﴿وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُۥٓ إِنَّ ٱللَّهَ بَٰلِغُ أَمْرِهِۦ قَدْ جَعَلَ ٱللَّهُ لِكُلِّ شَىْءٍ قَدْرًا﴾ ❷

[اور جو کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے وہ اس کو کافی ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کرنے والے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کیا ہے۔]

اس کی تفسیر میں حضرت ربیع بن خُثَیم بیان کرتے ہیں:

⇐ ⇐ اس حدیث کو | ثابت | قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٧/٨؛ والمستدرك ٤/٣١٨؛ والتلخيص ٤/٣١٨؛ وشرح السنة ١٤/٣٠١؛ وهامش المسند ١/٢٤٣؛ وسلسلة الأحاديث الصحيحة، المجلد الأول، الجزء الثالث، ص ١٢).

❶ سورة يٰس / الآية ٨٢.   ❷ سورة الطلاق / الآية ٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مِنْ کُلِّ مَا ضَاقَ عَلَی النَّاسِ ." ❶

"(اللہ تعالیٰ اس کے لیے) ہر اس چیز کے مقابلے میں (کافی ہو جاتے ہیں)، جو لوگوں کے لیے تنگی کا سبب بنتی ہے۔"

۳: کیا توکل سے مراد رزق کے لیے کوشش کا چھوڑنا ہے؟

شاید بعض ناسمجھ لوگ کہیں، کہ جب توکل کرنے والے کو ضرور رزق ملتا ہے، تو ہم حصولِ رزق کی خاطر جدوجہد اور محنت و مشقت کیوں کریں؟ کیوں نہ ہم مزے سے بیٹھے رہیں، کہ توکل کی وجہ سے ہم پر آسمان سے رزق نے تو خود ہی نازل ہو جانا ہے؟

ان لوگوں کی یہ بات توکل کے بارے میں ان کی بے علمی پر دلالت کرتی ہے۔ اگر یہ لوگ مذکورہ بالا حدیث پر غور کرتے، تو ایسی بات نہ کہتے۔ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر کما حقہ اعتماد کرنے والوں کو اُن پرندوں سے تشبیہ دی ہے، جو صبح سویرے خالی پیٹ اللہ تعالیٰ کے رزق کی تلاش میں نکلتے اور شام کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پیٹ بھر کر اپنے گھونسلوں کی طرف پلٹتے ہیں، حالانکہ ان پرندوں کی دکانیں، فیکٹریاں، ملازمتیں یا کھیت نہیں ہوتے، جن پر وہ رزق کے حصول کی غرض سے اعتماد کرتے ہیں۔ طلبِ رزق کی سعی و کوشش میں ان کا کلی اعتماد صرف ایک اللہ تعالیٰ پر ہوتا ہے۔ ربّ کریم علمائے امت کو جزائے خیر دیں، کہ انہوں نے اس بات کو پہلے ہی سے خوب واضح کر دیا ہوا ہے۔ مثال کے طور پر امام احمد لکھتے ہیں: "حدیث میں یہ بات تو نہیں، کہ حصولِ رزق کے لیے کوشش نہ کی جائے، بلکہ وہ تو اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ رزق حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کی جائے۔ جس بات کی تاکید حدیث میں کی گئی ہے، وہ یہ ہے، کہ اگر ان کے آنے جانے اور سعی و کوشش کے پسِ منظر میں یہ یقین ہو، کہ ہر طرح کی خیر صرف اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، تو وہ ضرور اسی طرح خیر و برکات اور

---

❶ شرح السنۃ ۱۴/۲۹۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رزق حاصل کر کے پلٹیں گے، جس طرح کہ سرِشام پرندے رزق حاصل کر کے پلٹتے ہیں۔“ ❶

امام احمد سے ایک ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا، جو اپنے گھر یا مسجد میں بیٹھے کہتا ہے:

”میں تو کچھ کام نہیں کروں گا، میرا رزق خود میرے پاس آئے گا۔“

انہوں نے جواب میں فرمایا:

”یہ شخص علم سے کورا ہے۔“ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي.“

”بے شک اللہ تعالیٰ نے میرا رزق میرے نیزے کے سایہ کے نیچے رکھا۔“

اور آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا:

”لَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ، تَغْدُوْ خِمَاصًا وَّتَرُوْحُ بِطَانًا.“ ❷

”اگر تم اللہ تعالیٰ پر کماحقہ توکل کرو، تو وہ تمہیں اسی طرح رزق عطا فرمائیں گے، جس طرح پرندوں کو رزق عطا فرماتے ہیں، کہ وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر پلٹتے ہیں۔“

آنحضرت ﷺ نے بتلایا، کہ پرندے صبح و شام رزق کی جستجو میں آتے جاتے ہیں۔ حضرت امام نے مزید فرمایا: ”حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم تجارت کرتے اور اپنے نخلستانوں (کھجوروں کے باغوں) میں کام کرتے تھے۔ اور وہ ہمارے لیے نمونہ ہیں۔“

شیخ ابو حامد (علامہ غزالی) اس بارے میں لکھتے ہیں: ”توکل کے بارے میں یہ سمجھنا احمقانہ سوچ ہے، کہ اس سے مراد حصولِ رزق کے لیے جسمانی کدوکاوش اور دماغی سوچ بچار چھوڑ کر، پھٹے پرانے چیتھڑوں کی طرح زمین پر گرے رہنا اور ردّی

❶ ماخوذ از: تحفة الأحوذي ۷/۸.
❷ ماخوذ از: فتح الباري ۱۱/۳۰۵-۳۰۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوشت کی طرح تختہ پر پڑے رہنا ہے۔ ایسا کرنا شریعت میں حرام ہے۔ توکل کرنے والوں کی اسلام میں تعریف کی گئی ہے اور یہ کیسے ممکن ہے، کہ حرام کا ارتکاب کرنے والے شریعت کی نگاہ میں قابلِ تعریف قرار دیے جائیں؟

اس بارے میں حق کو آشکارا کرنے کی غرض سے ہم کہتے ہیں: ''توکل کا اثر بندے کی اس سعی وکوشش میں ظاہر ہوتا ہے، جو اپنے مقاصد کے حصول کی خاطر کرتا ہے۔''

امام ابوقاسم قشیری بیان کرتے ہیں: ''توکل کی جگہ دل ہے اور جب بندے کے دل میں یہ بات راسخ ہوجائے، کہ رزق اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے اور اگر تنگ دستی آئی، تو تقدیرِ الٰہی سے، آسانی ہوئی، تو ان کی عنایت ونوازش سے، تو پھر ظاہری حرکت توکل کے منافی نہیں۔'' ❶

درجِ ذیل حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے، کہ توکل کا تقاضا رزق کے حصول کے لیے کوشش کا ترک کرنا نہیں۔

امام ابن حبان اور امام حاکم نے حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: ''ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا:

"أُرْسِلُ نَاقَتِي وَأَتَوَكَّلُ."

''میں اپنی اونٹنی کو کھلا چھوڑ دیتا ہوں اور توکل کرتا ہوں۔''

قَالَ: "اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ." ❷

---

❶ ماخوذ از: مرقاة المفاتيح ١٥٧/٥.

❷ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الرقائق، باب الورع والتوكل، ذكر الإخبار بأن المرء يجب عليه مع توكل القلب، الاحتراز بالأعضاء ضد قول من كرهه، رقم الحديث ٧٣١، ٥١٠/٢؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب معرفة الصحابة، ٦٢٣/٣. الفاظِ حدیث صحیح ابن حبان کے ہیں۔ حافظ ذہبی نے اس کی [سند کو جید] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: التلخيص ٦٢٣/٣). نیز دیکھیے: مجمع الزوائد ٣٠٣/١٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''اس کے گھٹنے کو باندھو اور توکل کرو۔''

امام قضاعی کی روایت کردہ حدیث میں ہے، کہ عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

"يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُقَيِّدُ رَاحِلَتِيْ، وَأَتَوَكَّلُ عَلَى اللّٰهِ، أَوْ أُرْسِلُهَا، وَأَتَوَكَّلُ؟"

''اے اللہ کے رسول! میں اپنی سواری کو پابہ زنجیر کروں (باندھوں) اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کروں یا سواری کو کھلا چھوڑ دوں اور توکل کروں؟''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"قَيِّدْهَا وَتَوَكَّلْ." ❶

''سواری کو پابہ زنجیر کرو اور توکل کرو۔''

بات کا خلاصہ یہ ہے، کہ توکل کے معنی حصولِ رزق کے لیے سعی و کوشش کا ترک کرنا نہیں۔ مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے، کہ وہ رزق حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کرے، لیکن اس کا بھروسہ اپنی محنت و مشقت پر نہ ہو، بلکہ ربِّ ذوالجلال پر ہو۔ وہ اس بات کا اعتقاد رکھے، کہ سب معاملات انہی کے ہاتھ میں ہیں اور رزق صرف اور صرف انہی کی طرف سے ہے۔

❶ مسند الشهاب "قَيِّدْهَا وَتَوَكَّلْ." رقم الحديث ٦٣٣، ١/٣٦٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۴-

اللہ عزوجل کی عبادت کے لیے فارغ ہونا

رزق کے اسباب میں سے ایک یہ ہے، کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے فارغ ہو جائے۔ توفیقِ الٰہی سے درجِ ذیل دو عنوانات کے تحت اس بارے میں گفتگو ہوگی۔

ا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے فارغ ہونے کا مفہوم

ب: اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے فراغت کا باعثِ رزق ہونے کے دو دلائل۔

ا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے فارغ ہونے کا مفہوم:

اس سے یہ مراد نہیں، کہ بندہ دن رات مسجد میں بیٹھا رہے اور حصولِ رزق کے لیے کوئی کوشش نہ کرے، بلکہ اس کا معنٰی یہ ہے، کہ جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے، تو اس کا قلب و قالب (یعنی اس کا دل اور جسم) دونوں حاضر ہوں۔ عبادت میں خشوع و خضوع ہو۔ رب ذوالجلال کی عظمت و کبریائی اس کے دل میں جاگزیں ہو۔ اسے اس بات کا ادراک و احساس ہو، کہ وہ کائنات کے مالک اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کے ارشادِ گرامی:

"اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ."

"اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو، کہ گویا تم انہیں دیکھ رہے ہو۔"

کی عملی تصویر ہو۔

اگر اس کیفیت کو نہ پا سکے، تو یہ تو ہو:

"فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ."[1]

---

[1] ملاحظہ ہو: صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الإیمان والإسلام والإحسان......، جزء من رقم الحدیث ۱۔ (۸)، ۱/۳۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر تم انہیں نہیں دیکھ رہے، تو وہ تو تمہیں دیکھ رہے ہیں۔''

وہ ان لوگوں میں سے نہ ہو، جن کے اجسام تو مساجد میں ہوتے ہیں، لیکن دل باہر کی چیزوں کے ساتھ لٹکے اور اٹکے ہوتے ہیں۔ ملا علی قاری آنحضرت ﷺ کے ارشادِ گرامی (تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ) کی شرح میں لکھتے ہیں:

''اپنے رب کی عبادت کی غرض سے اپنے دل کو فارغ کرنے میں مبالغہ کرو۔''[1]

ب: اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے فراغت کا باعثِ رزق ہونے کے دو دلائل:

ا: حضراتِ ائمہ احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں، (کہ) آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

''إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ:

''يَا ابْنَ آدَمَ! تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى، وَأَسُدَّ فَقْرَكَ.

وَإِنْ لَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا، وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ.''[2]

''بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اے آدم کے بیٹے! میری عبادت کے لیے اپنے آپ کو فارغ کرو، میں تیرے سینے کو تونگری سے بھر دوں گا اور لوگوں سے تجھے بے نیاز کر دوں گا۔

اور اگر تو نے ایسے نہ کیا، تو میں تیرے ہاتھ (بے کار) کاموں میں اُلجھا

---

[1] مرقاة المفاتيح ٩/ ٢٩. نیز ملاحظہ ہو: تحفة الأحوذي ٧/ ١٤٠.

[2] المسند، رقم الحديث ٨٦٨١، ١٦/ ٢٨٤؛ وجامع الترمذي، أبواب صفة القيامة، باب، رقم الحديث ٢٥٨٤، ٧/ ١٤٠؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب التفسير، ٢/ ٤٤٣. الفاظِ حدیث جامع الترمذي کے ہیں۔ حضراتِ ائمہ ترمذی، حاکم، ذہبی اور شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٧/ ١٤١؛ والمستدرك ٢/ ٤٤٣؛ والتلخيص ٢/ ٤٤٣؛ وصحيح سنن الترمذي ٢/ ٣٠٠، وصحيح سنن ابن ماجه ٢/ ٢٩٣).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوں گا اور لوگوں کی طرف تیری محتاجی کو ختم نہیں کروں گا۔''

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے امت کو خبر دی ہے، کہ پوری توجہ اور دھیان سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو انعامات ملنے کا وعدہ ہے۔

پہلا انعام یہ ہے، کہ وہ اس کے دل کو تونگری سے بھر دیں گے اور دوسرا انعام یہ ہے، کہ وہ اسے لوگوں سے بے نیاز فرما دیں گے۔

اسی حدیث میں توجہ اور دھیان سے عبادت نہ کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو سزائیں ملنے کی وعید بھی ہے:

پہلی سزا یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ اسے بے کار کاموں میں الجھا دیں گے اور دوسری یہ ہے، کہ وہ لوگوں سے اس کی محتاجی کو ختم نہیں کریں گے اور وہ ہمیشہ لوگوں کا دستِ نگر اور محتاج رہے گا۔

ii: امام حاکم نے حضرت مَعقل بن یَسار رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''يَقُوْلُ رَبُّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

''يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلَأْ قَلْبَكَ غِنًى، وَأَمْلَأْ يَدَيْكَ رِزْقًا. يَا ابْنَ آدَمَ! لَا تُبَاعِدْ مِنِّيْ فَأَمْلَأْ قَلْبَكَ فَقْرًا، وَأَمْلَأْ يَدَيْكَ شُغْلًا.''[1]

''تمہارے رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

---

[1] المستدرك على الصحيحين، كتاب الرقاق ٤/٣٢٦۔ امام حاکم نے اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے ان سے موافقت کی ہے اور شیخ البانی نے ان دونوں کی تائید کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: ٤/٣٢٦؛ والتلخيص ٤/٣٢٦؛ وسلسلة الأحاديث الصحيحة ٣/٣٤٧)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے آدم کے بیٹے! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جاؤ، میں تیرے دل کو تونگری سے بھر دوں گا اور تیرے دونوں ہاتھوں کو رزق سے پُر کر دوں گا۔

اے آدم کے بیٹے! مجھ سے دوری اختیار نہ کر (اگر تو نے ایسے کیا، تو) میں تیرے دل کو محتاجی سے بھر دوں گا اور تیرے دونوں ہاتھوں کو (بے کار) کاموں میں لگا دوں گا۔''

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث میں امت کو خبر دی ہے، کہ مکمل توجہ اور دل جمعی سے عبادت کرنے والوں کو درجِ ذیل دو انعامات عطا فرمانے کا خود اللہ رب العزت نے وعدہ فرمایا ہے:

۱: تونگری کے ساتھ اس کے دل کو لبریز کرنا۔

۲: رزق کے ساتھ اس کے دونوں ہاتھوں کو بھرنا۔

اور معلوم ہے، کہ اللہ تعالیٰ وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔

[إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ] (1)

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو یہ بھی بتلایا ہے، کہ اللہ تعالیٰ سے دوری اختیار کرنے والے کے لیے ان کی طرف سے درجِ ذیل دو عذابوں کی وعید ہے:

۱: اس کے دل کو محتاجی اور فقیری سے بھرنا۔

۲: اسے بے کار کاموں میں الجھا دینا۔

دلوں کے پیدا کرنے اور خزانوں کے مالک اللہ تعالیٰ جس دل کو تونگری سے لبریز کر دیں، تو محتاجی کا احساس اور دست نگری کا تصور بھی، اس کے قریب کیسے پھٹک

(1) سورة آل عمران / جزء من رقم الآية ٩.
[ترجمہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ وعدے کی خلاف ورزی نہیں فرماتے۔]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے؟ اور ساری مخلوقات کے رزّاق جس کے ہاتھوں کو رزق سے بھر دیں، وہ غربت وافلاس کا شکار کیونکر ہوسکتا ہے؟ اور جس کے دل کو کائنات کے تنہا ومنفرد مالک اللہ جل جلالہ محتاجی سے بھردیں، تو ان کے سوا ساری قوتیں متحد ومتفق ہوکر بھی اسے تونگر وآسودہ حال نہیں بناسکتیں اور جسے جبار وقہار اللہ تعالیٰ بے کار اور لایعنی معاملات میں پھنسادیں، بھلا کون اسے فراغت مہیا کرسکتا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۵-

حج اور عمرے میں متابعت

جن اعمال کو اللہ تعالیٰ نے رزق کی کلید بنایا ہے، انہی میں سے ایک حج اور عمرہ میں متابعت ہے (یعنی حج اور عمرہ کو ایک دوسرے کے بعد ادا کرنا)۔

توفیقِ الٰہی سے اس بارے میں درج ذیل دو عنوانات کے تحت گفتگو ہوگی:

ا: حج اور عمرے میں متابعت کا مفہوم

ب: حج اور عمرے میں متابعت کے کلیدِ رزق ہونے کے دو دلائل

ا: حج اور عمرے میں متابعت کا مفہوم:

شیخ ابوالحسن سندھی اس بارے میں لکھتے ہیں:

''ایک کو دوسرے کا تابع کرو، یعنی جب حج ادا کرلو، تو عمرہ ادا کرو اور جب عمرے کی ادائیگی سے فارغ ہو جاؤ، تو حج کی ادائیگی کی تیاری کرو، کیونکہ یہ دونوں یکے بعد دیگرے آتے ہیں۔''[1]

ب: حج اور عمرے میں متابعت کے کلیدِ رزق ہونے کے دو دلائل:

ا: حضراتِ ائمہ احمد، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ اور ابن حبان نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ،

[1] حاشية الإمام السندي على سنن النسائي ٥/١١٥. نیز ملاحظہ ہو: فيض القدير للمناوي ٣/٢٢٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ❶ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةَ.“ ❷

”حج اور عمرہ کو ایک دوسرے کے بعد ادا کرو، کیونکہ وہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں، جس طرح بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کچیل کو دور کرتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہے۔“

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے امت کو خبر دی ہے، کہ حج اور عمرے میں متابعت کی وجہ سے انہیں درجِ ذیل دو فائدے حاصل ہوں گے:

۱: غربت و افلاس کا خاتمہ

۲: گناہوں کا مٹ جانا

اور معلوم ہے، کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسی باتوں کی خبر وحیِ الٰہی ہی سے دیتے ہیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾ ❸

”اور وہ اپنی نفسانی خواہش سے نہیں بولتے، بلکہ وہ وحی ہے، جو ان کی طرف بھیجی گئی ہے۔“

---

❶ حج مبرور: اس سے مراد وہ حج ہے، جو اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کے احکامات کے مطابق ادا کیا جائے۔

❷ المسند، رقم الحديث ٣٦٦٩، ٥/٢٤٤۔ ٢٤٥؛ وجامع الترمذي، أبواب الحج، باب ثواب الحج والعمرة، ٣/٤٥٤؛ وسنن النسائي، كتاب مناسك الحج، فضل المتابعة بين الحج والعمرة، ٥/١١٥۔١١٦؛ وصحيح ابن خزيمة، كتاب المناسك، باب الأمر بالمتابعة بين الحج والعمرة، رقم الحديث ٢٥١٢، ٤/١٣٠؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الحج، باب فضل الحج والعمرة، ذكر نفي الحج والعمرة الذنوبَ والفقرَ عن المسلم بهما، رقم الحديث ٣٦٩٣، ٩/٦. الفاظ حدیث جامع الترمذي کے ہیں۔ محدثین نے اس حدیث کو [ثابت] قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٣/٤٥٥؛ وهامش المسند للشيخ احمد محمد شاکر ٥/٢٤٤؛ وصحيح سنن الترمذي ١/٢٤٥؛ وصحيح سنن النسائي ٢/٥٥٨؛ وهامش الإحسان ٩/٦).

❸ سورة النجم / الآيتان ٣۔٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حبان نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان قائم لکھا ہے:

[ذِكْرُ نَفْيِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ الذُّنُوبَ وَالْفَقْرَ مِنَ الْمُسْلِمِ بِهِمَا] ❶

''حج اور عمرے سے مسلمان کے گناہوں اور فقر کو دور کرنے کا ذکر۔''

علامہ طیبی حدیث کے جملے: [فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ] کی شرح میں لکھتے ہیں:

''یہ دونوں فقر کو اس طرح دور کرتے ہیں، جس طرح صدقہ مال میں اضافہ کرتا ہے۔'' ❷

۲: امام نسائی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ.'' ❸

''حج اور عمرے میں متابعت کرو، کیونکہ وہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں، جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دور کرتی ہے۔''

اے غربت و افلاس سے نجات حاصل کرنے کے خواہش مندو! اے گناہوں کی معافی کے طلب گارو! حج اور عمرے میں متابعت میں جلدی کرو۔ اگر عمرہ ادا کر چکے ہو، تو حج کی تیاری کا سامان کرو اور اگر حج ادا کر چکے ہو، تو عمرے کی ادائیگی کے لیے کوشش کرو۔

---

❶ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ٩/٦.

❷ ماخوذ از: فيض القدير ٣/٢٢٥.

❸ سنن النسائي، كتاب مناسك الحج، فضل المتابعة بين الحج والعمرة، ٥/١١٥. شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن النسائي ٢/٥٥٨).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۶-

صلہ رحمی

حصولِ رزق کے اسباب میں سے ایک صلہ رحمی ہے۔اس بارے میں گفتگو ان شاء اللہ درجِ ذیل چار نکات کے تحت ہوگی:

ا: صلہ رحمی کا مفہوم

ب: صلہ رحمی کے کلیدِ رزق ہونے کے چھ دلائل

ج: صلہ رحمی کس چیز کے ساتھ اور کیسے کی جائے؟

د: نافرمانوں کے ساتھ صلہ رحمی کی کیفیت

ا: صلہ رحمی کا مفہوم:

عربی زبان میں صلہ رحمی کے لیے "صلة الرحم" کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور "الرحم" سے مراد رشتہ دار ہیں۔

دو علماء کے اقوال:

ا: حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

"[الرحم] را (ر) کے زبر اور حا (ح) کے زیر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور یہ لفظ رشتہ داروں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ رشتہ داروں سے مراد وہ لوگ ہیں، جن میں باہمی نسبی تعلق ہو، خواہ وہ ایک دوسرے کے وارث یا مَحْرَم ہوں یا نہ ہوں۔

[الرحم] کی تفسیر میں یہ بھی کہا گیا ہے، کہ وہ صرف مَحْرَم رشتہ دار ہوتے ہیں، لیکن پہلا قول راجح ہے، کیونکہ اس تفسیر کی بنا پر چچا زاد اور ماموں زاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہن بھائی محرم نہ ہونے کی وجہ سے (الـرحم) سے خارج ہو جاتے ہیں اور یہ بات درست نہیں۔''❶

صلہ رحمی سے ...... بقول ملا علی قاری...... مراد یہ ہے، کہ نسبی اور سسرالی رشتہ داروں کے ساتھ احسان کیا جائے۔ ان کے ساتھ شفقت اور ہمدردی کا معاملہ کیا جائے اور ان کے حالات کی دیکھ بھال اور پاسداری کی جائے۔❷

ب: صلہ رحمی کے کلیدِ رزق ہونے کے چھ دلائل:

صلہ رحمی کے وسعتِ رزق کا سبب ہونے کا ذکر متعدد احادیث و آثار میں آیا ہے، ان میں سے چھ درج ذیل ہیں:

۱: امام بخاری حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے کہا:

''مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهِ، وَأَنْ يُّنْسَأَ لَهُ فِيْ أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.''❸

---

❶ فتح الباري ۱۰/٤١٤.

❷ ملاحظہ ہو: مرقاۃ المفاتیح ٨/٦٤٥.

❸ صحیح البخاري، كتاب الأدب، باب من بُسط له في الرزق بصلة الرحم، رقم الحديث ٥٩٨٥، ١٠/٤١٥.

تنبیہ:

اس حدیث میں صلہ رحمی سے عمر میں اضافے کے بارے میں بعض محدثین نے ایک سوال خود ہی اٹھا کر اس کا جواب دیا ہے۔ مثال کے طور پر امام ابن تین نے کہا ہے: ''یہ حدیث ظاہری طور پر آیت کریمہ:

﴿فَإِذَا جَآءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾. (الأعراف/٣٤).

[ترجمہ: جب ان کا مقررہ وقت آ گیا، تو ایک گھڑی نہ پیچھے رہ سکتے ہیں نہ آگے] سے متعارض ہے۔

اس تعارض کو دور کرنے کے لیے دو جوابات دیے گئے ہیں۔

پہلا جواب یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت عطا فرما دیتے ہیں کہ اسے نیکیوں کی توفیق میسر آتی ہے، آخرت کے لیے نفع بخش کاموں کے کرنے کا موقع ملتا ہے اور بے کار اور لایعنی باتوں سے ⇦⇦

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص اپنے رزق میں کشادگی اور عمر میں اضافہ پسند کرے، وہ صلہ رحمی کرے۔''

۲: امام بخاری حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.''❶

''جو شخص اپنے رزق میں فراخی اور اپنی عمر میں اضافہ پسند کرے، وہ صلہ رحمی کرے۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذکورہ بالا دونوں احادیث میں صلہ رحمی کے ذریعے حاصل

⇦ ⇦ اس کے وقت کو بچالیا جاتا ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے، کہ صلہ رحمی سے عمر میں اضافہ حقیقی ہے، لیکن یہ اضافہ عمر والے فرشتہ کے اعتبار سے ہے۔ آیت کریمہ میں عمر میں کمی وبیشی نہ ہونے کا جو ذکر ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے علم کے اعتبار سے ہے۔

مثال کے طور پر عمر والے فرشتہ سے کہا گیا: ''اگر فلاں شخص نے صلہ رحمی کی، تو اس کی عمر سو سال ہوگی اور اگر قطع رحمی کی تو ساٹھ سال۔''

اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہے، کہ وہ صلہ رحمی کرے گا یا قطع رحمی۔ عمر کی حقیقی مدت، جو اللہ رب العزت کے علم میں ہے، اس میں کمی وبیشی نہیں، لیکن عمر کی اُس مدت میں، جو فرشتہ کے علم میں ہے، نقصان واضافہ ممکن ہے۔ اسی بات کی طرف اللہ تعالیٰ کے اس ارشادِ گرامی میں اشارہ ہے۔

﴿يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ﴾. (سورة الرعد/ ۳۹).

[اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں، مٹا دیتے ہیں اور جو چاہتے ہیں، ثابت رکھتے ہیں اور اصل کتاب (لوح محفوظ) انہی کے پاس ہے۔]

مٹانا اور باقی رکھنا فرشتہ کے علم کے اعتبار سے ہے اور جو اصل کتاب میں ہے، وہی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں اور اسی کو [قضائے مُبْرَم] کہا جاتا ہے اور پہلے کو [قضائے معلّق] کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ (فتح الباري ۱۰/ ۴۱۶ . نیز ملاحظہ ہو: شرح النووي ۱۶/ ۱۱۴؛ وعمدة القاري ۲۲/ ۹۱).

❶ صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب من بُسِط له في الرزق بصلة الرحم، رقم الحديث ۵۹۸۶، ۱۰/ ۴۱۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے والے دو اچھے نتائج کا ذکر فرمایا ہے۔ ان میں سے پہلا نتیجہ رزق کی وسعت اور دوسرا عمر میں اضافہ ہے۔

اور یہ کھلی پیشکش ہے۔ اس کے بیان کرنے والے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ سچے انسان، اللہ تعالیٰ کے حبیب، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

یہ حقیقت بھی پیشِ نظر رہے، کہ وہ ایسی پیشکش اپنی طرف سے نہیں، بلکہ وحیِ الٰہی سے ہی کرتے ہیں۔ پس جو بھی ان دو ثمرات (رزق کی کشادگی اور عمر میں اضافہ) کا خواہش مند ہو، وہ صلہ رحمی کا بیج بوئے، یقیناً ان دو پھلوں کو حاصل کرے گا۔ إن شاء اللہ تعالیٰ.

امام بخاری نے ان دونوں احادیث کا عنوان حسبِ ذیل تحریر کیا ہے:

[بَابُ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ بِصِلَةِ الرَّحِمِ] ❶

[صلہ رحمی کی وجہ سے رزق میں کشادگی عطا کیے جانے والے شخص کے متعلق باب]

امام ابن حبان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کو درج ذیل عنوان دیا ہے:

[ذِكْرُ إِثْبَاتِ طِيبِ الْعَيْشِ فِي الْأَمْنِ وَكَثْرَةِ الْبَرَكَةِ فِي الرِّزْقِ لِلْوَاصِلِ رَحِمَهُ] ❷

[صلہ رحمی کرنے والے کے لیے پُر امن اور رزق میں بھرپور برکت والی عمدہ زندگی کے ثابت ہونے کا بیان]

۳: حضراتِ ائمہ احمد، ترمذی اور حاکم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ، فَإِنَّ صِلَةَ

---

❶ صحيح البخاري ١٠/٤١٥.

❷ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ٢/١٨٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ، مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ، مَنْسَاةٌ فِي الْعُمُرِ.'' ❶

''اپنے قربت داروں کے متعلق معلومات حاصل کرو، تاکہ صلہ رحمی کر سکو۔ بلاشبہ صلہ رحمی سے خاندان میں محبت، مال میں کثرت اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔''

آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں صلہ رحمی کے تین ثمرات بیان فرمائے ہیں اوران تین میں سے دوسرا ثمرہ اور فائدہ مال میں اضافہ ہے۔

۴: حضراتِ ائمہ عبداللہ بن احمد، بزار اور طبرانی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی، کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُمَدَّ لَهُ فِي عُمْرِهِ، وَيُوَسَّعَ عَلَيْهِ فِي رِزْقِهِ، وَيُدْفَعَ عَنْهُ مِيتَةُ السُّوْءِ، فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ، وَلْيَصِلْ رَحِمَهُ.'' ❷

''جو شخص اس بات کو پسند کرے، کہ اس کی عمر میں اضافہ ہو، اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس سے بُری موت دور کی جائے، وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔''

آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں اس بات کی خبر دی ہے، کہ جس میں دو

---

❶ المسند، رقم الحديث ٨٨٥٥، ١٧/٤٢؛ وجامع الترمذي، أبواب البر وصلة الرحم، باب ما جاء في تعليم النسب، رقم الحديث ٢٠٤٥، ٦/٩٦-٩٧؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب البر والصلة، ٤/١٦١. الفاظ حدیث جامع الترمذي کے ہیں۔ محدثین نے اس حدیث کو [ثابت] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٤/١٦١؛ والتلخيص ٤/١٦١؛ وصحيح سنن الترمذي ٢/١٩٠؛ وهامش المسند للدكتور الحسيني ١٧/٤٢).

❷ المسند ٢/٢٩٠؛ ومجمع الزوائد ٨/١٥٢-١٥٣. محدثین نے اس کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٨/١٥٣؛ وهامش المسند للشيخ احمد شاكر ٢/٢٩٠).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصلتیں...... [اللہ تعالیٰ کا تقویٰ] اور [صلہ رحمی]...... پائی جائیں، اسے تین فوائد حاصل ہوتے ہیں اور ان تین میں سے ایک فائدہ [رزق کی کشادگی اور وسعت] ہے۔

۵: امام بخاری حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے فرمایا:

"مَنِ اتَّقٰی رَبَّهٗ، وَوَصَلَ رَحِمَهٗ نُسِّیءَ لَهٗ فِيْ عُمْرِهٖ، وَثَرٰی مَالُهٗ، وَأَحَبَّهٗ اَهْلُهٗ." ❶

"جو شخص اپنے رب تعالیٰ سے ڈر جائے اور صلہ رحمی کرے، اس کی عمر میں اضافہ کیا جاتا ہے، اس کا مال زیادہ ہو جاتا ہے اور اس کے خاندان والے اس سے محبت کرتے ہیں۔"

۶: مال و دولت کی افزائش اور فقر و افلاس کے خاتمے کے لیے اللہ رب العزت نے صلہ رحمی میں اس قدر تاثیر رکھی ہے، کہ نافرمان اور بُرے لوگ بھی اگر صلہ رحمی کریں، تو وہ اس کی وجہ سے دنیا میں ان کے مال و دولت اور تعداد میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ اس پر درج ذیل حدیث دلالت کرتی ہے۔

امام ابن حبان حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ أَعْجَلَ الطَّاعَةِ ثَوَابًا صِلَةُ الرَّحِمِ، حَتّٰی إِنَّ أَهْلَ بَيْتٍ لَيَكُوْنُوْا فَجَرَةً، فَتَنْمُوْ أَمْوَالُهُمْ، وَيَكْثُرُ عَدَدُهُمْ إِذَا تَوَاصَلُوْا، وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَتَوَاصَلُوْنَ، فَيَحْتَاجُوْنَ." ❷

---

❶ الأدب المفرد، باب من وصل رحمه أحبه أهله، رقم الرواية ٥٨، ص ٣٧۔ شیخ البانی نے اسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الأدب المفرد ص ٤١)۔

❷ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب البر والإحسان، باب صلة الرحم وقطعها، ذكر الخبر الدال على صحة ما تأولنا......، رقم الحديث ٤٤٠، ٢/١٨٢۔ ١٨٣۔ شیخ الارناؤط نے مختلف شواہد کی بنا پر اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان ٢/١٨٣۔ ١٨٤)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''تمام نیکیوں میں سب سے زیادہ جلدی ثواب صلہ رحمی کا ملتا ہے۔ یہاں تک کہ جب کسی بُرے اور نافرمان گھرانے کے لوگ صلہ رحمی کرتے ہیں، تو ان کے مالوں میں افزائش اور تعداد میں اضافہ ہوتا ہے، کسی بھی صلہ رحمی کرنے والے کنبے کے لوگ محتاج نہیں ہوتے۔''

ج: صلہ رحمی کس چیز کے ساتھ اور کیسے کی جائے؟

بعض لوگ سمجھتے ہیں، کہ صلہ رحمی صرف مال کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ یہ صلہ رحمی کا ادھورا اور ناقص تصور ہے۔ صلہ رحمی کا دائرہ اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔ اعزہ و اقارب کو خیر پہنچانے اور ان سے شر دور کرنے کی غرض سے ہر کوشش کرنے کا نام صلہ رحمی ہے، خواہ یہ مال کے ساتھ ہو یا کسی اور ذریعے سے۔ امام ابن ابی جمرہ لکھتے ہیں:

''صلہ رحمی مال کے ذریعے سے، ضرورت کے وقت تعاون کرنے سے، مصیبت دور کرنے کے لیے کوشش کرنے سے، خندہ پیشانی سے ملاقات کرنے سے اور دعا کے ذریعے سے ہوتی ہے۔

صلہ رحمی کا جامع مفہوم یہ ہے: مقدور بھر خیر پہنچانا اور حتّی الامکان شر کو دور کرنا۔'' [2]

د: نافرمان اور بُرے لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کی کیفیت وطریقہ:

نافرمان اور بُرے لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کی کیفیت اور طریقے کے متعلق بہت سے لوگ غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کی نظر میں ایسے لوگوں سے صلہ رحمی کا مفہوم یہ ہے، کہ ان سے دوستانہ تعلقات استوار کیے جائیں، ان کی مجلسوں میں شریک ہو کر ان کا ہم نوالہ و ہم پیالہ بنا جائے، ان کی نافرمانیوں اور سیاہ کاریوں کا مشاہدہ کرنے کے باوجود ان کے ساتھ مداہنت اور منافقت کی پالیسی اختیار کی جائے، ان کی

---

1. ماخوذ از: تحفة الأحوذي ٦/ ٣٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بُرائیوں اور بدمعاشیوں پر اللہ تعالیٰ کے لیے غضب ناک ہونے اور انہیں روکنے ٹوکنے کی بجائے جھوٹے دانت نکال کر ان کی ہاں میں ہاں ملائی جائے۔ ایسے لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کے اس طرزِ عمل کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

شاید کسی کے دل میں یہ سوال پیدا ہو، کہ اسلام نے بُرے اور نافرمان رشتہ داروں کے ساتھ احسان کرنے سے تو نہیں روکا۔

اس کے جواب میں ہم عرض کریں گے، کہ اسلام نے نہ صرف بُرے اور نافرمان رشتہ داروں کے ساتھ احسان کرنے سے نہیں روکا، بلکہ کافروں کے ساتھ بھی احسان کرنے کی اجازت دی ہے۔ اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ ❶

[جو لوگ (کافروں میں سے) دین کے متعلق تم سے نہیں لڑے اور انہوں نے تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، ان سے بھلائی اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں منع نہیں کرتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ تو انصاف کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں۔]

اور اس بات پر حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کی حدیث بھی دلالت کرتی ہے، کہ انہوں نے اپنی مشرکہ ماں کی آمد پر، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے، عرض کیا:

"إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟"

قَالَ ﷺ: "نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ." ❷

❶ سورة الممتحنة / الآية ٨.

❷ ملاحظہ ہو: صحيح البخاري، كتاب الهبة، باب الهدية للمشركين، رقم الحديث ٢٦٢٠، ٥/٢٣٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میری والدہ آئی ہیں اور وہ چاہتی ہیں، کہ میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں۔ کیا میں اپنی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟''

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں، اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔''

لیکن قابلِ توجہ بات یہ ہے، کہ کافروں اور نافرمانوں کے ساتھ احسان کرنے کے معنٰی ان سے دوستانہ تعلقات استوار کرنا یا ان کی مجالس میں شرکت کرکے ان کا ہم نوالہ وہم پیالہ بننا یا ان کی طغیانی وسرکشی کو دیکھنے کے باوجود ان کے ساتھ مداہنت اور منافقت کی پالیسی اختیار کرنا، تو قطعاً درست نہیں۔

[کافروں اور نافرمانوں کے ساتھ احسان کرنا] اور [ان کے ساتھ دلی دوستی اور محبت رکھنا] دو الگ الگ باتیں ہیں۔ جس اللہ تعالیٰ نے [ان کے ساتھ حسنِ سلوک] کی اجازت دی ہے، اسی اللہ تعالیٰ نے [اپنے اور رسولِ کریم ﷺ کے] نافرمانوں کے ساتھ دلی محبت کرنے سے روکا ہے۔

اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ﴾ [1]

[جو لوگ اللہ تعالیٰ اور آخری دن پر یقین رکھتے ہیں، ان کو آپ نہیں دیکھیں گے، کہ وہ ان لوگوں سے دوستی رکھیں، جو اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ کے دشمن ہیں، اگرچہ وہ ان کے باپ دادا ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا کنبے والے ہوں۔]

علامہ رازی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

[1] سورۃ المجادلۃ / الآیۃ ۲۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جس سینے میں ایمان ہو، اس میں اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کی محبت نہیں ہو سکتی، کیونکہ جب آدمی کسی سے محبت کرتا ہے، تو پھر اس کے دشمنوں سے محبت نہیں کرتا۔'' ❶

امام مالک نے اسی آیت سے قدریہ فرقے کے لوگوں کے ساتھ دشمنی اور عداوت رکھنے اور ان سے قطع تعلق پر استدلال کیا ہے۔ ❷

علامہ قرطبی، حضرت امام رحمہ اللہ کے استدلال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ظلم و زیادتی کرنے والے سارے لوگ قدریہ فرقے کے لوگوں کے ساتھ کیے جانے والے سلوک کے مستحق ہیں۔'' ❸

حافظ ابن کثیر اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''وہ (یعنی اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والے) اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نافرمانوں سے دوستی نہیں رکھتے، خواہ وہ ان کے اعزہ و اقارب ہی کیوں نہ ہوں۔'' ❹

نافرمان اور بُرے رشتہ داروں کے ساتھ حقیقی اور سچی صلہ رحمی تو یہ ہے، کہ انہیں نیکی کی راہ پر لانے اور چلانے اور بُرائی سے ہٹانے اور بچانے کے لیے بھرپور جدوجہد اور سعی و کوشش کی جائے۔ یہ رشتہ دار نیکی کی راہ کو چھوڑ کر اور بدی کی راہ پر چل کر

---

❶ التفسیر الکبیر ۲۹/۲۷۶؛ نیز ملاحظہ ہو: فتح القدیر ۵/۲۷۲.

❷ ملاحظہ ہو: أحکام القرآن لابن العربي ٤/۱۷٦۳؛ وتفسیر القرطبي ۱۷/۳۰۷.

❸ المرجع السابق ۱۷/۳۰۷؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر التحریر والتنویر ۲٦/۸۰.

تنبیہ:...... قدریہ فرقے سے مراد وہ لوگ ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا انکار کرتے ہیں۔ علامہ قرطبی کے بیان کا مقصود یہ ہے، کہ جس طرح امام مالک نے مذکورہ بالا آیت سے قدریہ فرقے کے لوگوں سے دشمنی اور عداوت رکھنے اور ان سے قطع تعلق پر استدلال کیا ہے، اسی طرح ظلم و زیادتی کرنے والے لوگوں کے ساتھ اسی قسم کا معاملہ کرنا، اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔

❹ تفسیر ابن کثیر ٤/۳٤۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درحقیقت جہنم کی آگ سے قریب تر ہو رہے ہیں۔ یہ کہاں کی صلہ رحمی ہے، کہ عزیز اور قریبی شخص، تو جہنم کی آگ کا ایندھن بننے کا شعوری یا لاشعوری طور پر سامان کر رہا ہو اور اس کا رشتہ دار خاموش تماشائی بنا کھڑا رہے۔ ایسا خاموش تماشائی صلہ رحمی کرنے والا نہیں، بلکہ یقیناً قطع رحمی کرنے والا ہے۔

آنحضرت ﷺ کا ارشاد، کہ [ظالم بھائی کو ظلم سے روکنا، اس کی مدد کرنا ہے] اس حقیقت کو واضح کرنے کے لیے بہت موثر اور مفید ہے۔ امام بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا؟"

[''اپنے بھائی کی مدد کرو، چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم۔'']

ایک شخص نے عرض کیا:

"يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ـ ﷺ ـ! أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُوْمًا ، أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا ، كَيْفَ أَنْصُرُهُ."

''اے اللہ تعالیٰ کے رسول ـ ﷺ ـ! جب وہ مظلوم ہو، تو میں اس کی نصرت کروں (یہ بات تو سمجھ میں آتی ہے، لیکن) آپ نے کیا فرمایا، کہ جب وہ ظالم (بھی) ہو، (تو) میں اس کی اعانت کیسے کروں؟''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ ، فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ؟" (1)

[''اسے ظلم سے روکو، بلاشبہ یہ ہی اس کی مدد ہے۔'']

---

(1) صحيح البخاري، كتاب الإكراه، باب يمين الرجل لصاحبه أنه أخوه...... ، رقم الحديث ٦٩٥٢، ١١/٣٢٣.

اس حدیث کی جانب توجہ دلانے پر اپنے قابلِ احترام بھائی اور دوست میاں محمد شفیع کا شکر گزار اور ان کے لیے دُعا گو ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی بات ذرا ایک مثال سے سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ کسی کی والدہ، بہن، بیٹی یا بیوی یا کوئی اور رشتہ دار باورچی خانے میں ہو۔ یکا یک باورچی خانے میں آگ بھڑک اٹھے، کیا اپنے عزیز اور قریبی شخص سے صلہ رحمی کرنے والا برداشت کرے گا، کہ باورچی خانے میں موجود اس کا کوئی قرابت دار بھڑکتی ہوئی آگ میں جل کر راکھ ہو جائے اور وہ خاموشی سے تماشا دیکھتا رہے؟

اگر صلہ رحمی کرنے والا اپنے رشتے دار کو دنیا کی آگ سے بچانے کے لیے پوری جدوجہد کرنا ضروری سمجھتا ہے، تو وہ کس طرح اپنے عزیز کو جہنم کی آگ سے بچانے میں غفلت اور چشم پوشی کر سکتا ہے؟

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے، کہ نافرمان اور بُرے رشتہ داروں کو نیکی کی راہ پر لانے اور بدی کی راہ سے بچانے کے لیے، اگر ان سے بائیکاٹ ضروری ہو، تو ان کا بائیکاٹ یعنی ان سے قطع تعلقی کرنا ہی صلہ رحمی ہے اور اس حالت میں ان سے دوستی اور محبت کا تعلق رکھنا قطع رحمی ہے۔

امام ابن ابی جمرہ رقم طراز ہیں:

> ''اگر رشتہ دار کافر یا نافرمان ہوں، تو اللہ تعالیٰ کی خاطر اُن سے قطع تعلق کرنا ہی صلہ رحمی ہے، البتہ یہ قدم اٹھانے سے پہلے انہیں سمجھانے کی بھرپور کوشش کرے اور ان پر وعظ و نصیحت کے بے اثر ہونے کی صورت میں انہیں آگاہ کر دے، کہ نافرمانی پر اُن کے اصرار کی وجہ سے وہ قطع تعلق کر رہا ہے اور پھر قطع تعلقی کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا رہے، کہ وہ انہیں راہِ حق کی طرف پلٹا دیں۔''[1]

---

[1] ماخوذ از: تحفة الأحوذي ٦/٣٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۷-

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا

رزق کے اسباب میں سے ایک [اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا] ہے۔ اس موضوع کے متعلق گفتگو ان شاء اللہ العزیز درج ذیل دو عنوانوں کے تحت ہوگی:

ا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا مفہوم

ب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کا سببِ رزق ہونے کے چھ دلائل

ا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کا مفہوم:

شیخ ابن عاشور آیت کریمہ ﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ﴾ ❶ کی تفسیر کے ضمن میں لکھتے ہیں: ''خرچ کرنے سے مراد ایسا خرچ کرنا ہے، جو دین کی رُو سے پسندیدہ ہو، جیسے فقیروں پر خرچ کرنا، دین کی نصرت و تائید کی خاطر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا۔'' ❷

ب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کا سببِ رزق ہونے کے چھ دلائل:

قرآن و سنت کی متعدد آیاتِ و احادیث میں واضح طور پر یہ بات بیان کی گئی ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے اخروی اجر و ثواب کے ساتھ ساتھ، دنیا میں بھی اس کا بدلہ وصلہ دیا جاتا ہے۔ ایسے ہی دلائل میں سے چھ مندرجہ ذیل ہیں:

ا: اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

---

❶ سورة سبأ / الآية ۳۹.

[ترجمہ: اور تم لوگ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) جو خرچ کرو، وہ اس کا بدلہ دیں گے]۔

❷ تفسير التحرير والتنوير ۲۲/ ۲۲۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ ❶

[اور تم لوگ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) جو خرچ کرو، وہ اس کا بدلہ دیں گے اور وہ بہترین رزق دینے والے ہیں۔]

اس کی تفسیر میں حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کے خرچ کرنے کا تمہیں حکم دیا اور اجازت مرحمت فرمائی ہے، اس میں سے، جو بھی تم خرچ کرو گے، وہ تمہیں اس کا بدلہ دنیا میں اور اجر و ثواب آخرت میں عطا فرمائیں گے، جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے...... ❷

علامہ رازی نے تحریر کیا ہے: اللہ تعالیٰ کا ارشادِ عالی ﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ﴾ رسول کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے ارشادِ گرامی: ''مَا مِنْ يَّوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ.....الحديث'' ❸ کی تصدیق کرتا ہے۔

بات یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ، جو کہ عظمت و رفعت والے بادشاہ، خزانوں کے مالک اور کائنات سے بے نیاز ہیں، جب انہوں نے فرمایا: ''خرچ کرو اور اس کا بدلہ میرے ذمہ ہے''، تو ان کے اپنے وعدے کی وجہ سے بدل کا عطا کرنا ان پر لازم ہوا، جیسا کہ وہ خود فرمائیں: ''اپنے ساز و سامان کو سمندر میں پھینک دو اور مجھ پر اس کی ذمہ داری ہے۔''

پس جس نے (فی سبیل اللہ) خرچ کیا، اس نے (خرچ شدہ مال کا) بدل پانے کی شرط کو پورا کیا اور جس نے خرچ نہ کیا، یقیناً اس کا مال فنا ہوگا۔ مال کا بدل ملنے کی جو شرط تھی، وہ اس نے پوری نہیں کی، لہٰذا اس کا مال بدل ملے بغیر، ختم ہو جائے گا۔ ❹

---

❶ سورة سبأ / الآية ۳۹.

❷ تفسیر ابن کثیر ۳/۵۹۵؛ نیز ملاحظہ ہو: تفسیر التحریر والتنویر ۲۲/۲۲۱. جس میں ہے: ''آیت کے الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں، کہ خرچ شدہ مال کا بدل دنیا و آخرت دونوں میں ہے۔''

❸ حدیث کا مکمل متن اور ترجمہ اسی کتاب کے صفحہ ۷۵ پر ملاحظہ ہو۔

❹ ملاحظہ ہو: التفسیر الکبیر ۲۵/۲۶۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کی مزید وضاحت علامہ رازی ایک مثال سے بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

''ایک تاجر کو علم ہے، کہ اس کے مالوں میں سے ایک مال خراب و برباد ہوجانے والا ہے۔ وہ اس مال کو ادھار بھی فروخت کردے گا، اگرچہ خریدار فقیر ہی کیوں نہ ہو۔ وہ کہے گا، کہ مال کی بربادی کی بجائے کچھ عرصہ ٹھہر کر اس کا معاوضہ وصول کرلینا بہتر ہے۔ اگر اس نے وہ مال ادھار فروخت نہ کیا اور وہ برباد ہوگیا، تو سب کہیں گے، کہ اس نے غلطی کی۔ اگر ادھار مال فروخت کرنے کی صورت میں ضامن مالدار مل رہا ہو اور وہ پھر بھی مال فروخت نہ کرے اور مال برباد ہوجائے، تو اس کو دیوانہ قرار دیا جائے گا۔'' [1]

علامہ رازی مزید لکھتے ہیں:

''یہ طرزِ عمل اختیار کرنے والے (یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے) اس بات سے غافل ہیں، کہ ان کی یہ پالیسی دیوانگی کے قریب ہے۔ ہمارے سارے مال یقیناً ختم ہونے والے ہیں۔ اہل و عیال پر خرچ کرنا قرض دینا ہے۔ اس قرض کی واپسی کے ضامن عظمتوں کے مالک اللہ تعالیٰ ہیں، جنہوں نے فرمایا ہے: ﴿وَ مَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَھُوَ یُخۡلِفُہٗ﴾ ''اور تم لوگ (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) جو کچھ خرچ کرو، وہ اس کا بدلہ دے گا۔''

پھر یہ بات بھی (قابلِ غور) ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کے پاس کچھ نہ کچھ زمین، باغ، چکی، حمام یا کوئی نہ کوئی منفعت بخش چیز بطور گروی رکھی ہے، کیونکہ ہر شخص کا کوئی نہ کوئی ذریعہ معاش ہے۔ یہ سب چیزیں تو درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور

[1] التفسیر الکبیر ۲۵/۲۶۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کو عاریتاً دی گئی ہیں۔ یہ چیزیں گویا کہ اللہ تعالیٰ کے رزق عطا فرمانے کی ذمہ داری کے لیے بطور رہن ہیں، تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق ملنے کا یقین کامل ہو جائے، لیکن اس سب کچھ کے باوجود انسان (یعنی بہت سے لوگ) اپنے مال کو (اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق) خرچ نہیں کرتے اور اجر و ثواب اور قدر افزائی سے محروم ہوتے ہوئے، اسے تباہ و برباد ہونے دیتے ہیں۔'' [1]

تنبیہ:

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں ایک انتہائی قابلِ توجہ بات یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کے لیے بدل عطا فرمانے کا جو وعدہ فرمایا ہے، اس کی پختگی کے لیے درج ذیل تین تاکیدات فرمائی ہیں:

۱: بیانِ وعدہ کے لیے شرطیہ صیغہ استعمال فرمایا۔

۲: شرط کی جزا بیان کرنے کے لیے جملہ اسمیہ استعمال فرمایا۔

۳: جملہ اسمیہ جزائیہ میں مبتدا کو خبر فعلی پر مقدم کیا گیا۔

اور یہ تینوں تاکیدات اس بات پر دلالت کرتی ہیں، کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا وعدہ پورا کرنے کا کتنا شدید اہتمام ہے [2] اور اللہ تعالیٰ تو وہ ہیں، کہ ان کا وعدہ تاکید کے بغیر بھی ہو، تو اس کے پورا ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

﴿وَ مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ﴾ [3]

[اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے عہد کو پورا کرنے والا کون ہے؟]

۲: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَ اللّٰهُ

---

[1] التفسیر الکبیر ۲۵/۳۰۶۔

[2] ملاحظہ ہو: تفسیر التحریر و التنویر ۲۲/۲۲۱۔

[3] سورة التوبة / الآية ۱۱۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَ فَضْلًا وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴾ ❶

[شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور بے حیائی کا حکم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی بخششوں اور مہربانی کا وعدہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فراخی والے جاننے والے ہیں۔]

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے: ''دو باتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور دو شیطان کی طرف سے ﴿اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ﴾ ❷ وہ کہتا ہے: اپنا مال خرچ نہ کرو، اسے اپنے پاس سنبھالے رکھو، کہ تمہیں اس کی ضرورت ہوگی ﴿وَ يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ﴾ اور وہ تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔ ﴿وَ اللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَ فَضْلًا﴾ یعنی اللہ تعالیٰ تم سے اپنی طرف سے گناہوں کی معافی کا وعدہ فرماتے ہیں۔ ﴿وَ فَضْلًا﴾ اور رزق میں اضافے کا۔'' ❸

آیت کی تفسیر میں قاضی ابن عطیہ لکھتے ہیں:

''[مغفرت] سے مراد دنیا و آخرت میں بندوں کی ستر پوشی ہے اور [فضل] سے مراد دنیا میں رزق کا میسر ہونا، اس میں کشادگی اور وسعت کا نصیب ہونا اور آخرت میں نعمتوں کا حاصل ہونا ہے۔ ان سب باتوں کا اللہ تعالیٰ نے خرچ کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔'' ❹

امام ابن قیم اس کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں:

---

❶ سورة البقره / الآية ٢٦٨.

❷ [شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے۔]

❸ ملاحظہ ہو: تفسیر الطبري ٥/٥٧١. نیز ملاحظہ ہو: التفسير الكبير ٧/٦٥؛ وتفسير الخازن ١/٢٩٠. اور اس میں ہے: ''مغفرت سے آخرت کے فوائد کی طرف اشارہ ہے اور ﴿فَضْلًا﴾ سے دنیا میں ملنے والے فوائد وثمرات اور خرچ شدہ مال کے بدل کی طرف اشارہ ہے۔''

❹ المحرر الوجيز ٢/٣٢٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"بندے کے خرچ کرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی معافی کا وعدہ فرماتے ہیں اور فضل عطا فرمانے کا یقین دلاتے ہیں، کہ اس نے جو خرچ کیا، اس سے کئی گنا زیادہ دنیا میں یا دنیا و آخرت دونوں میں عطا فرمائیں گے۔"❶

۳: امام مسلم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: "يَا ابْنَ آدَمَ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ."❷

[اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اے ابن آدم! تو خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔"]

اللہ اکبر! ربِ قدوس کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لیے کتنی قطعی ضمانت اور حتمی گارنٹی ہے!

رزق کے حصول کا کتنا سہل، آسان اور یقینی طریقہ ہے!

بندہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے اور وہ اس پر خرچ کریں۔ علاوہ ازیں جب فقیر، حقیر، مسکین اور محتاج بندہ ان کی راہ میں، اپنی بساط کے مطابق خرچ کرے گا، تو وہ خزانوں کے مالک، شاہوں کے شاہ، قدردان اللہ تعالیٰ اس پر، اپنی کبریائی، عظمت اور شان کے مطابق خرچ کریں گے۔

امام نووی لکھتے ہیں:

---

❶ التفسیر القیم ص ۱٦۸. نیز ملاحظہ ہو: فتح القدیر ۱/۴۳۸. اس میں ہے [فضل] سے مراد یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ ان کے خرچ شدہ مال کے عوض، اس سے بہتر عطا فرمائیں گے، دنیا میں ان کے رزق میں کشادگی اور آخرت میں ایسی نعمتیں عطا فرمائیں گے، جو دنیا میں خرچ شدہ مال سے اعلیٰ، زیادہ، بلند و بالا اور شاندار ہوں گی۔

❷ صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی النفقۃ و تبشیر المنفق بالخلف، رقم الحدیث ۳٦۔ (۹۹۳)، ۲/ ٦۹۰۔ ٦۹۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اللہ عزوجل کا ارشادِ گرامی ﴿أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ﴾ آیت ﴿وَمَآ أَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ﴾ ہی کی تفسیر ہے اور اس میں نیکی کی راہوں میں خرچ کرنے کی ترغیب ہے اور اس بات کی بشارت ہے، کہ ان کی راہ میں خرچ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہترین بدل پائے گا۔''❶

۴: امام بخاری حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا وَمَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: ''اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا،'' وَيَقُولُ الْآخَرُ: ''اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا.''❷

''ہر دن جس میں لوگ صبح کرتے ہیں، دو فرشتے اترتے ہیں۔ ایک ان میں سے دعا کرتے ہوئے کہتا ہے: ''اے اللہ خرچ کرنے والے کو بہتر بدل عطا فرمایئے۔'' اور دوسرا التجا کرتا ہے: ''اے اللہ! جو خرچ نہ کرے، اس کا مال تلف فرمایئے۔''

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس بات کی خبر دی ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لیے ہر صبح فرشتہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے، کہ وہ اسے خرچ شدہ مال کا خلف عطا فرمادیں۔ [خَلَف] سے مراد...... جیسا کہ ملا علی قاری نے بیان کیا ہے،...... عظیم اور اچھا بدل ہے یا اس سے مراد دنیا میں عوض اور آخرت میں صلہ ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشادِ گرامی میں ہے: ﴿وَمَآ أَنْفَقْتُمْ

---

❶ شرح النووي ۷/۷۹.

❷ صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب قول الله تعالىٰ: (فاما من اعطى......)، رقم الحديث ۱۴۴۲، ۳/۳۰۴.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِّن شَیْءٍ﴾۔ ❶

یہ بھی معلوم رہے، کہ فرشتوں کی دعا بارگاہِ الٰہی میں قبول کی جاتی ہے، ❷ کیونکہ وہ ان کی اجازت کے بغیر کسی کے لیے دعا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ﴾ ❸

[اور وہ (فرشتے) کسی کی سفارش نہیں کر سکتے، مگر جس کے لیے وہ (اللہ تعالیٰ) پسند کریں اور وہ ان کے جلال سے ڈر رہے ہیں۔]

۵: امام بیہقی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"أَنْفِقْ يَا بِلَالُ! وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالًا." ❹

"اے بلال! خرچ کرو اور عرش والے سے تنگی کا اندیشہ نہ رکھو۔"

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لیے رزق کے ملنے کی کتنی مضبوط اور پکی ضمانت ہے!

---

❶ ملاحظہ ہو: مرقاۃ المفاتیح ٤/٣٦٦.
سید محمد رشید رضا لکھتے ہیں: "میرے نزدیک اس دعا کا معنٰی یہ ہے، کہ سنن الٰہیہ میں سے یہ بات ہے، کہ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے والے کے لیے اسبابِ رزق کو آسان و سہل کر دیتے ہیں، دلوں میں اس کی عظمت جما دیتے ہیں اور بخیل ان باتوں سے محروم رہتا ہے۔" (تفسیر المنار ٤/٧٤).

❷ ملاحظہ ہو: عمدة القاري ٨/٣٠٧.

❸ سورة الأنبياء / الآية ٢٨.

❹ ملاحظہ ہو: مشكوٰة المصابيح، كتاب الزكاة، باب الإنفاق وكراهية الإمساك، الفصل الثالث، جزء من رقم الحديث ١٨٧٦، ١/٥٩٠-٥٩١۔ محدثین نے اس حدیث کو ثابت قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد ٣/١٢٦؛ وكشف الخفاء ومزيل الإلباس ١/٢٤٣-٢٤٤؛ و [illegible] في تخريج أحاديث المشكوٰة ٢/١٩؛ وهامش مشكوٰة المصابيح للشيخ الألباني ١/٥٩١).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ ممکن ہے، کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے، عرشِ عظیم کے رب اسے بے یار و مددگار چھوڑ دیں اور وہ تنگ دستی اور فقر کا شکار ہو جائے؟

رب ذوالجلال کی عزت کی قسم! ایسا ہرگز ممکن نہیں۔

ملا علی قاری حدیث کی شرح میں تحریر کرتے ہیں:

''کیا تجھے اس بات کا اندیشہ ہے، کہ آسمان سے زمین کا نظام چلانے والے رب تجھے ضائع کر دیں گے؟ کیا تمہیں اس بات کا خطرہ ہے، کہ جن کی رحمت آسمان و زمین کے سب مکینوں کو، خواہ وہ ان کے ماننے والے ہوں یا انکار کرنے والے، پرند ہوں یا چرند، سب ہی کو اپنی آغوش میں لیے ہوئے ہے، تجھے مایوس کریں گے اور تیرے رزق کو کم کریں گے؟'' [1]

۶: حدیث، سیرت، تراجم اور تاریخ کی کتابوں میں کتنے واقعات اس بات پر دلالت کرتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو دنیا ہی میں بہترین بدلہ عطا فرمایا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ایک واقعہ پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں:

امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ، فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ: "اِسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ."

فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ، فَأَفْرَغَ مَآءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ، قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَآءَ كُلَّهُ، فَتَتَبَّعَ الْمَآءَ، فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَآءَ بِمِسْحَاتِهِ،

[1] مرقاة المفاتيح ۴/ ۳۸۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ لَهُ: "يَا عَبْدَ اللّٰهِ! مَا اسْمُكَ؟"

قَالَ: "فُلَانٌ."

لِلِاسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِيْ السَّحَابَةِ.

فَقَالَ لَهُ: "يَا عَبْدَاللّٰهِ! لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِيْ؟"

فَقَالَ: "إِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِيْ السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَآؤُهُ، يَقُوْلُ: "اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ." لِاسْمِكَ، فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا؟"

قَالَ: "أَمَّآ إِذْ قُلْتَ هٰذَا، فَإِنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ، وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثًا، وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ."❶

"جب ایک شخص ایک بے آب و گیاہ کھلی جگہ میں تھا، اس نے بادل سے آواز سنی: "فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو۔"

بادل نے سیاہ پتھروں والی زمین کا رخ کیا اور وہاں برسا۔ پانی کے ایک نالے نے بادل کے سارے پانی کو اپنے اندر سمولیا۔ وہ آدمی پانی کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ اس نے دیکھا، کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا کدال سے آنے والے پانی کو باغ میں داخل کر رہا ہے۔ اس نے کدال والے شخص سے پوچھا: "اے بندۂ رب! تمہارا نام کیا ہے؟"

اس نے جواب میں کہا: "فلاں!"

اور وہ وہی نام تھا، جو اس نے بادل میں سنا تھا۔

باغ والے نے اس سے کہا: "اے بندۂ رب! تم نے میرے نام کے متعلق کیوں دریافت کیا ہے؟"

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الزهد والرقائق، باب الصدقة في المساكين، رقم الحديث ٤٥ـ (٢٩٨٤)، ٤/٢٢٨٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگا: ''جس بادل کا یہ پانی ہے، میں نے اس میں ایک آواز سنی تھی:

''فلاں آدمی کے باغ کو سیراب کرو۔''

اور وہ تیرا ہی نام تھا۔ تو اس باغ میں کیا عمل کرتا ہے؟''

اس نے جواب میں کہا: ''تو نے جب یہ بات مجھے بتلائی ہے، (تو میں بھی تمہیں اپنی بات بتلا دیتا ہوں)، میرا طریقہ یہ ہے، کہ اس باغ کی پیداوار کا ایک تہائی حصہ بطورِ خیرات تقسیم کر دیتا ہوں، ایک تہائی میں اور میرے گھر والے کھا لیتے ہیں اور ایک تہائی باغ کی ترقی کے لیے اس پر خرچ کر دیتا ہوں۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''ایک تہائی مسکینوں، سوال کرنے والوں اور مسافروں کو دے دیتا ہوں۔'' [1]

امام نووی لکھتے ہیں:

''اس حدیث سے صدقہ کرنے، مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ احسان کرنے، اپنی کمائی سے خود کھانے اور گھر والوں پر خرچ کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔'' [2]

حاصلِ کلام یہ ہے، کہ رزق کی چابیوں میں سے ایک اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ اللہ رب العزت اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو دنیا میں اس مال سے کہیں زیادہ عطا فرماتے ہیں اور آخرت کا اجر و ثواب اس سے الگ ہے۔

---

[1] صحیح مسلم ٤/ ٢٢٨٨.

[2] شرح نووی ١٨/ ١١٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۸-

شرعی علوم کے حصول کی خاطر وقف ہونے والوں پر خرچ کرنا

رزق کے اسباب میں سے ایک یہ ہے، کہ جو خوش نصیب لوگ اپنے آپ کو علومِ شرعیہ کے حاصل کرنے کے لیے وقف کر دیں، ان پر خرچ کیا جائے۔

دلیل:

امام ترمذی اور امام حاکم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، کہ انہوں نے فرمایا:

"كَانَ أَخَوَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ، وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ، فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ أَخَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: "لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ"."❶

"رسول اللہ ﷺ کے زمانہ (مبارک) میں دو بھائی تھے۔ ایک علم کے حصول کے لیے نبی کریم ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوتا اور دوسرا حصولِ معاش کے لیے سعی و کوشش کرتا۔ حصولِ معاش کے لیے جدوجہد کرنے والے نے اپنے بھائی کی شکایت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کی۔

❶ جامع الترمذي، أبواب الزهد، باب ما جاء في الزهادة في الدنيا، رقم الحديث ۲۴۴۸، ۷/ ۸؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب العلم، ۱/ ۹۳-۹۴. الفاظ حدیث جامع الترمذی کے ہیں۔ امام حاکم، حافظ ذہبی اور شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك ۱/ ۹۴؛ والتلخيص ۱/ ۹۴؛ وصحيح سنن الترمذي ۲/ ۲۷۳).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''شاید کہ تمہیں رزق اسی کی وجہ سے دیا جا رہا ہے۔''

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے رزق کے لیے جدوجہد کرنے والے کو، جو کہ طلبِ علم میں مشغول اپنے بھائی کی شکایت لے کر آیا تھا، یہ بات سمجھائی، کہ اپنے بھائی پر خرچ کر کے احسان جتلانا درست نہیں۔ وہ تو یہ خیال کر رہا تھا، کہ وہ محنت و مشقت کر کے کما رہا تھا اور اس کا بھائی کام کاج سے فارغ بیٹھا صرف کھا رہا تھا، لیکن اسے علم نہیں تھا، کہ شاید جو رزق اسے میسر آ رہا تھا، اس کی اصل وجہ طلبِ علم میں مشغول بھائی ہی ہو۔

شرحِ حدیث میں دو علماء کے اقوال:

۱: ملا علی قاری آنحضرت ﷺ کے قولِ مبارک ''**لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ**'' کی شرح میں لکھتے ہیں:

> ''[تُرْزَقُ] صیغہ مجہول ہے، اس سے مراد یہ ہے، کہ مجھے امید ہے یا اندیشہ ہے، کہ تجھے رزق ملنے کا سبب تیری ہنرمندی یا کاریگری نہیں، بلکہ تجھے تو اپنے طلبِ علم میں مشغول بھائی کی برکت کی وجہ سے رزق مل رہا ہے، لہٰذا تم اس پر خرچ کرنے کا احسان نہ جتلاؤ۔''[1]

۲: علامہ طیبی لکھتے ہیں: آنحضرت ﷺ کے قول (شریف) ''**لَعَلَّكَ**'' میں واردشدہ [لَعَلَّ] کے بارے میں دو احتمال ہیں: ایک یہ کہ اس کا تعلق رسولِ کریم ﷺ سے ہو، تو یہ قطعیت اور ڈانٹ اور سرزنش پر دلالت کرتا ہے، جس طرح ایک دوسری حدیث میں ہے:

> ''فَهَلْ تُرْزَقُوْنَ إِلَّا بِضُعَفَآئِكُمْ.''[2]
>
> ''تمہیں فقط تمہارے کمزوروں کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہے۔''

دوسرا احتمال یہ ہے، کہ اس کا تعلق مخاطب سے ہو، تا کہ اسے غور و فکر کی ترغیب

[1] مرقاة المفاتیح ۹/۱۷۱۔ [2] مکمل حدیث اس کتاب کے ص ۸۴ پر ملاحظہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر عدل و انصاف پر آمادہ کیا جائے۔ ❶

د و علماء کے بیانات:

۱: بعض علمائے امت نے یہ بھی فرمایا ہے ❷ کہ علم شرعی کے حصول کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے والے درجِ ذیل آیت کریمہ میں مذکور لوگوں میں شامل ہیں:

﴿لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْـَٔلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ ❸

[خیرات ان محتاجوں کے لیے، جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد کے لیے یا دین کا علم حاصل کرنے کے لیے) بند کیے گئے ہیں۔ زمین میں سفر نہیں کر سکتے۔ جو ان کا حال نہیں جانتا، وہ انہیں ان کے سوال نہ کرنے کی وجہ سے، مال دار سمجھتا ہے۔ آپ ان کا چہرہ دیکھ کر ان کو پہچان لیتے ہیں۔ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے اور تم جو مال بطورِ خیرات خرچ کرو، پس بلاشبہ اللہ تعالیٰ اسے خوب جاننے والے ہیں۔]

۲: علامہ غزالی لکھتے ہیں:

''اپنے صدقات ایسے لوگوں تک پہنچانے کا اہتمام کرنا چاہیے، جن کی وجہ سے صدقات کی قدر و قیمت میں اضافہ ہو، جیسے اہلِ علم پر صدقات خرچ کرنا، کیونکہ اس سے انہیں حصولِ علم میں مدد ملے گی۔ اگر نیت درست ہو، تو علم سب سے اعلیٰ عبادت ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک اپنی خیرات اہلِ علم

---

❶ ملاحظہ ہو: مرقاۃ المفاتیح ۹/ ۱۷۱.   ❷ ملاحظہ ہو: تفسیر المنار ۳/ ۸۸.

❸ سورۃ البقرۃ / الآیۃ ۲۷۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی کو دیتے۔ جب ان سے کہا گیا: ''آپ اپنی خیرات کی تقسیم میں دوسرے لوگوں کو بھی شامل کر لیجیے۔''

تو فرمانے لگے: ''میں منصبِ نبوت کے بعد کسی ایسے منصب کو نہیں جانتا، جو علماء کے منصب سے اعلیٰ وافضل ہو۔''

اگر علماء میں سے کسی کا دل اپنی حاجت وضرورت پوری کرنے میں مشغول ہو گیا، تو نہ وہ علم کے لیے فارغ ہو گا اور نہ علم سیکھنے کے لیے پیش قدمی کرے گا۔ انہیں علم کے حصول کی خاطر فارغ کرنا افضل ہے۔'' [1]

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ جو شخص رزق کے حصول کا خواہش مند ہو، وہ اپنا مال ان لوگوں پر خرچ کرے، جو علم شرعی حاصل کرنے کے لیے اپنے آپ کو وقف کر چکے ہوں۔

---

[1] ماخوذ از: تفسير القاسمي ۳/ ۲۵۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۹-

کمزوروں کے ساتھ احسان کرنا

حصولِ رزق کے اسباب میں سے ایک کمزور، ناتواں، بے آسرا اور بے سہارا لوگوں کے ساتھ احسان کرنا ہے۔

دو دلائل:

۱: امام بخاری مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے خیال کیا، کہ انہیں اپنے سے کمزور لوگوں پر برتری حاصل ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"هَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ إِلَّا بِضُعَفَآئِكُمْ." ❶

"تمہاری مدد صرف تمہارے کمزوروں کی وجہ سے کی جاتی ہے اور انہی کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جاتا ہے۔"

پس جو شخص یہ پسند کرے، کہ دشمنوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اس کی نصرت و تائید فرمائیں اور رزق کے دروازے اس پر کھول دیں، تو وہ کمزور، ناتواں، ضعیف، بے آسرا اور بے سہارا مسلمانوں کی عزت و تکریم کرے اور ان کے ساتھ بھلائی اور احسان کا سلوک روا رکھے۔

۲: ایک دوسری حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا، کہ جو شخص انہیں

❶ صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، باب من استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب، ١٧٩/١٤. (المطبوع مع عمدة القاري).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راضی اور خوش کرنا چاہے، وہ امت کے کمزور لوگوں کے ساتھ احسان کرے۔

حضراتِ ائمہ احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن حبان اور حاکم حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے بیان کیا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَآئِكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ وَتُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَآئِكُمْ.'' ❶

''میری رضا اپنے کمزور لوگوں کے ساتھ احسان کر کے حاصل کرنے کی کوشش کرو، کیونکہ تمہیں اپنے کمزور وضعیف لوگوں کی وجہ سے رزق اور نصرت ملتی ہے۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی ''اِبْغُوْنِيْ فِيْ ضُعَفَآئِكُمْ'' کی شرح میں ملا علی قاری لکھتے ہیں:

''اپنے فقیر لوگوں کے ساتھ احسان کر کے میری خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اس سے رزق اور نصرت وتائید ملتی ہے۔'' ❷

---

❶ المسند، رقم الحديث ٢١٧٣١، ٦٠/٣٦ (ط: الرسالة)؛ وسنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب في الانتصار برذل الخيل والضعفة، رقم الحديث ٢٥٩١، ١٨٣/٧؛ وجامع الترمذي، أبواب الجهاد، باب ما جاء في الاستفتاح بصعاليك المسلمين، رقم الحديث ١٧٥٤، ٢٩١/٥؛ وسنن النسائي، كتاب الجهاد، الاستنصار بالضعيف، ٤٥/٦ـ٤٦؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب السير، باب الخروج وكيفية الجهاد، ذكر استحباب الانتصار بضعفاء المسلمين عند قيام الحرب على ساق، رقم الحديث ٤٧٦٧، ٨٥/١١؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب الجهاد، ١٠٦/٢. الفاظِ حديث جامع الترمذي کے ہیں۔ محدثین نے اسے [ثابت] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٢٩٢/٥؛ والمستدرك ١٠٦/٢؛ والتلخيص ١٠٦/٢؛ وصحيح سنن أبي داود ٤٩٢/٢؛ وصحيح سنن الترمذي ١٤٠/٢؛ وصحيح سنن النسائي ٦٦٩/٢؛ وسلسلة الأحاديث الصحيحة ٤٢٢/٢).

❷ ملاحظہ ہو: مرقاة المفاتيح ٨٤/٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمزوروں کے ساتھ احسان کرنا

جس کسی نے فقیر اور کمزور لوگوں کے ساتھ احسان کر کے اللہ تعالیٰ کے حبیب کریم ﷺ کو راضی و خوش کیا، اس پر اُن کے رب رحیم و رحمٰن راضی و خوش ہوں گے۔ دشمنوں کے خلاف اس کی نصرت و اعانت فرمائیں گے اور اپنی کرم نوازی سے اس پر رزق کے دروازے کھول دیں گے۔

اے رب کریم! ہمیں اس سعادت سے محروم نہ رہنے دینا۔ إِنَّكَ جَوَّادٌ كَرِيْمٌ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۱۰-

اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنا

رزق کے اسباب میں سے ایک **اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنا** ہے۔ اس حوالے سے قدرے تفصیل، ذیل میں دو عنوانات کے ضمن میں ملاحظہ فرمائیے:

ا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کا مفہوم

ب: راہِ الٰہی میں ہجرت کا سببِ رزق ہونے کی دلیل

ا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کا مفہوم:

دو علماء کے اقوال:

ا: امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

"اَلْخُرُوْجُ مِنْ دَارِ الْكُفْرِ إِلٰى دَارِ الْإِيْمَانِ كَمَنْ هَاجَرَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ." ❶

''دار الکفر سے دار الایمان کی طرف جانا، جیسا کہ مکہ مکرمہ سے مدینہ (طیبہ) کی طرف ہجرت کی گئی۔''

۲: سید محمد رشید رضا نے بیان کیا ہے، کہ ہجرت کے لیے ضروری ہے، کہ وہ حقیقی طور پر **یعنی خالص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہو**۔ ہجرت کرنے والے کا مقصد اللہ تعالیٰ کے حکم اور مرضی کے مطابق اقامتِ دین اور اہلِ ایمان پر ظلم و زیادتی کرنے والے

❶ المفردات في غريب القرآن مادة "هجر" ص ۵۳۷؛ نیز ملاحظہ ہو: تحرير ألفاظ التنبيه ص ۳۱۳؛ و كتاب التعريفات ص ۲۷۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافروں کے مقابلے میں مومنوں کی نصرت و تائید ہو۔ ❶

ب: راہِ الٰہی میں ہجرت کا سببِ رزق ہونے کی دلیل:

درج ذیل آیتِ مبارکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کے رزق کا سبب ہونے پر دلالت کرتی ہے:

﴿وَ مَنۡ یُّهَاجِرۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ یَجِدۡ فِی الۡاَرۡضِ مُرٰغَمًا کَثِیۡرًا وَّ سَعَةً﴾ ❷

[اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا وطن چھوڑے، وہ زمین میں رہنے کی بہت جگہ اور روزی میں کشادگی پائے گا۔]

اس آیت شریفہ میں [اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت] کے دو انعامات بیان کیے گئے ہیں:

پہلا انعام ﴿مُرٰغَمًا کَثِیۡرًا﴾ اور دوسرا انعام ﴿سَعَةً﴾۔

﴿مُرٰغَمًا کَثِیۡرًا﴾ سے مراد...... جیسا کہ علامہ رازی رحمہ اللہ نے لکھا ہے...... یہ ہے: ''اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے شہر کو چھوڑ کر دوسرے شہر میں جانے والا، اس شہر میں خیر و نعمت پائے گا اور یہ بات پہلے شہر والوں کے لیے ذلّت و رسوائی کا سبب ہو گی، کیونکہ جب وطن چھوڑ کر جانے والے کے دوسری جگہ کے معاملات اور اس کی خبر وطن کے لوگوں کو پہنچے گی، تو وہ اس کے ساتھ اپنے بُرے سلوک کی وجہ سے شرمندہ ہوں گے اور انہیں ذلّت و رسوائی کا احساس ہو گا۔'' ❸

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر المنار ٥/٣٥٩.   ❷ سورۃ النسآء / جزء من رقم الآیة ١٠٠.

❸ التفسیر الکبیر ١١/١٥ . نیز ملاحظہ ہو: تفسیر القاسمي ٥/٤٠٧؛ وتفسیر التحریر والتنویر ٥/١٨٠ . اور اس میں ہے: ''نئی جگہ میں استقرار حاصل کر کے یہ ان لوگوں کی تذلیل کا سبب بنے گا، جنہوں نے اسے وطن سے نکل جانے پر مجبور کیا۔ یعنی جس طرح اس کی قوم نے اسے کفر پر مجبور کر کے اپنی برتری کا اظہار کیا، اسی طرح یہ ان کی گرفت و اثرات سے آزاد ہو کر ان کی ذلت و رسوائی کا سبب بنا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿سَعَةً﴾ سے مراد رزق میں وسعت اور کشادگی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضراتِ ائمہ ربیع، ضحاک، ❶ عطاء ❷ اور جمہور علمائے امت نے ﴿سَعَةً﴾ کی یہی تفسیر بیان کی ہے۔ ❸

امام قتادہ ﴿سَعَةً﴾ کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں:

"اَلْمَعْنٰی: سَعَةٌ مِّنَ الضَّلَالَةِ إِلَی الْهُدٰی، وَمِنَ الْعَیْلَةِ إِلَی الْغِنٰی." ❹

"گمراہی کی تنگی کی بجائے رشد و ہدایت کی وسعت اور فقر کی جگہ تونگری۔"

امام مالک بیان کرتے ہیں:

"اَلسَّعَةُ سَعَةُ الْبِلَادِ." ❺

"سعة سے مراد شہروں کی وسعت ہے۔"

علامہ قرطبی ان تینوں اقوال پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"امام مالک کی تفسیر عربی زبان کی فصاحت کے سب سے زیادہ قریب ہے، کیونکہ زمین اور ٹھکانوں کی کشادگی کی وجہ سے رزق کی فراوانی، غموں سے سینوں کی آزادی اور اسی طرح کی دیگر آسانیوں کے اسباب میسّر آتے ہیں۔" ❻

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسیر المحرر الوجیز ٤/٢٣٨؛ وزاد المسیر ٢/١٧٩؛ وتفسیر القرطبي ٥/٣٤٨.

❷ ملاحظہ ہو: فتح القدیر ١/٧٦٤.

❸ ملاحظہ ہو: زاد المسیر ٢/١٧٩؛ وروح المعاني ٥/١٢٧؛ وتفسیر المنار ٥/٣٥٩؛ وأیسر التفاسیر ١٠/٤٤٥.

❹ تفسیر القرطبي ٥/٣٤٨. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر ١/٥٩٧.

❺ تفسیر القرطبي ٥/٣٤٨. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر ١/٥٩٧.

❻ تفسیر القرطبي ٥/٣٤٨. نیز ملاحظہ ہو: روح المعاني ٥/١٢٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیتِ کریمہ کی تفسیر کے متعلق مذکورہ بالا تینوں اقوال میں سے جو قول بھی لیا جائے، اس میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کی وجہ سے رزق کی وسعت و فراخی کا وعدہ براہ راست یا بالواسطہ موجود ہے اور اللہ رب العزت کا وعدہ حق اور سچ ہے:

﴿إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ ❶

[بے شک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔]

اور وہ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں فرماتے:

﴿وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَ لٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾ ❷

[یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔]

تاریخ عالم کی گواہی:

تاریخ عالم اس وعدے کی سچائی پر دلالت کرتی ہے اور آج بھی اس وعدے کی صداقت عیاں ہے۔ تاریخِ اسلام سے معمولی واقفیت رکھنے والا شخص بھی اس بات سے بے خبر نہیں، کہ جب حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت کر کے مکہ مکرمہ میں اپنے اعزہ و اقارب، گھروں، ساز و سامان اور مال و دولت کو چھوڑا، تو اللہ مالک الملک نے انہیں سرزمین شام، ایران اور یمن کے خزانوں کی چابیاں عطا فرما دیں۔ شام کے سرخ محلات اور مدائن کے سفید محلات کا انہیں مالک بنایا۔ صنعا کے دروازے ان کے لیے کھول دیے اور قیصر و کسریٰ کے خزانے ان کے قدموں میں ڈھیر ہو گئے۔

علامہ رازی مذکورہ بالا آیت کریمہ کی تفسیر کا نچوڑ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''آیت کریمہ کا خلاصہ یہ ہے، کہ گویا اس میں کہا گیا ہے: ''اے انسان!

❶ سورۃ یونس ۔علیہ السلام۔/ الآیۃ ٥٥۔ ❷ سورۃ الروم / الآیۃ ٦۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تو وطن سے ہجرت، اس خدشے کی وجہ سے ناپسند کرتا ہے، کہ تجھے پردیس کی مشقتوں اور مصیبتوں کو جھیلنا پڑے گا، تو تُو اس اندیشے کو اپنے دل و دماغ سے نکال دے۔ جہاں تو ہجرت کر کے جائے گا، وہاں تجھے اللہ تعالیٰ اتنی زیادہ نعمتیں اور اتنا بلند و بالا مقام عطا فرمائیں گے، کہ جنہوں نے تجھے وطن سے نکالا، وہ تیری اس حالت و کیفیت کو دیکھ کر ذلت و رسوائی محسوس کریں گے اور ہجرت کرنا تیرے لیے رزق کی فراخی اور وسعت کا سبب بن جائے گا۔'' ❶

❶ التفسیر الکبیر ۱۱/۱۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رزق کی کنجیاں

(حصہ دوئم)

تمہید:

رب کریم کی عنایت سے اس حصے میں رزق کی حسبِ ذیل بیس کنجیوں کے بارے میں قدرے تفصیل پیش کی جا رہی ہے:

۱: آخرت کو اپنا مطمحِ نظر بنانا

۲: اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنا

۳: احسان

۴: ایمان اور عمل صالح

۵: گھر والوں کو حکمِ نماز دینا اور خود اس کی خوب پابندی کرنا

۶: [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ] کا ذکر

۷: نکاح

۸: منہ اندھیرے نکلنا

۹: تجارت میں سچائی اور چیز کے عیب کا بیان

۱۰: اناج کا ماپ تول کرنا

۱۱: ادائیگی قرض کا سچا ارادہ

۱۲: سلام کہہ کر گھر میں داخلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳: مسجد کی طرف جانا

۱۴: جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلنا

۱۵: مریض کی عیادت

۱۶: حق بات میں حاکم کی نصرت

۱۷: غیبت کیے بغیر گھر بیٹھنا

۱۸: حدود کا قیام

۱۹: استقامت

۲۰: ماثورہ دعائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۱-

آخرت کو اپنا مطمحِ نظر بنانا

دنیا میں رزق کے اسباب میں سے ایک یہ ہے، کہ بندہ آخرت کو اپنا مطمحِ نظر اور اصلی مقصود بنالے۔

اس بارے میں ذیل میں دو عنوانات کے ضمن میں گفتگو ملاحظہ فرمایئے:

ا: تین دلائل

ب: ان دلائل کے حوالے سے دو باتیں

ا: تین دلائل:

۱: امام ترمذی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا، وَهِيَ رَاغِمَةٌ...... الحديث." [1]

"جس شخص کا مطمحِ نظر آخرت ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں تونگری رکھ دیتے ہیں، اس کے بکھرے ہوئے معاملات سدھار دیتے ہیں اور دنیا اس کے پاس ذلیل وحقیر ہو کر آتی ہے۔"

امام بزار کی روایت میں ہے:

"مَنْ كَانَتْ نِيَّتَهُ الْآخِرَةُ جَعَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى الْغِنٰى فِي قَلْبِهِ، وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ، وَنَزَعَ الْفَقْرَ مِنْ بَيْنِ عَيْنَيْهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ

[1] جامع الترمذي، أبواب صفة القيامة، باب، جزء من رقم الحديث ۲۵۸۳، ۷/۱۳۹۔ شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن الترمذي ۲/۳۰۰)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَاغِمَةٌ، فَلَا يُصْبِحُ إِلَّا غَنِيًّا، وَلَا يُمْسِيْ إِلَّا غَنِيًّا...... الحديث.“ ❶

”جس شخص کی آخرت نیت ہو، تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے دل میں تونگری رکھ دیتے ہیں، اس کے بکھرے ہوئے معاملات کی شیرازہ بندی فرما دیتے ہیں، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان (یعنی پیشانی) سے مفلسی کو کھینچ لیتے ہیں اور دنیا اس کے پاس ذلیل و حقیر ہو کر آتی ہے، پس وہ صبح کرتا ہے، تو تونگری میں اور شام کرتا ہے، تو تونگری میں“ ......الحدیث

۲: امام احمد اور امام ابن ماجہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا: ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

”وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِيَّتَهُ جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ أَمْرَهٗ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ، وَأَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ.“ ❷

[اور جس شخص کی آخرت نیت ہو، تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملے کی شیرازہ بندی فرما دیتے ہیں، تونگری اس کے دل میں رکھ دیتے ہیں اور دنیا ذلیل و حقیر ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔]

اور امام طبرانی کی روایت میں [جَمَعَ اللّٰهُ لَهٗ أَمْرَهٗ] کی بجائے [وَيَكْفِيْهِ

---

❶ بحوالہ: صحیح الترغیب والترهیب، کتاب التوبة والزهد، الترغیب في الفراغ في العبادة......، جزء من رقم الحدیث ۳۱۶۹۔ (۵)، ۳/۲۳۱. شیخ البانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت پر [صحیح لغیرہ] کا حکم لگایا ہے۔ (المرجع السابق ۳/۲۳۱).

❷ المسند، جزء من رقم الحدیث ۲۱۵۹۰، ۳۵/۴۶۷؛ وسنن ابن ماجه، أبواب الزهد، باب الهم بالدنیا، جزء من رقم الحدیث ۴۰۱۵، ص ۶۷۴. الفاظِ حدیث سنن ابن ماجہ کے ہیں۔ حافظ منذری نے ابن ماجہ کے راویان کو [ثقہ] قرار دیا ہے۔ شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے المسند کی [سند کو صحیح] اور شیخ البانی اور شیخ عصام نے سنن ابن ماجہ کی حدیث کو [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب والترهیب ۳/۲۳؛ وهامش المسند ۳۵/۴۶۷؛ وصحیح سنن ابن ماجه، ۳۹۳؛ وهامش السنن للشیخ عصام ص ۶۷۴).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضَیْعَتُهٗ] ❶ کے الفاظ ہیں۔

یعنی [اس کا ذریعہ معاش اس کے لیے کفایت کرے گا]۔

۳: امام ابن ماجہ نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: ''میں نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا: هَمَّ الْمَعَادِ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ. وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ فِيْ أَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ أَيِّ أَوْدِيَتِهٖ هَلَكَ.'' ❷

[جس شخص نے سارے عزائم چھوڑ کر ایک عزم بنالیا، تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے غم سے کفایت کردیتے ہیں اور جس کے عزائم دنیاوی معاملات میں منتشر رہے، تو اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں، کہ وہ ان کی کس وادی میں ہلاک ہوگیا۔]

ب: ان دلائل کے حوال سے دو باتیں:

۱: آخرت کو مطمح نظر بنانے سے مراد:

آخرت اور معاد کو اپنی نیت، ہدف اور نشانہ بنانے کا مطلب یہ نہیں،

---

❶ بحوالہ: صحیح الترغیب والترهیب، کتاب التوبة والزهد، الترغیب في الفراغ للعبادة......، جزء من رقم الحدیث ۳۱۶۸ (٤)، ۳/ ۲۳۰-۲۳۱. شیخ البانی نے اسے [صحیح لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۳/ ۲۳۱).
حافظ ابن جوزی نے [ضَیْعَتُهٗ] کی شرح میں تحریر کیا ہے: ''وَهِيَ مَا يَكُوْنُ مِنْهَا مَعَاشُهٗ'' [جس سے اس کی معیشت وابستہ ہو۔] ملاحظہ ہو: غریب الحدیث، باب الضاد مع الیاء، ۲/ ۲۲. نیز ملاحظہ ہو: النهایة في غریب الحدیث والأثر، مادة ''ضَيَّع''، ۳/ ۱۰۸.

❷ سنن ابن ماجه، أبواب الزهد، باب الهمّ بالدنیا، رقم الحدیث ٤١٠٦، ص ٦٧٤. شیخ البانی اور شیخ عصام نے اسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابن ماجه ۲/ ۳۹۳؛ وهامش السنن ص ٦٧٤).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ اپنی معیشت کی خاطر سعی اور کوشش نہ کرے، بلکہ دائرہ شریعت میں رہتے ہوئے خوب جدوجہد کرے، لیکن اُس کا مقصودِ اصلی، نشانہ اور ہدف آخرت کا بنانا اور سدھارنا ہو۔ دنیا بنانے، سنوارنے اور سدھارنے کے چکر میں آخرت کو داؤ پر نہ لگائے۔

۲: آخرت کو مطمح نظر ٹھہرانے کے فوائد:

I: اللہ تعالیٰ کا دل میں تونگری ڈال دینا

II: بکھرے ہوئے معاملات کی شیرازہ بندی فرما دینا

III: دنیا کا ذلیل وحقیر ہوکر ایسے شخص کے پاس آنا

IV: اللہ تعالیٰ کا اس کی پیشانی سے فقر کو دور فرما دینا

V: تونگری کی حالت میں صبح کرنا

VI: تونگری کی حالت میں شام کرنا

VII: ذریعہ معاش (صنعت، تجارت، ملازمت، زراعت، غرضیکہ جو کچھ بھی ہو) کا اسے کفایت کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۳-

اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرنا

رزق کے اسباب میں سے ایک یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب پر عمل کیا جائے۔ توفیقِ الٰہی سے اس سلسلے میں ذیل میں دو عنوانات کے تحت گفتگو کی جا رہی ہے:

ا: دلیل

ب: دلیل کے حوالے سے تین باتیں

ا: دلیل

ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿وَ لَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ وَّ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ﴾ ❶

[اور بلاشبہ اگر وہ (یعنی اہل کتاب) تورات اور انجیل کو اور اُسے جو اُن کے رب کی جانب سے ان پر نازل کیا گیا، قائم کرتے، تو وہ یقیناً اپنے اوپر سے اور اپنے قدموں کے نیچے سے کھاتے۔ اُن میں سے ایک گروہ راہِ اعتدال پر ہے اور اُن میں سے بہتوں کے کرتوت بُرے ہیں۔]

ب: دلیل کے حوالے سے تین باتیں:

ا: ﴿وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾ ❷ سے مراد:

پانچ مفسرین کے اقوال:

❶ سورة المائدة / الآية ٦٦.

❷ [ترجمہ: اور جو ان کے رب کی جانب سے ان پر نازل کیا گیا۔]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

I: حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں، کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر (علمائے امت) نے بیان کیا:

''وہ قرآن (کریم) ہے۔''❶

II: امام طبری نے تحریر کیا ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انہوں (یعنی اہلِ کتاب) نے الفرقان (یعنی قرآن کریم) پر عمل کیا، جو ان کی جانب نازل کیا گیا اور جسے (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے۔❷

III: علامہ قرطبی نے قلم بند کیا ہے:

[(جو ان کے رب کی جانب سے ان کی طرف نازل کیا گیا) یعنی قرآن (کریم)۔]❸

IV: قاضی ابوسعود رقم طراز ہیں:

[جو ان کے رب کی جانب سے ان کی طرف نازل کیا گیا] قرآن مجید ہے، (جو کہ) ان کی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے۔]❹

۲: تورات وانجیل اور نازل من اللہ (قرآن کریم) کو [قائم کرنے] کے معانی:

چھ مفسرین کے اقوال:

I: امام مجاہد نے بیان کیا:

''ان کا [تورات کا قائم کرنا] اس کے مطابق عمل کرنا ہے۔''❺

II: امام طبری لکھتے ہیں:

''اگر وہ جو کچھ تورات وانجیل میں ہے، اس پر عمل کرتے اور جو کچھ ان پر الفرقان (یعنی قرآن مجید) میں نازل کیا گیا، پر عمل کرتے۔''❻

---

❶ تفسیر ابن کثیر ۲/ ۸۱۔ ❷ ملاحظہ ہو: تفسير الطبري ٦/ ١٩٧۔

❸ ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي ٦/ ٢٤١۔ ❹ ملاحظہ ہو: تفسير أبي السعود ٣/ ٦٠۔

❺ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٦/ ١٩٧۔ ❻ تفسير الطبري ٦/ ١٩٧۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

III: علامہ راغب اصفہانی رقم طراز ہیں:

''کسی چیز کا قائم کرنا اس کے حق کو ادا کرنا ہے۔ تورات و انجیل کے [قائم کرنے] سے مراد [علم و عمل کے ساتھ ان کے حقوق کو پورا کرنا] ہے۔''❶

IV: شیخ ابن عاشور نے لکھا ہے:

''(إِقَامَةُ الشَّيْءِ) [کسی چیز کو قائم کرنا] یعنی اسے کھڑا کرنا۔ [الإقامة] [کھڑے کرنے] کو بطور استعارہ، [ضائع نہ کرنے] کے معنٰی میں استعمال کیا جاتا ہے، کیونکہ ضائع کی ہوئی چیز گری پڑی ہوتی ہے۔''❷

V: شیخ شنقیطی نے قلم بند کیا ہے:

''اور انہوں نے اپنی کتاب کی اتباع کرکے اور اس میں موجود باتوں پر عمل پیرا ہوکر اسے قائم کیا۔''❸

VI: شیخ الجزائری نے لکھا ہے:

''ان کتابوں کے قائم کرنے کا معنٰی یہ ہے، کہ وہ ان میں موجود درست عقائد پر ایمان لائے اور صحیح شریعتوں، بلند آداب اور عمدہ اخلاق پر عمل پیرا ہوئے۔''❹

۳: [لَأَكَلُوا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ]❺ سے مراد: سات مفسرین کے اقوال:

I: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا:

ان پر آسمان سے (اللہ تعالیٰ) موسلا دھار بارش نازل فرماتے اور زمین

---

❶ ملاحظہ ہو: المفردات في غريب القرآن، مادة "قوم"، ص ٤١٨.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير التحرير والتنوير ٢/٢٥٤.

❸ أضواء البيان ٢/١١٥.

❹ أيسر التفاسير ١/٥٥٠.

❺ [ترجمہ: وہ اپنے اوپر سے اور اپنے قدموں کے نیچے سے کھاتے۔]

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے لیے اپنی برکات کو اُگلتی۔ ❶

II: امام طبری [وَ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ] کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وہ اپنے قدموں تلے زمین کی برکات سے ان چیزوں کو کھاتے، جو زمین اپنے غلّے، نباتات، پھلوں اور دیگر کھانے والی چیزوں سے نکالتی ہے۔ ❷

III: شیخ یحییٰ بن عمر اندلسی لکھتے ہیں:

''اگر اہلِ کتاب تورات، انجیل اور قرآن کریم میں نازل کردہ احکام کی تعمیل کرتے، تو وہ اوپر نیچے سے کھاتے، یعنی اللہ تعالیٰ دنیا ان کے حوالے کر دیتے۔'' ❸

IV: علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

''ان کے لیے اسبابِ رزق میں میسّر آنے والی آسانی، اُن کی کثرت اور اُن کے انواع و اقسام کی بہتات میں مبالغہ بیان کرنے کی غرض سے [فوق] اور [تحت] ذکر کیے گئے۔'' ❹

V: شیخ ابن عاشور نے تحریر کیا ہے:

رزق کے حاصل ہونے کی راہوں کے عموم کی خاطر [(لَاَ كَلُوْا مِنْ

❶ ملاحظہ ہو: تفسير الطبري ١٩٧/٦. نیز ملاحظہ ہو: زاد المسير ٣٩٥/٢؛ وتفسير ابن كثير ٨٦/٢. حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں: یہی بات مجاہد، سعید بن جبیر، قتادہ اور سدی نے کہی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٨٦/٢).

❷ ملاحظہ ہو: تفسير الطبري ١٩٧/٦. نیز ملاحظہ ہو: تفسير ابن كثير ٨٦/٢؛ وأضواء البيان ١١٥/٢.

❸ ملاحظہ ہو: كتاب النظر والأحكام في جميع أهل السوق، ص ٤١.

❹ فتح القدير ٨٥/٢. حافظ ابن جوزی نے آیت شریفہ کے دو معانی بیان کرتے ہوئے دوسرا معنی یہ بیان کیا ہے: ''ان پر رزق کی وسعت فرما دیتے، جیسے کہ کہا جاتا ہے: ''فُلَانٌ فِيْ خَيْرٍ مِنْ قَرْنِهٖ إِلٰى قَدَمِهٖ.'' [فلاں سر سے قدم تک خیر میں ہے۔] یہ بات (امام) فراء اور (امام) زجاج نے بیان کی ہے۔'' (زاد المسير ٣٩٥/٢). نیز ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي ٢٤١/٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ) کہا گیا ہے] یعنی انہیں ہر راہ سے رزق دیا جاتا۔ ❶

VI: شیخ شنقیطی نے قلم بند کیا ہے:

''دیگر مقامات پر یہ (بات) واضح کی گئی ہے، کہ (اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر عمل پیرا ہونے سے رزق کی ہر جانب سے وسعت اور کشادگی) اہلِ کتاب کے ساتھ خاص نہیں۔'' ❷

VII: سیّد قطب رقم طراز ہیں:

ہمیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں، کہ اللہ تعالیٰ کی اہلِ کتاب کے ساتھ یہ شرط ان کے ساتھ خاص نہیں۔ اس شرط کے تو وہ لوگ زیادہ مستحق ہیں، جن پر قرآن کریم نازل کیا گیا اور وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ ان کے دین میں تو واضح طور پر حکم ہے، کہ وہ اپنی جانب نازل کردہ کتاب اور اس سے پہلے نازل شدہ کتابوں پر ایمان لائیں۔ سارے وطنِ اسلامی میں بھوک، بیماری، خوف اور تنگ دستی میں مبتلا مسلمان اللہ تعالیٰ کے اہلِ کتاب کے ساتھ اس مشروط وعدے سے فیض یاب ہونے کے زیادہ حق دار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ مشروط وعدہ قائم اور اس کی جانب راہ معروف ہے۔ کاش کہ وہ عقل کریں۔ ❸

خلاصہ گفتگو یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کے لیے یہ بیان فرمایا، کہ اگر وہ تورات وانجیل اور قرآن کریم کے احکامات پر عمل پیرا ہو جاتے، تو وہ ان کے لیے اوپر

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسير التحرير والتنوير ٦/٢٥٤.

❷ أضواء البيان ٢/١١٥.

❸ ملاحظہ ہو: في ظلال القرآن ٢/٩٣٥-٩٣٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیچے سے رزق کے دروازوں کو کھول دیتے۔ اہلِ اسلام کے لیے بھی یہی وعدہ ہے، کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے اپنی طرف نازل کردہ کلام پاک قرآن مجید پر عمل پیرا ہو جائیں، تو وہ ان کے لیے آسمان و زمین سے اپنی برکتوں اور رحمتوں سے رزق کی فراوانی فرما دیں گے۔

ربّ کریم ہمیں اور ہماری نسلوں کو اپنی اس عظیم الشان پیشکش سے خوب فیض یاب ہونے کی توفیق سے نوازیں۔ آمین يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۳-

احسان

رزق کے اسباب میں سے ایک [احسان] ہے۔ اس سلسلے میں حسبِ ذیل دو عنوانات کے ضمن میں تفصیل ملاحظہ فرمایئے:

ا: دلیل

ب: دلیل کے حوالے سے تین باتیں

ا: دلیل:

ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ﴾ ❶

[جن لوگوں نے [احسان] کیا، ان کے لیے اس [دنیا میں حسنۃ] ہے اور آخرت کا گھر تو یقیناً کہیں بہتر ہے اور وہ بے شک متقیوں کا گھر اچھا ہے۔]

ب: دلیل کے حوالے سے تین باتیں:

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے [الإحسان] والوں کے لیے [دنیا میں حسنۃ] عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اسی حوالے سے ذیل میں تین باتیں ملاحظہ فرمایئے:

ا: [الإحسان] سے مراد:

❶ سورة النحل / جزء من رقم الآية ٣٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کی تعمیل کرنے کا نام [الإحسان] ہے۔ وہ احکامات چاہے بندے کی اپنی ذات سے متعلق ہوں یا دیگر لوگوں کے بارے میں۔ امام ابن قیم لکھتے ہیں:

"وَالْإِحْسَانُ هٰهُنَا هُوَ فِعْلُ الْمَأْمُوْرِ بِهٖ، سَوَآءٌ كَانَ بِإِحْسَانِهٖ إِلَى النَّاسِ أَوْ إِلٰى نَفْسِهٖ." ❶

''اس مقام پر [الإحسان] (سے مراد) حکم کو بجالانا ہے، خواہ وہ لوگوں کی طرف احسان (کی شکل میں) ہو یا اپنے نفس کی جانب۔''

۲: [دنیا میں حسنة] سے مراد:

چار مفسرین کے اقوال:

I: امام مجاہد بیان کرتے ہیں:

"هِيَ الرِّزْقُ الْحَسَنُ." ❷

[وہ عمدہ رزق ہے۔]

II: علامہ زمخشری لکھتے ہیں:

"[حَسَنَةٌ] مُكَافَأَةٌ فِي الدُّنْيَا بِإِحْسَانِهِمْ، وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْهَا." ❸

[(حَسَنَةٌ) ان کے احسان کے بدلے میں دنیا میں ان کا صلہ ہے اور آخرت میں انہی کے لیے اس سے بہتر (بدلہ) ہے۔]

III: شیخ سعدی رقم طراز ہیں:

---

❶ التفسير القيم ص ٢٥٨؛ وبدائع التفسير ٤٠٧/١.

❷ تفسير البغوي ٦٧/٣؛ وتفسير الخازن ٨٨/٣.

❸ الكشاف ٤٠٨/٢. قریب قریب یہی معنی حضرات مفسرین ابوحیان، بیضاوی اور ابوسعود نے بیان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: البحر المحيط ٤٧٤/٥؛ وتفسير البيضاوي ٥٤٣/١؛ وتفسير أبي السعود ١١٠/٥).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"رِزْقٌ وَّاسِعٌ ، وَّعِيْشَةٌ هَنِيْئَةٌ ، وَّطُمَأْنِيْنَةُ قَلْبٍ ، وَّأَمْنٌ ، وَّسُرُوْرٌ ." ❶

[کشادہ رزق، پُرلطف زندگی، دل کا اطمینان، امن اور شادمانی]۔

IV: شیخ ابن عاشور نے تحریر کیا ہے:

"وَ[حَسَنَةُ الدُّنْيَا] هِيَ [الْحَيَاةُ الطَّيِّبَةُ] ، وَمَا فَتَحَ اللّٰهُ مِنْ زَهْرَةِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مَعَ نِعْمَةِ الْإِيْمَان ." ❷

[اور [حَسَنَةُ الدُّنْيَا] وہ [پاکیزہ زندگی] ❸ ہے۔ اور اس کے علاوہ ایمان کی نعمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دنیوی زندگی کی زینت ہے۔"

۳: ایک اور ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿قُلْ يٰعِبَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوْا رَبَّكُمْ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ﴾ ❹

[کہہ دیجیے اے میرے بندو، جو ایمان لے آئے ہو، اپنے رب سے ڈرو۔ جن لوگوں نے [احسان کیا] ان کے لیے اس [دنیا میں حسنة] ہے۔]

گفتگو کا ماحصل یہ ہے، کہ جو لوگ اپنے رب کریم اور بندوں کے حقوق، یعنی [حقوق اللہ] اور [حقوق العباد] کے متعلق سب احکام کی تعمیل کرتے ہیں، اللہ کریم انہیں آخرت سے پہلے دنیا ہی میں کشادہ رزق، پُرلطف زندگی، اطمینانِ قلب، امن

---

❶ تفسير السعدي ص ٤٣٩. ❷ تفسير التحرير والتنوير ١٤/ ١٤٢.

❸ اس میں سورة النحل / الآية ٩٧ کی طرف اشارہ ہے، جس میں یہ بیان کیا گیا ہے، کہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان میں سے ہر نیک عمل کرنے والے مرد اور عورت کو [حياة طيبة] ضرور عطا فرماتے ہیں۔ (اس کتاب کے صفحات ۱۰۹۔۱۱۵ میں اس بارے میں تفصیل ملاحظہ فرمائیے۔

❹ سورة الزمر / جزء من رقم الآية ١٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شادمانی پر مشتمل [حَسَنَةٌ] عطا فرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں رب رحیم نے اپنے اس وعدے کا بیان ایک ہی [جملے] کے ساتھ دو دفعہ فرمایا ہے، جب کہ کسی وعدے کے یقینی اور حتمی ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کا ایک دفعہ فرمانا ہی بہت کافی ہے۔

﴿اَلَآ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ ❶

[یاد رکھو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے، لیکن ان (یعنی لوگوں) کی اکثریت (اس حقیقت سے) بے خبر ہے۔]

لہٰذا رزق کے طلب گاروں کو چاہیے، کہ وہ خوب ذوق وشوق اور پورے اہتمام سے رب کریم کے تمام احکامات کی تعمیل کے لیے سرتوڑ جدوجہد اور سعی وکوشش کریں۔ اللہ کریم ہم سب کو اور ہماری نسلوں کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ إِنَّهُ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.

❶ سورة یونس ـ علیہ السلام ـ / جزء من الآیة ٥٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۴-

ایمان اور عمل صالح

رزق کے اسباب میں سے ایک [اہلِ ایمان کا نیک اعمال کرنا] ہے۔ اس بارے میں درجِ ذیل دوعنوانات کے تحت قدرے تفصیل ملاحظہ فرمایئے:

ا: دو دلائل

ب: ان دلائل کے حوالے سے آٹھ باتیں

ا: دو دلائل:

ا: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ [1]

[جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت اور وہ مؤمن ہو، تو ہم یقیناً اسے ضرور نہایت پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور بلاشبہ ہم انہیں ان کے اعمال کا اچھا بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔]

۲: تین روایات:

I: امام مسلم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا، وَيُجْزٰى بِهَا

[1] سورة النحل / الآية ۹۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فِي الْآخِرَةِ.“ ❶

[بلاشبہ اللہ تعالیٰ (کسی) مؤمن پر (کسی) نیکی (کے بارے) میں ظلم نہیں کرتے۔ اُسے دنیا میں اس کے سبب عطا کیا جاتا ہے اور اسے آخرت میں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔]

II: امام احمد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ الْمُؤْمِنَ حَسَنَةً، يُثَابُ عَلَيْهَا الرِّزْقَ فِي الدُّنْيَا، وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْآخِرَةِ.“ ❷

[بلاشبہ اللہ تعالیٰ مؤمن پر کسی (بھی) نیکی کے بارے میں ظلم نہیں کرتے، اسے دنیا میں رزق کی صورت میں ثواب دیا جاتا ہے اور اُسے آخرت میں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔]

III: امام مسلم نے قتادہ کے حوالے سے حضرت انس بن مالک سے روایت نقل ہے، کہ بلاشبہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا):

---

❶ المسند، جزء من رقم الحديث ۱۴۰۱۸، ۴۱۹/۲۱؛ وصحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، باب جزاء المؤمن بحسناته في الدنيا والآخرة……، جزء من رقم الحديث ۵۶۔ (۲۸۰۸)، ۲۱۶۲/۴. الفاظ حدیث صحیح مسلم کے ہیں۔

❷ المسند، جزء من رقم الحديث ۱۴۰۱۸، ۴۱۹/۲۱. شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اس کی [سند کو صحیحین کی شرط پر صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ۴۲۰/۲۱). صحیح ابن حبان کے بھی الفاظ یہی ہیں۔ (ملاحظہ ہو: الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب البر والإحسان، باب ما جاء في الطاعات وثوابها، ذكر البيان بأن الله جل وعلا قد يجازي المؤمن علىٰ حسناته في الدنيا كما يجازي علىٰ سيئاته فيها، جزء من رقم الحديث ۳۷۷، ۱۰۱/۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"إِنَّ الْكَافِرَ، إِذَا عَمِلَ الْحَسَنَةَ أُنْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِّنَ الدُّنْيَا. وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ، وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا، عَلٰى طَاعَتِهِ." ❶

[بلاشبہ جب کافر نیکی کرتا ہے، تو اس کے سبب دنیا سے (کچھ) کھانا (یعنی رزق) اُسے دیا جاتا ہے، لیکن رہا مومن، تو اس کا معاملہ یہ ہے، کہ اس کی نیکیوں کو اللہ تعالیٰ اس کے لیے آخرت میں محفوظ کر دیتے ہیں اور اس کی طاعت گزاری کی بنا پر اسے دنیا میں رزق دیتے ہیں۔]

ب: ان دلائل کے حوالے سے آٹھ باتیں:

ا: آیت شریفہ کے متعلق پانچ اقوال:

I: حافظ ابن کثیر نے تحریر کیا ہے: اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ پر دلی ایمان کے ساتھ اچھے عمل کرنے والے کے لیے، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، اللہ تعالیٰ کی جانب سے وعدہ ہے، کہ وہ اسے دنیا میں [حَيَاةً طَيِّبَةً] [پاکیزہ زندگی] اور آخرت میں اس کے عمل سے بہتر بدلہ عطا فرمائیں گے۔

[حَيَاةً طَيِّبَةً] اپنے اندر ہر جانب سے حاصل ہونے والی راحت کو سموئے ہوئے ہوتی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور علماء کے ایک گروہ سے اس کی تفسیر [پاکیزہ حلال رزق] نقل کی گئی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی تفسیر [قناعت] نقل کی گئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، عکرمہ اور وہب بن منبّہ نے بھی یہی بیان کیا ہے۔

---

❶ صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين و أحكامهم، باب جزاء المؤمن بحسناته في الدنيا والآخرة، رقم الحديث ٥٧ـ (٢٨٠٨)، ٤/٢١٦٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی تفسیر [اَلسَّعَادَةُ] [خوش نصیبی] سے [بھی] کی ہے۔ (حضراتِ ائمہ) حسن، مجاہد اور قتادہ نے بیان کیا ہے، کہ [زندگی کی ستھرائی اور پاکیزگی تو صرف جنت ہی میں] ہے۔

(امام) ضحاک نے بیان کیا ہے: ''وہ [دنیا میں رزقِ حلال اور عبادت (کی توفیق کا میسر آنا)] ہے۔''

(امام) ضحاک نے (یہ بھی) کہا ہے: ''وہ [اچھے کام کرنا اور ان کے لیے شرحِ صدر (یعنی دلی میلان) کا حاصل ہونا] ہے۔''

(حافظ ابن کثیر کی رائے میں) صحیح بات یہ ہے، کہ [حَيَاةً طَيِّبَةً] ان سب باتوں کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتی ہے۔ ❶

II: شیخ سعدی لکھتے ہیں:

﴿فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً﴾ اور وہ اطمینانِ قلب، سکونِ نفس اور دل کو تشویش میں ڈالنے والی چیزوں سے محفوظ رہنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاکیزہ حلال رزق کا ایسی جگہ سے دیا جانا ہے، جہاں اس کا وہم وگمان بھی نہ ہو۔ ❷

III: شیخ الحدیث محمد عبدہ لکھتے ہیں:

''پاک زندگی میں حلال روزی، قناعت، سچی عزت، سکون واطمینان، دل کی تونگری، اللہ تعالیٰ کی محبت اور لذت سبھی چیزیں شامل ہیں۔ مطلب یہ کہ ایمان اور عمل صالح سے اخروی زندگی ہی نہیں، بلکہ دنیوی زندگی بھی

---

❶ ملاحظہ ہو: تفسير ابن كثير ٢/٦٤٥. نیز ملاحظہ ہو: تفسير القرآن للإمام عبد الرزاق، الجزء الأول، القسم الثاني، ٣٦٠؛ وتفسير الطبري ١٤/١١٤ـ ١١٥؛ والكشاف ٢/٤٢٧؛ وتفسير البغوي ٣/٨٣ـ ٨٤؛ وزاد المسير ٤/٤٨٨ـ٤٨٩؛ وتفسير القرطبي ١٠/١٧٤؛ وتفسير الخازن ٣/١١٣؛ والبحر المحيط ٥/٥١٦؛ وأضواء البيان ٣/٣٥٣ـ ٣٥٦؛ وزبدة التفسير للدكتور الأشقر ص ٢٧٨.

❷ ملاحظہ ہو: تفسير السعدي ص ٤٤٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت سکھ اور چین سے گزرے گی۔'' ❶

IV: ڈاکٹر محمد لقمان سلفی رقم طراز ہیں:

''اس آیت کریمہ میں ہر مسلمان (مرد و عورت) کو خوش خبری دی گئی ہے، کہ ایمان لانے کے بعد جو کوئی بھی قرآن و سنت کے مطابق عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں [راحت و سعادت اور وسیع رزقِ حلال] عطا کرے گا اور قیامت کے دن اعمال صالحہ کا کئی گنا بہتر بدلہ دے گا۔'' ❷

۲: آیتِ شریفہ کے حوالے سے ایک سوال اور اس کا جواب:

اس آیت شریفہ کے حوالے سے علامہ رازی نے ایک سوال اٹھا کر خود ہی اس کا جواب دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

سوال: [مَنْ عَمِلَ صَالِحًا] (جس کسی نے اچھا عمل کیا) میں لفظ [مَنْ] (جو کوئی) عموم کا فائدہ دیتا ہے، (یعنی اس میں مذکر و مؤنث دونوں شامل ہیں)، تو پھر بعد میں مؤنث کے ذکر کرنے کا کیا فائدہ ہے؟ (یعنی اللہ تعالیٰ نے [مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى] کیوں فرمایا؟)

جواب: بلاشبہ اس آیت میں بھلائیوں کے عطا کرنے کا وعدہ ہے اور ایسے وعدے کی قطعیت ثابت کرنے اور (کسی کے ساتھ) اس کی تخصیص کے وہم کا ازالہ کرنے کی غرض سے، اس کی تاکید پر زور دینا، کرم و رحمت کے عظیم دلائل میں سے ہے۔ ❸

۳: [حیاۃ طیبۃ] عطا فرمانے کا تاکیدی وعدہ:

اللہ تعالیٰ نے ایمان اور عمل صالح کی بنا پر [حیاۃ طیبۃ] عطا کرنے کا وعدہ

❶ أشرف الحواشي، ف ۱۰، ص ۳۳٤. نیز ملاحظہ ہو: تفسیر شیخ شبیر احمد عثماني، ف ٤، ص ۳٦۸.

❷ تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن ص ۷۸٤.

❸ ملاحظہ ہو: التفسیر الکبیر ۱۱۲/۲۰. نیز ملاحظہ ہو: فتح القدیر ۲۷٦/۳.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صیغہ تاکید [وَلَنُحْيِيَنَّهٗ] کے ساتھ فرمایا۔اس میں [لام] [لام توکید] اور [نون] [نون ثقیلہ] ہے۔اللہ تعالیٰ تاکید کے بغیر بھی اپنے کیے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی نہیں فرماتے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾ ❶

[بلاشبہ اللہ تعالیٰ وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔]

وہ اپنا وعدہ سب سے زیادہ پورا فرمانے والے ہیں۔

﴿وَ مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ﴾ ❷

[اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اپنے عہد کو پورا کرنے والا کون ہے؟]

تو جب اللہ کریم کسی وعدے کو تاکید کے ساتھ فرمائیں، تو وہ کس قدر قطعی، حتمی اور یقینی ہوگا!

۴: عمل صالح سے مراد:

[عمل صالح] سے مراد وہ عمل ہے، کہ جس کے [کرنے والے کا مقصود رضائے الٰہی ہو] اور [وہ عمل کتاب وسنت کی اتباع میں ہو۔] ❸

۵: [مومنا] اور [حسنة] اسمائے نکرہ لانے کی حکمت:

پہلی روایت میں آنحضرت ﷺ نے [مؤمنًا] اور [حَسَنَةٌ] فرمایا اور یہ دونوں الفاظ اسمائے نکرہ ہیں اور اس بنا پر حدیث شریف کا معنٰی ۔واللہ تعالیٰ أعلم۔ یہ ہوگا:

[بلاشبہ اللہ تعالیٰ [کسی مومن] کی [کسی بھی نیکی] کے بارے میں ظلم نہیں کرتے]۔

کیونکہ [اسم نکرہ] [عموم کا فائدہ] دیتا ہے۔اس طرح رب ذوالجلال کا یہ معاملہ سب مومنوں کے ساتھ، ان کی سب نیکیوں کے حوالے سے ہے۔

❶ سورة آل عمران / جزء من رقم الآية ٩۔ ❷ سورة التوبة / جزء من رقم الآية ١١١۔

❸ ملاحظہ ہو: تفسیر ابن کثیر ٢/ ٦٤٥۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶: نیکی کے بدلے میں رزق ملنے کا صراحۃً ذکر:

دوسری روایت میں آنحضرت ﷺ نے واضح طور پر اس بات کی خبر دی ہے، کہ اللہ تعالیٰ مؤمن کو دنیا میں نیکی کا ثواب رزق کی صورت میں عطا فرماتے ہیں۔

تیسری روایت میں بھی آنحضرت ﷺ نے یہی بات بیان فرمائی ہے۔

۷: دو روایتوں پر امام نووی کا تحریر کردہ عنوان:

امام نووی نے دوسری اور تیسری روایات پر درج ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[بَابُ جَزَآءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ] [1]

[مومن کی نیکیوں کے دنیا و آخرت میں بدلے کے متعلق باب]

دنیوی بدلے کا ربِّ کریم کے شایانِ شان ہونا:

ایمان اور عمل صالح کی بنا پر دنیا میں عطا فرمانے والے اللہ کریم ہیں اور ظاہر ہے، کہ ایمان اور عمل صالح تو بندے کی استطاعت کے بقدر ہوں گے اور ان کی بنا پر دنیا میں ملنے والا [بدلہ]، اس کے عطا کرنے والے رب ذوالجلال کی شانِ کبریائی کے مطابق ہوگا۔

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو ہر نیکی کا بدلہ دنیا میں عطا فرماتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ انہیں [حیاۃً طَیِّبَۃً] سے نوازتے ہیں، جو پاکیزہ حلال رزق، سعادت، قناعت، عبادت، اپنی طاعت گزاری کی توفیق اور اس کے لیے شرحِ صدر اور آخرت میں جنت کے پانے پر مشتمل ہوتی ہے۔

پس پاکیزہ حلال رزق اور خوشگوار زندگی چاہنے والے اہلِ ایمان زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ کرکے [حیاۃً طَیِّبَۃً] پانے والے لوگوں میں شامل ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس کی توفیق عطا فرمائیں۔ إِنَّهُ سَمِيعٌ مُّجِيبٌ.

---

[1] صحيح مسلم، كتاب صفات المنافقين وأحكامهم، ٤/٢١٦٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۵-

گھر والوں کو حکمِ نماز دینا اور خود اس کی خوب پابندی کرنا

رزق کے اسباب میں سے ایک [اہل خانہ کو نماز کا حکم دینا اور خود اس پر مضبوطی سے جم جانا] ہے۔ توفیقِ الٰہی سے اس بارے میں درجِ ذیل تین عنوانات کے تحت گفتگو کی جا رہی ہے:

ا: دلیل

ب: دلیل کے حوالے سے تین باتیں

ج: دلیل کے حوالے سے چار تنبیہات

ا: دلیل:

اللہ کریم نے فرمایا:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَ الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ [1]

[اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجیے اور اس پر خوب پابند رہیے۔ ہم آپ سے کسی رزق کا مطالبہ نہیں کرتے۔ ہم ہی آپ کو رزق دیں گے اور اچھا انجام تقویٰ کا ہے۔]

اس آیتِ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو افرادِ خانہ کو نماز قائم کرنے کا حکم دینے اور خود اس کی خوب پابندی کا حکم دیتے ہوئے واضح فرمایا ہے، کہ

[1] سورة طٰهٰ / الآية ١٣٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ ان سے رزق طلب نہیں کرتے، بلکہ وہ ان کے رزق کے ذمہ دار ہیں۔

ب: دلیل کے حوالے سے تین باتیں:

۱: آنحضرت ﷺ کا آیتِ شریفہ پر عمل:

نبی کریم ﷺ سختی اور تنگ دستی آنے پر اپنے اہلِ خانہ کو نماز کا حکم دیتے اور اسی آیت شریفہ کی تلاوت کرتے۔ حضراتِ ائمہ ابوعُبید، سعید بن منصور، ابن منذر، طبری، ابونُعیم اور بیہقی نے حضرت عبد اللہ بن سَلام رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

"كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَتْ بِأَهْلِهِ الشِّدَّةُ أَوْ ضِيقٌ، أَمَرَهُمْ بِالصَّلَاةِ، وتلا: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ﴾." ❶

[جب نبی کریم ﷺ کے گھر والوں پر سختی یا تنگ دستی آتی، تو آنحضرت ﷺ انہیں نماز کا حکم دیتے اور اس آیت ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ﴾ کی تلاوت فرماتے۔]

۲: حضرت بکر مزنی کا آیت شریفہ اور سنت کے مطابق طرزِ عمل:

حافظ ابن جوزی اسی آیت کی تفسیر کے ضمن میں رقم طراز ہیں:

"وَكَانَ بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ إِذَا أَصَابَ أَهْلَهُ خَصَاصَةٌ قَالَ: "قُومُوْا، فَصَلُّوْا."

ثُمَّ يَقُوْلُ: "بِهٰذَا أَمَرَ اللهُ تَعَالٰى وَرَسُوْلُهُ ﷺ." وَيَتْلُوْ هٰذِهِ الْآيَةِ." ❷

---

❶ بحوالہ: روح المعاني ۲۸۵/۱٦. علامہ آلوسی لکھتے ہیں، کہ اس کی [سند صحیح] ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۲۸۵/۱٦). علامہ آلوسی نے حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ کے متعلق یہی بات امام احمد کی کتاب الزہد کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۲۸۵/۱٦).

❷ زاد المسیر ۳۳٦/۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[جب (حضرت) بکر بن عبد اللہ مزنی ❶ کے گھر والوں کو فاقہ درپیش ہوتا، (تو) فرماتے: ''اٹھو اور نماز پڑھو۔''

پھر فرماتے: ''اسی (بات) کا اللہ تعالیٰ اور ان کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے۔'' اور یہ آیت تلاوت کرتے۔]

۳: آیت کریمہ کے متعلق پانچ مفسرین کے اقوال:

متعدد مفسرین نے مذکورہ بالا آیت کی روشنی میں [نماز کے حکم دینے اور اس کی خوب پابندی کرنے] کو رزق کا سبب قرار دیا ہے۔ ذیل میں پانچ مفسرین کے اقوال ملاحظہ فرمایئے:

i: حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"﴿لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا﴾ يَعْنِي إِذَآ أَقَمْتَ الصَّلَاةَ أَتَاكَ الرِّزْقُ مِنْ حَيْثُ لَا تَحْتَسِبُ." ❷

[(ہم آپ سے کسی رزق کا سوال نہیں کرتے) یعنی جب آپ نماز قائم کریں گے، تو آپ کے پاس وہاں سے رزق آئے گا، جہاں آپ کا وہم وگمان بھی نہیں ہوگا]

ii: شیخ شنقیطی رقم طراز ہیں:

"وَوَعَدَ بِالرِّزْقِ أَيْضًا مَنْ أَمَرَ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ، وَيَصْطَبِرُ عَلَيْهَا، وَذٰلِكَ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾." ❸

---

❶ حافظ ذہبی نے ان کا ذکر بایں الفاظ کیا ہے:
"بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، اَلْإِمَامُ، اَلْقُدْوَةُ، اَلْوَاعِظُ، اَلْحُجَّةُ، أَبُوْعَبْدِاللهِ الْمُزَنِيُّ اَلْبَصْرِيُّ، يُذْكَرُ مَعَ الْحَسَنِ وَابْنِ سِيْرِيْنَ." (سير أعلام النبلاء ٤/٥٣٢)
''بکر بن عبد اللہ بن عمرو، امام، نمونہ، واعظ، حجت، ابوعبد اللہ مزنی، بصری، ان کا ذکر حسن (بصری) اور ابن سیرین کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ (یعنی ان کے ہم پلہ شمار کیے جاتے ہیں)''
۱۰۸ھ میں فوت ہوئے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٤/٥٣٤)

❷ تفسیر ابن کثیر ۳/۱۹۰۔ ❸ أضواء البيان ٦/٢١٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[انہوں (یعنی اللہ تعالیٰ) نے اس شخص سے بھی رزق کا وعدہ فرمایا ہے، جو کہ اپنے کنبے کو نماز کا حکم دے اور خود اس کی خوب پابندی کرے اور یہ (بات) ان کے ارشادِ عالی: ﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ اصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ میں ہے۔]

۳: شیخ الجزائری نے آیت شریفہ سے حاصل ہونے والی ہدایت کے ضمن میں تحریر کیا ہے:

"وَإِقَامُ الصَّلَاةِ بَيْنَ أَفْرَادِ الْأُسْرَةِ الْمُسْلِمَةِ يُيَسِّرُ اللّٰهُ بِهِ أَسْبَابَ الرِّزْقِ وَتَوْسِعَتِهِ عَلَيْهِمْ." ❶

[اللہ تعالیٰ مسلمان کنبے کے افراد کے نماز قائم کرنے سے ان کے لیے رزق اور اس کی وسعت کے اسباب آسان فرما دیتے ہیں۔]

۴: مفتی محمد شفیع نے قلم بند کیا ہے:

''جو شخص نماز اور اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے رزق کا معاملہ آسان کر دیتے ہیں۔'' ❷

۵: مولانا شبیر احمد عثمانی نے لکھا ہے:

''غرض نماز سے اُس (یعنی اللہ تعالیٰ) کا کچھ فائدہ نہیں، البتہ ہمارا فائدہ ہے، کہ نماز کی برکت سے بے غائلہ روزی ملتی ہے۔'' ❸

ج: دلیل کے حوالے سے چار تنبیہات:

ا: آیتِ شریفہ میں اگرچہ خطاب نبی کریم ﷺ کے لیے، لیکن اس کے عمومی حکم

❶ أيسر التفاسير ٣/٨٧.

❷ معارف القرآن ٦/١٦٥.

❸ قرآن کریم مع ترجمہ وتفسیر، ف ۹، ص ۴۲۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ساری امت شامل ہے۔ علامہ ابن عطیہ نے لکھا ہے:

"وَهٰذَا الْخِطَابُ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، وَيَدْخُلُ فِيْ عَمُوْمِهٖ جَمِيْعُ أُمَّتِهٖ." ❶

[یہ خطاب اگرچہ نبی کریم ﷺ کے لیے ہے، (لیکن) اس کے عموم میں تمام امت داخل ہے۔]

۲: نماز پر مداومت یا جمے رہنے یا خوب پابندی کرنے سے مراد...... جیسا کہ علامہ الوسی نے بیان کیا ہے...... یہ نہیں، کہ ساری رات اور پورا دن نماز ہی میں رہو، بلکہ مقصود یہ ہے، کہ نمازوں کو ہمیشہ ان کے مقرر شدہ اوقات میں ادا کرو۔ ❷

۳: آیت کریمہ میں کسبِ معاش کی غرض سے جدوجہد ترک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ علامہ رازی نے تحریر کیا ہے:

"وَاعْلَمْ أَنَّهٗ لَيْسَ فِي الْآيَةِ رُخْصَةٌ فِيْ تَرْكِ التَّكَسُّبِ، لِأَنَّهٗ تَعَالٰى قَالَ فِيْ وَصْفِ الْمُتَّقِيْنَ: ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ ❸ ." ❹

[جان لیجیے، کہ بلاشبہ آیت میں رزق حاصل کرنے کی (خاطر) جدوجہد ترک کرنے کی کوئی گنجائش نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے متقی لوگوں کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

[ترجمہ: وہ مرد جنہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نہ کوئی تجارت غافل کرتی ہے اور نہ بیع (وشراء)]

❶ المحرّر الوجيز ۱۱/۱۱۶.

❷ ملاحظہ ہو: روح المعاني ۱۶/۲۸۵.

❸ سورة النور / جزء من رقم الآية ۳۷.

❹ التفسير الكبير ۲۲/۱۳۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ رازی کا مقصود یہ ہے، کہ ان کی پیش کردہ آیت شریفہ متقی لوگوں کے تجارت اور بیع وشراء کرنے پر دلالت کرتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم.

۴: زیرِ بحث آیت کریمہ ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ...﴾ سے مراد...... واللہ تعالیٰ اعلم...... یہ ہے، کہ اپنی معاشی جدوجہد میں مشغولیت کو ترکِ نماز کے لیے بہانہ نہ بنایا جائے، کیونکہ جن کے لیے نماز ادا کرنی ہے، صرف وہ ہی رزق دیتے ہیں، تو وہ نماز قائم کرنے والوں کو رزق سے کیوں محروم کریں گے، بلکہ وہ تو اسے باقاعدگی سے قائم کرنے والوں کے لیے اپنے رزق کے دروازے کھول دیں گے۔

بالفاظِ دیگر...... جیسے کہ مولانا شبیر احمد عثمانی نے بیان کیا ہے...... اگر فرض نماز اور کسبِ معاش میں تعارض ہو، تو اللہ تعالیٰ اجازت نہیں دیتا، کہ کسبِ معاش کے مقابلے میں نماز ترک کردو۔ نماز بہر حال ادا کرنی ہے۔ روزی پہنچانے والا وہی اللہ ہے، جس کی نماز پڑھتے ہیں۔ [1]

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ روزی کے طلب گار نماز قائم کرنے کا اپنے گھر والوں کو حکم دیں اور خود بھی خوب پابندی سے اسے ادا کریں۔ ان کے اس مبارک عمل سے اللہ کریم ان کی معاشی جدوجہد کو ثمر آور اور بابرکت بنا کر ان کے لیے وہاں سے رزق کے اسباب پیدا فرما دیں گے، جہاں ان کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔

اے اللہ کریم! ہم ناکاروں اور ہماری نسلوں کو اس مبارک عمل کے موت تک کرنے کی توفیق عطا فرما دیجیے۔ إِنَّكَ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.

[1] ملاحظہ ہو: قرآن مجید ترجمہ وتفسیر، ف ۹، ص ۴۲۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۶-

[سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ] کا ذکر

رزق کے اسباب میں سے ایک [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ] کا ذکر کرنا ہے۔
اس بارے میں حسبِ ذیل دو عنوانات کے ضمن میں قدرے تفصیل ملاحظہ فرمایئے:

ا: دلیل

ب: شیخ البانی کا بیان

ا: دلیل:

امام احمد اور امام بخاری نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے حوالے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ نُوحًا – علیہ السلام – لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ، قَالَ لِابْنِهٖ:

"إِنِّيْ قَاصٌّ عَلَيْكَ الْوَصِيَّةَ:

آمُرُكَ بِاثْنَتَيْنِ، وَأَنْهَاكَ عَنِ اثْنَتَيْنِ:

آمُرُكَ بِـ "لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،"

"وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ"، فَإِنَّهَا صَلَاةُ كُلِّ شَيْءٍ، وَبِهَا يُرْزَقُ الْخَلْقُ.

وَأَنْهَاكَ عَنِ "الشِّرْكِ" وَ "الْكِبْرِ."" [1]

---

[1] المسند، جزء من رقم الحديث ٦٥٨٣، ١١/ ١٥٠۔ ١٥١؛ والأدب المفرد، باب الكبر، جزء من رقم الحديث ٥٤٨، ص ١٩٠۔١٩١. حافظ ہیثمی لکھتے ہیں: "اسے (امام) احمد نے روایت کیا ہے۔ (امام) طبرانی نے بھی قریباً اسی طرح اسے روایت کیا ہے اور احمد کے روایت کرنے والے [ثقات] ہیں۔" (مجمع الزوائد ٤/ ٢٢٣). شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے ⇦⇦⇦

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[بلاشبہ جب نوح ـ علیہ السلام ـ کے انتقال کا وقت آیا، تو انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا:

''یقیناً میں تجھے وصیت کرنے لگا ہوں: میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے روکتا ہوں:

میں تجھے حکم دیتا ہوں:

[لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ]

اور [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ] کا، کیونکہ وہ [کلمات] ہر چیز کی نماز ہیں اور انہی کے ساتھ مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔

اور میں تجھے [شرک] اور [تکبر] سے منع کرتا ہوں۔''

اس حدیث میں یہ بات واضح ہے، کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اس بات کی خبر دی، کہ [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ] ہی کے ساتھ مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے۔

ب: شیخ البانی کا بیان:

شیخ رحمہ اللہ حدیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''فَضِيْلَةُ التَّهْلِيْلِ وَالتَّسْبِيْحِ ، وَأَنَّهَا سَبَبُ رِزْقِ الْخَلْقِ .'' [1]

⇦⇦⇦ المسند کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ١١/١٥١). شیخ البانی نے بھی اس کی [سند کو صحیح] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: سلسلة الأحاديث الصحيحة، رقم الحديث ١٣٤، المجلد الأول.) اور صحیح الادب المفرد میں اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: المرجع السابق ص ١٥١). نیز ملاحظہ ہو: السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب عمل اليوم والليلة، رقم الحديث ١٠٦٠٠، ٩/٣٠٦-٣٠٧؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب الإيمان ١/٤٨-٤٩.

[1] سلسلة الأحاديث الصحيحة، المجلد الأول، رقم الحديث ١٣٤ کے ضمن میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[لا الـہ الا اللہ اور تسبیح کی فضیلت اور بلاشبہ وہ (یعنی تسبیح) مخلوق کے رزق کا سبب ہے۔]

رزق کے طلب گاروں کو چاہیے، کہ [سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ] کے ساتھ اپنی زبانوں کو تر کردیں، کہ رب ذوالجلال ان کے لیے رزق کے دروازے کھول دیں۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ. ❶

❶ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے ایسا کرنا چنداں مشکل نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۷-

نکاح

رزق کے اسباب میں سے ایک [نکاح کا کرنا] ہے۔ درجِ ذیل دو عنوانات کے ضمن میں قدرے تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

ا: سات دلائل

ب: ان دلائل کے حوالے سے چار باتیں

ا: سات دلائل:

۱: ارشادِ باری تعالیٰ:

﴿وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ ❶

[اور اپنے میں سے بے نکاح مردوں، عورتوں کا نکاح کردو اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں سے، جو نیک ہیں، (ان کا بھی)۔ اگر وہ فقیر ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں غنی کردیں گے اور اللہ تعالیٰ وسعت والے اور خوب جاننے والے ہیں۔]

۲: حضراتِ ائمہ احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلی، ابن حبان، حاکم، بیہقی اور بغوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، (کہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ سورة النور / الآية ٣٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ثَلَاثٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُ:
اَلْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ،
وَالنَّاكِحُ الْمُسْتَعْفِفُ،
وَالْمُكَاتَبُ يُرِيْدُ الْأَدَآءَ.'' ❶

[تین (اقسام کے لوگ)، اللہ تعالیٰ پر ان سب کی مدد کرنا لازم ❷ ہے:
اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا،
حرام سے بچنے کی خاطر نکاح کرنے والا
اور ادائیگی کا ارادہ رکھنے والا مکاتب ❸]

۳: امام حاکم اور امام بزار نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ المسند، رقم الحديث ٧٤١٦، ١٢/٣٧٨؛ وجامع الترمذي، أبواب فضائل الجهاد، رقم الحديث ١٧٠٦، ٥/٢٤٢؛ وسنن النسائي، كتاب النكاح، ٦/٦١؛ وسنن ابن ماجه، أبواب العتق، باب المكاتب، رقم الحديث ٢٥١٨، ص ٤٢٠؛ ومسند أبي يعلى الموصلي، رقم الحديث ٦٩٥ـ (٦٥٣٥)، ١١/٤١٠؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب النكاح، رقم الحديث ٤٠٣٠، ٩/٣٣٩؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب النكاح، ٢/١٦٠ـ ١٦١؛ والسنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب النكاح، باب الرغبة في النكاح، رقم الحديث ١٣٤٥٦، ٧/١٢٥؛ وشرح السنة، كتاب النكاح، باب الترغيب في النكاح، رقم الحديث ٢٢٣٩، ٩/٧. الفاظ حدیث المسند کے ہیں۔ امام ترمذی، امام بغوی، شیخ البانی اور شیخ عصام نے اسے [حسن] اور امام حاکم نے [مسلم کی شرط پر صحیح] قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٥/٢٤٢؛ وشرح السنة ٩/٧؛ وصحيح سنن الترمذي ٢/١٣٠؛ وهامش سنن ابن ماجه، ص ٤٢٠؛ والمستدرك على الصحيحين، ٢/١٦٠ـ ١٦١؛ والتلخيص ٢/١٦٠).

❷ یہ لازم اور واجب ہونا، اللہ کریم کے اپنے وعدے کی بنا پر ہے، وگرنہ ان پر تو، کسی کے لیے، کچھ بھی واجب نہیں۔ (ملاحظہ ہو: تحفة الأحوذي ٥/٢٤٢؛ وهامش المسند ١٢/٣٧٩).

❸ (مکاتب): وہ غلام جو ایک متعینہ مدت میں ایک مقررہ رقم ادا کر کے، اپنے آقا سے آزاد ہونے کا معاہدہ کرتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"تَزَوَّجُوا النِّسَآءَ فَإِنَّهُنَّ يَأْتِينَكُمْ بِالْمَالِ." ❶

"خواتین سے شادی کرو، پس بلاشبہ وہ تمہارے پاس مال لاتی ہیں"

۴: امام ابن ابی حاتم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے فرمایا:

"أَطِيْعُوْا اللّٰهَ فِيْمَآ أَمَرَكُمْ بِهِ مِنَ النِّكَاحِ يُنْجِزْ لَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ مِنَ الْغِنٰى. قَالَ تَعَالٰى: ﴿إِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾." ❷

[تم نکاح کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرو، وہ تونگری کے سلسلے میں تمہارے ساتھ کیا ہوا وعدہ، پورا فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: [ترجمہ: اگر وہ محتاج ہوں گے (تو) اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی کردیں گے۔]

۵: امام بغوی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، کہ انہوں نے فرمایا:

"عَجِبْتُ لِمَنِ ابْتَغَى الْغِنٰى بِغَيْرِ النِّكَاحِ، وَاللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿إِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾." ❸

---

❶ المستدرك على الصحيحين، كتاب النكاح، ۲/ ۱٦۱؛ ومجمع الزوائد، كتاب النكاح، ٤/ ۲٥٥. امام حاکم نے اسے [صحیحین کی شرط پر صحیح] قرار دیا ہے اور حافظ ذہبی نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے۔ حافظ ہیثمی اس کے متعلق لکھتے ہیں: "اسے (امام) بزار نے روایت کیا ہے اور مسلم بن جیاد کے سوا اس کے روایت کرنے والے صحیح کے راویان ہیں اور وہ (یعنی مسلم بن جیاد) ثقہ ہیں۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك على الصحيحين ۲/ ۱٦۱؛ والتلخيص ۲/ ۱٦۱؛ ومجمع الزوائد ٤/ ۲٥٥). نیز دیکھئے: تخريج الأحاديث والآثار للحافظ الزيلعي ۲/ ٤٤۳ـ ٤٤٤.

❷ تفسير ابن كثير ۳/ ۳۱٥؛ نیز دیکھئے: التيسير في اختصار تفسير ابن كثير ص ۱۲۷۱؛ وتفسير غرائب القرآن ورغائب الفرقان، ۱۸/ ۸٤ (المطبوع بهامش تفسير الطبري)؛ والإكليل في استنباط التنزيل ص ۱۹۳.

❸ تفسير البغوي ۳/ ۳٤۲. نیز ملاحظہ ہو: المصنف لعبد الرزاق، كتاب النكاح، باب وجوب النكاح وفضله، رقم الرواية ۱۰۳۸٥ و ۱۰۳۹۳، ٦/ ۱۷۰ـ ۱۷۱ و ۱۷۳؛ وأحكام القرآن للجصاص ۳/ ۳۲۰؛ وتفسير القرطبي ۱۲/ ۲٤۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[مجھے اس شخص پر تعجب ہے، جو تونگری کو نکاح کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ طلب کرتا ہے اور اللہ عزوجل فرماتے ہیں: [ترجمہ: اگر وہ فقیر ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ انہیں غنی فرمادیں گے۔]

٦: امام ابن جریر طبری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

"أَمَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ بِالنِّكَاحِ، وَرَغَّبَهُمْ فِيهِ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُزَوِّجُوا أَحْرَارَهُمْ وَعَبِيدَهُمْ، وَوَعَدَهُمْ فِي ذٰلِكَ الْغِنٰى، فَقَالَ:

﴿إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾." [1]

[اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نکاح کا حکم دیا اور انہیں (یعنی اہلِ اسلام کو) اس کی ترغیب دی۔ انہیں حکم دیا، کہ وہ اپنے آزاد لوگوں اور غلاموں کا نکاح کردیں اور ایسا کرنے پر ان سے تونگری کا وعدہ فرمایا۔ انہوں نے فرمایا:

[ترجمہ: اگر وہ فقیر ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی کردیں گے۔]

٧: امام ابن جریر طبری نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

"اِلْتَمِسُوا الْغِنٰى فِي النِّكَاحِ، يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى:

﴿إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾." [2]

---

[1] تفسير الطبري، ١٨/ ص ٩٨.

[2] المرجع السابق، ٨ / ص ٩٨. نیز دیکھئے: تفسير ابن كثير ٣/ ٣١٥؛ والإكليل ص ١٩٣؛ وتفسير ابن مسعود ٢/ ٤٦٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[تونگری کو نکاح میں طلب کرو (یعنی نکاح کے ذریعہ سے تونگری طلب کرو)۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

[ترجمہ: اگر وہ فقیر ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیں گے۔]

ب: ان دلائل کے حوالے سے چار باتیں:

اوپر ذکر کردہ نصوص اور آثار سے یہ بات واضح ہے، کہ حرام سے بچنے کی خاطر نکاح کرنے والے تنگ دست لوگوں کی معاونت کرنے کی ذمہ داری خود اللہ رزاق نے لی ہے۔ اس بارے میں بشارت بھی انہوں نے خود ہی دی ہے اور نئے تشکیل پانے والے کنبوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دلہنوں کے مال لانے کی خوش خبری صادق ومصدوق نبی کریم ﷺ نے سنائی ہے۔ حضراتِ صحابہ صدیق، فاروق، ابن عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم نے اسی عظیم امید افزا بشارت کے حوالے سے افرادِ امت کو نکاح کرنے کی پُر زور ترغیب اور تاکید فرمائی ہے۔ بات کو مزید نکھارنے اور اچھی طرح سمجھنے سمجھانے کی غرض سے ذیل میں توفیقِ الٰہی سے چار باتیں عرض کی جا رہی ہیں:

ا: آیت شریفہ کی تفسیر میں آٹھ مفسرین کے اقوال:

ا: امام طبری نے تحریر کیا ہے:

"یَقُوْلُ: إِنْ یَّکُنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ تُنْکِحُوْنَهُمْ مِنْ أَیَامٰی رِجَالِکُمْ وَنِسَآئِکُمْ وَعَبِیْدِکُمْ وَإِمَآئِکُمْ أَهْلَ فَاقَةٍ وَّفَقْرٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ یُغْنِیْهِمْ مِّنْ فَضْلِهِ، فَلَا یَمْنَعَنَّکُمْ فَقْرُهُمْ مِنْ إِنْکَاحِهِمْ، وَبِنَحْوِ الَّذِيْ قُلْنَا فِيْ ذٰلِكَ، قَالَ أَهْلُ التَّأْوِیْلِ." [1]

---

[1] تفسیر الطبري، ۱۸/ ۹۸.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[انہوں (یعنی اللہ تعالیٰ) نے فرمایا: ''اگر تمہارے بے نکاح مرد، عورتیں، غلام اور لونڈیاں فقر و فاقہ والے ہیں، تو یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی فرمادیں گے۔ ان کا افلاس تمہارے لیے ان کے نکاح کرنے کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔ ہم نے اس (یعنی آیت کی تفسیر) کے متعلق جو بات بیان کی ہے، وہی اہلِ تفسیر نے بیان کی ہے۔]

ii: حافظ ابن جوزی نے قلم بند کیا ہے:

اللہ تعالیٰ نے آزاد لوگوں کے متعلق فرمایا:

﴿إِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾

پھر اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ النِّكَاحَ سَبَبٌ لِّنَفْيِ الْفَقْرِ." ❶

[پس انہوں (یعنی اللہ تعالیٰ) نے انہیں خبر دی، کہ بلاشبہ نکاح فقر دور کرنے کا سبب ہے۔]

iii: علامہ قرطبی رقم طراز ہیں، کہ آزاد لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَيْ لَا تَمْتَنِعُوْا عَنِ التَّزْوِيْجِ بِسَبَبِ فَقْرِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ ﴿إِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾. وَهٰذَا وَعْدٌ بِالْغِنٰى لِلْمُتَزَوِّجِيْنَ طَلَبَ رِضَا اللّٰهِ وَاعْتِصَامًا مِّنْ مَّعَاصِيْهِ. ❷

[یعنی مرد اور عورت کی مفلسی کے سبب شادی کرنے سے نہ رکو (ترجمہ: اگر وہ فقیر ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی کردیں گے۔]

یہ تونگری کا وعدہ ان (لوگوں) کے لیے ہے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور گناہوں سے بچنے کی غرض سے شادی کرتے ہیں۔

---

❶ زاد المسير ٦/ ٣٦. ❷ ملاحظہ ہو: تفسير القرطبي ١٢/ ٢٤١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

iv: حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے:

”وَالْمَعْهُوْدُ مِنْ كَرَمِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلُطْفِهِ أَنْ يَّرْزُقَهٗ، مَا فِيْهِ كِفَايَةٌ لَّهَا وَلَهٗ.“ ❶

[اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کے بارے میں یہ مشہور ومعروف بات ہے، کہ وہ اسے (یعنی شادی کرنے والے کو اتنا) رزق عطا فرماتے ہیں، جو اس کی بیوی اور اس کے لیے کافی ہوتا ہے۔]

v: علامہ سیوطی رقم طراز ہیں:

”فِيْهِ الْحَثُّ عَلَى النِّكَاحِ، وَأَنَّهٗ مَجْلَبَةٌ لِّلرِّزْقِ.“ ❷

[اس (آیت) میں نکاح کی ترغیب ہے اور بلاشبہ وہ رزق کو کھینچنے والا ہے۔]

vi: علامہ الوسی نے تحریر کیا ہے:

”اَلظَّاهِرُ أَنَّهٗ وَعْدٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِالْإِغْنَآءِ.“ ❸

[ظاہر (یہی) ہے، کہ بلاشبہ وہ اللہ عزوجل کی طرف سے غنی کرنے کا وعدہ ہے۔]

vii: شیخ محمد امین شنقیطی لکھتے ہیں:

”وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ الْكَرِيْمَةِ ﴿إِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ فِيْهِ وَعْدٌ مِّنَ اللّٰهِ لِلْمُتَزَوِّجِ الْفَقِيْرِ مِنَ الْأَحْرَارِ وَالْعَبِيْدِ بِأَنَّ اللّٰهَ يُغْنِيْهِ، وَاللّٰهُ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.“ ❹

[اس آیت کریمہ میں ارشادِ باری تعالیٰ: ﴿إِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ

---

❶ تفسیر ابن کثیر ۳/۳۱۵.

❷ الإکلیل في استنباط التنزیل ص ۱۹۳.

❸ روح المعاني ۱۸/ ۱۴۸.
❹ أضواء البیان ۳/۲۱۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ﴾ میں آزادلوگوں اور غلاموں میں سے، غریب شادی کرنے والے کے لیے، اللہ تعالیٰ کی جانب سے وعدہ ہے، کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اسے غنی کریں گے اور اللہ تعالیٰ وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتے۔]

viii: شیخ ابوبکر جزائری آیت سے حاصل ہونے والی ہدایت کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"عِدَةُ اللّٰهِ لِلْفَقِيْرِ إِذَا تَزَوَّجَ بِالْغِنٰى." ❶

[اللہ تعالیٰ کا فقیر کو، نکاح کرنے پر، غنی کرنے کا وعدہ۔]

۲: حدیث [ثَلَاثٌ كُلُّهُمْ ......الخ] پر تحریر کردہ عنوانات:

نمبر۲ کے تحت ذکر کردہ حدیث پر تین محدثین کے تحریر کردہ عنوانات درج ذیل ہیں:

i: امام ترمذی رقم طراز ہیں:

[بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالْمُكَاتَبِ وَالنَّاكِحِ، وَعَوْنِ اللّٰهِ إِيَّاهُمْ] ❷

[مجاہد، مکاتب اور نکاح کرنے والے، اور اللہ تعالیٰ کے ان تینوں کی مدد کرنے کے بارے میں، جو آیا ہے، اس کے متعلق باب]

ii: امام نسائی نے لکھا ہے:

[بَابُ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ النَّاكِحِ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ] ❸

❶ أيسر التفاسير ۳/ ۲۳۹.

❷ جامع الترمذي، أبواب فضائل الجهاد، ۵/ ۲۴۲.

❸ سنن النسائي، كتاب النكاح، ۶/ ۶۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[پاک دامنی طلب کرنے کی غرض سے نکاح کرنے والے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد کے متعلق باب]

iii: امام ابن حبان نے قلم بند کیا ہے:

[ذِكْرُ مَعُوْنَةِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا الْقَاصِدَ فِيْ نِكَاحِهِ الْعَفَافَ، وَالنَّاوِيْ فِيْ كِتَابَتِهِ الْأَدَاءَ] ❶

[اپنے نکاح میں حرام سے بچاؤ کا قصد کرنے اور اپنی کتابت میں ادائیگی کی نیت کرنے والے کی اللہ جل وعلا کی (جانب سے) اعانت کا ذکر]

۳: حدیث [تَزَوَّجُوا النِّسَآءَ.....] پر تحریر کردہ عنوان:

حافظ ہیثمی نے تحریر کیا ہے:

[بَابٌ "تَزَوَّجُوا النِّسَآءَ يَأْتِيْنَكُمْ بِالْأَمْوَالِ"] ❷

[اس بارے میں باب، کہ "خواتین سے شادی کرو، وہ تمہارے پاس مال لائیں گی"]۔

۴: دو تنبیہات:

ا: نکاح کی وجہ سے تونگری کا وعدہ اس نکاح کرنے والے کے لیے ہے، جو اپنے نکاح سے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے، نظر کے جھکانے اور شرم گاہ کی حفاظت، چاہتا ہے۔ اس سلسلے میں دو مفسرین کے اقوال ملاحظہ فرمایئے:

I: شیخ شنقیطی لکھتے ہیں:

"وَالظَّاهِرُ أَنَّ الْمُتَزَوِّجَ الَّذِيْ وَعَدَهُ بِالْغِنٰى هُوَ الَّذِيْ يُرِيْدُ

❶ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب النكاح، ۹/۳۳۹.

❷ مجمع الزوائد، كتاب النكاح، ۴/۲۵۵.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِتَزْوِيْجِهٖ الْإِعَانَةَ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ بِغَضِّ الْبَصَرِ وَحِفْظِ الْفَرْجِ كَمَا بَيَّنَهُ ﷺ فِي الْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ: "يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ...... الحديث." ❶

''ظاہر (یہی) ہے، کہ جس شادی کرنے والے سے اللہ تعالیٰ نے تونگری کا وعدہ فرمایا ہے، بلاشبہ وہ ایسا نکاح کرنے والا ہے، جس کا اس سے مقصود نظر نیچی کرنے اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے میں، اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں، اپنی مدد کرنا ہوتا ہے، جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے صحیح حدیث میں بیان فرمایا: ''اے نوجوانوں کے گروہ!...... آخر حدیث تک۔

II: مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں:

''اس میں ان غریب فقیر مسلمانوں کے لیے بشارت ہے، جو اپنے دین کی حفاظت کے لیے نکاح کرنا چاہتے ہیں، مگر وسائلِ مالیہ ان کے پاس نہیں، کہ جب وہ اپنے دین کی حفاظت اور سنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کرنے کی نیتِ صالحہ سے نکاح کریں گے، تو اللہ تعالیٰ انہیں مالی غنا بھی عطا فرمادیں گے۔'' ❷

ب: اللہ تعالیٰ کے شادی کرنے پر غنی کرنے کا معنٰی یہ نہیں، کہ شادی کرنے والا رزق کے لیے جستجو نہ کرے یا پہلے سے جو جدوجہد کر رہا تھا، وہ بھی چھوڑ دے، بلکہ اس سے مقصود — واللہ تعالیٰ أعلم — یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ اسے رزق کے حصول کی خاطر خوب جدوجہد کرتے ہوئے ایسے طریقے اور وسائل اختیار کرنے کی توفیق دیں گے، کہ شادی سے تشکیل پانے والے کنبے کی کفالت اس کے لیے مسئلہ نہیں بنے گا۔ شیخ ابن

---

❶ أضواء البيان ٦/٢١٨.

❷ معارف القرآن ٦/٤١٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاشور لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کا انہیں غنی کرنا یہ ہے، کہ وہ روزمرہ کی زندگی میں ایسے اسباب اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائیں گے، کہ ان کی معاشی جدوجہد کامیاب اور تجارت نفع بخش ہو جائے گی۔ (آیت سے) مراد یہ ہے، کہ شادی کی بنا پر اخراجات میں ہونے والے اضافے کی کفایت کرنے کی اللہ تعالیٰ نے ذمہ داری اٹھا رکھی ہے۔'' [1]

گفتگو کا ماحاصل یہ ہے، کہ غیر شادی شدہ لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے، حرام سے بچنے کی نیت سے تنگ دستی کے باوجود، نکاح کرلیں۔ رزقِ حلال کے لیے خوب جدوجہد کریں اور اگر اس میں کوئی کوتاہی ہو، تو اس کا ازالہ کریں۔ ان شاء اللہ الرحمٰن ان کے لیے رزق کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔

---

[1] تفسیر التحریر والتنویر ۱۸/۲۱۷ باختصار.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۸-

مُنہ اندھیرے نکلنا

رزق کے اسباب میں سے ایک [رزق حاصل کرنے کی جدوجہد میں علی الصبح نکل جانا] ہے۔

اس بارے میں تفصیل درجِ ذیل دو عنوانات کے ضمن میں ملاحظہ فرمائیے:

ا: دلیل

ب: دلیل کے حوالے سے پانچ باتیں

ا: دلیل:

حضراتِ ائمہ ابوداود طیالسی، سعید بن منصور، احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی اور ابن حبان نے حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعا کرتے ہوئے) کہا:

"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُوْرِهَا."

[اے اللہ میری امت کے صبح دم نکلنے میں برکت عطا فرمائیے۔]

"وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهَا مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ."

[اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی فوجی دستہ یا لشکر روانہ کرتے، تو اسے بہت تڑکے بھیجا کرتے تھے۔]

"وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، فَأَثْرَىٰ، وَكَثُرَ مَالُهُ."[1]

[صخر۔ رضی اللہ عنہ۔ تاجر آدمی تھے۔ وہ تجارت (یعنی اپنے کارندے) صبح سویرے

[1] مسند أبي داود الطيالسي، رقم الحديث ١٣٤٢، ٥٧٤/٢؛ وسنن سعيد بن ⇦⇦

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روانہ کرتے، تو وہ صاحبِ ثروت بن گئے اور ان کا مال زیادہ ہوگیا۔]

ب: دلیل کے حوالے سے پانچ باتیں:

ا: اس دعا کی شان و عظمت:

آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اپنی امت کے ان لوگوں کے لیے [برکت عطا فرمانے] کی دعا کی ہے، جو منہ اندھیرے اپنے کاموں کے لیے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔

اس دعا کی شان و عظمت کے کیا کہنے! دعا کرنے والے اللہ کریم کے حبیب و خلیل، کہ جن کی دعا ساری مخلوق کی دعاؤں میں سے سب سے زیادہ قبول ہونے والی! فَصَلَوٰاتُ رَبِّیْ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِ.

اور دعا [البرکة] کی، کہ جس سے مراد، [کسی چیز میں خیرِ الٰہی کا دوام اور ثبوت] [1] اور یہ، کہ [اس کے استعمال کی بنا پر آخرت میں کچھ مواخذہ نہ ہو۔] [2]

⇦ منصور، باب ما جاء في اليوم الذي يستحب فيه الخروج وأيّ وقت يخرج؟، رقم الحديث ٢٣٨٢، ٢/١٤٧؛ والمسند، رقم الحديث ١٥٤٣٨، ٢٤/١٧١؛ وسنن أبي داود، كتاب الجهاد، باب الابتكار في السفر، رقم الحديث ٢٦٠٣، ٧/١٩٠؛ وجامع الترمذي، أبواب البيوع، رقم الحديث ١٢٣٠، ٤/٣٣٧-٣٣٨؛ وسنن ابن ماجه، أبواب التجارات، رقم الحديث ٢٢٣٦، ص ٣٧٥؛ وسنن الدارمي، ومن كتاب السير، رقم الحديث ٢٤٤٠، ٢/١٣٤؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب السير، باب الخروج وكيفية الجهاد، رقم الحديث ٤٧٥٥، ١١/٦٣؛ وشرح السنة، كتاب السير والجهاد، باب الابتكار، رقم الحديث ٢٦٧٣، ١١/١٩-٢٠. امام ترمذی نے اسے [حسن] قرار دیا ہے۔ حافظ منذری لکھتے ہیں، کہ اسے صحابہ کی ایک جماعت نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے۔ انہی میں سے علی، ابن عباس، ابن مسعود، ابن عمر، ابوہریرہ، انس بن مالک، عبداللہ بن سلام، نواس بن سمعان، عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم ہیں اور ان میں سے بعض کی [سندیں جید] ہیں۔ شیخ البانی اور شیخ ارناؤط نے اسے [صحیح لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: جامع الترمذي ٤/٣٣٨؛ وصحيح الترغيب والترهيب ٢/٣٠٧ و ٣٠٨؛ وهامش شرح السنة ١١/٢٠).

[1] ملاحظہ ہو: تفسير البغوي ٢/١٨٣؛ وتفسير الخازن ٢/٣٦٦، نیز اس کتاب کا ص ۳۷۔

[2] ملاحظہ ہو: تفسير التحرير والتنوير ٩/٤٤. نیز دیکھئے: اس کتاب کے صفحات ۳۸-۳۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲: آنحضرت ﷺ کی اپنے عمل سے ترغیب:

آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو اپنے کاموں کے لیے منہ اندھیرے نکلنے کی ترغیب دینے کی خاطر صرف دعا پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اپنے طریقۂ مبارک سے بھی اس طرزِ عمل کی اہمیت اور شان وعظمت کو واضح فرمایا، کہ اپنے فوجی دستوں اور لشکروں کو صبح دَم روانہ فرمایا کرتے تھے:

۳: راوی کا حدیث پر عمل کر کے خیر و برکت پانا:

حدیث کے خوش نصیب راوی حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی ترغیب سنی، سمجھی اور دوسرے لوگوں تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ خود بھی اس پر عمل کیا، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا ہی میں دولت مند اور صاحبِ ثروت بنا دیا۔ المسند کی روایت کے الفاظ ہیں:

"فَكَثُرَ مَا لُهُ حَتّٰى كَانَ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ يَضَعُ مَا لَهُ." ❶

[تو ان کا مال اس قدر زیادہ ہوگیا، کہ ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا، کہ اسے کہاں رکھیں) (یعنی صرف کریں)]۔

تحفۃ الاحوذی میں ہے:

"(فَـأَثْـرٰی) یعنی سنت کی پابندی اور آنحضرت ﷺ کی اس دعا کی قبولیت کے سبب دولت مند ہوگیا۔" ❷

یہ تو تھا، پابندی سنت کا فوری دنیوی صلہ۔ آخرت میں جزا کس قدر عظیم ہوگی۔

---

❶ المسند، جزء من رقم الحديث ١٥٤٣٨، ١٧١/٢٤. اس کی سند میں ایک راوی [یعلی بن عطاء] کو حافظ ابن حجر نے [مجہول] قرار دیا ہے اور امام ابن حبان نے اسے [ثقہ راویوں] میں ذکر کیا ہے۔ باقی ماندہ راویان [ثقہ] اور [صحیح کے راویوں] میں سے ہیں۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ١٧١/٢٤).
مسند ابی داود الطیالسی میں بھی یہی بات ان الفاظ کے ساتھ روایت کی گئی: "فَكَثُرَ مَا لُهُ، حَتّٰى كَانَ لَا يَدْرِيْ أَيْنَ يَضَعُهُ." (مسند أبي داود الطيالسي، جزء من رقم الحديث ١٣٤٢، ٥٧٤/٢)

❷ تحفة الأحوذي ٣٣٨/٤۔ علامہ مبارک پوری نے یہ تشریح [اللمعات] (شرح المشكاة) سے نقل کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَّ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِيْنَ﴾ ❶

۴: پانچ محدثین کے حدیث پر تحریر کردہ عنوانات:

حدیث میں بیان کردہ برکت کے حصول کی رغبت میں اضافے کی خاطر ذیل میں پانچ محدثین کے اس پر تحریر کردہ عنوانات درج کیے جارہے ہیں:

ا: امام ترمذی لکھتے ہیں:

[بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّبْكِيْرِ بِالتِّجَارَةِ] ❷

[تجارت کے ساتھ صبح دم نکلنے کے متعلق وارد شدہ (احادیث) کے بارے میں باب]

ب: امام ابن ماجہ رقم طراز ہیں:

[بَابُ مَا يُرْجٰى مِنَ الْبَرَكَةِ فِي الْبُكُوْرِ] ❸

[علی الصبح نکلنے میں متوقع برکت کے متعلق باب]

ج: امام دارمی نے قلم بند کیا ہے:

[بَابُ "بَارِكْ لِأُمَّتِي فِيْ بُكُوْرِهَا"] ❹

[میری امت کے صبح سویرے نکلنے میں برکت عطا فرمایئے، کے حوالے سے باب]

د: امام ابن حبان نے تحریر کیا ہے:

[ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَكُوْنَ إِنْشَآؤُهُ الْحَرْبَ، وَابْتِدَآؤُهُ الْأُمُوْرَ فِي الْأَسْبَابِ بِالْغَدَوَاتِ تَبَرُّكًا بِدُعَاءِ

❶ [ترجمہ: اور یقیناً آخرت کا گھر تو کہیں بہتر ہے اور بلاشبہ وہ متقیوں کا اچھا گھر ہے۔]

❷ جامع الترمذي ٣٣٧/٤. ❸ سنن ابن ماجه ص ٣٧٥.

❹ سنن الدارمي ١٣٤/٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْمُصْطَفٰی ﷺ فِیْهِ .] ❶

[(جناب) مصطفی ﷺ کی دعا سے تبرک حاصل کرنے کی غرض سے صبح دَم آدمی کا لڑائی کے آغاز اور دیگر کاموں کے اسباب اختیار کرنے کا ذکر]

ہ: حافظ منذری نے لکھا ہے:

[التَّرْغِيْبُ فِيْ الْبُكُوْرِ فِيْ طَلَبِ الرِّزْقِ وَغَيْرِهٖ......] ❷

[رزق وغیرہ کی طلب میں منہ اندھیرے نکلنے کی ترغیب......]

نمازِ فجر، بلکہ سورج نکلنے اور بلند ہونے تک سوتے رہنے کے بعد، رزق کی جستجو میں نکلنے والے، اس حدیث میں غور وفکر کریں۔ کیا انہیں دعائے مصطفی ﷺ میں طلب کردہ [برکت] کی ضرورت نہیں؟

یا کیا انہیں............؟

۵: تنبیہ:

رزق کے لیے جستجو اور دیگر کاموں کی خاطر منہ اندھیرے نکلنے میں ایک بڑی رکاوٹ، رات کی [نیند کا پورا نہ ہونا] ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کی بہترین تدبیر سنت کی اتباع کرتے ہوئے [جلدی سونا] ہے۔

جلدی سونے میں رکاوٹ بننے والی بے کار اور لایعنی باتوں اور کاموں کو چھوڑا جائے، رات کے مفید اور ضروری کاموں اور باتوں کو امکانی حد تک دن کے اوقات میں منتقل کیا جائے۔ اس بارے میں سنجیدہ اور مستقل مزاجی سے کی جانے والی کوششوں کے اچھے نتائج برآمد ہونے کی اللہ تعالیٰ سے قوی توقع کی جا سکتی ہے۔

---

❶ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ١١/ ٦٣.

❷ صحيح الترغيب والترهيب ٢/ ٣٠٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۹-

تجارت میں سچائی اور چیز کا عیب بیان کرنا

رزق کے اسباب میں سے ایک [لین دین میں سچ بولنا اور پیش کردہ چیز کا عیب واضح کرنا] ہے۔ توفیقِ الٰہی سے اس بارے میں حسبِ ذیل دو عنوانات کے ضمن میں گفتگو کی جارہی ہے:

ا: دلیل

ب: دلیل کے حوالے سے پانچ باتیں

ا: دلیل:

امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا. فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا. وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا." [1]

"لینے اور دینے والے، دونوں جدا ہونے تک (سودا منسوخ کرنے کا) اختیار رکھتے ہیں۔ پس اگر دونوں نے سچ بولا اور (چیز کا عیب) بیان کیا، تو ان کے لین دین میں برکت ڈالی جائے گی اور اگر دونوں نے جھوٹ بولا اور (چیز کا عیب)، چھپایا، تو لین دین کی برکت کو مٹا دیا جائے گا۔"

---

[1] متفق عليه: صحيح البخاري، كتاب البيوع، باب البيّعان بالخيار مالم يتفرّقا، رقم الحديث ٢١١٠، ٤/٣٢٨؛ وصحيح مسلم، كتاب البيوع، باب الصدق في البيع والبيان، رقم الحديث ٤٧ ـ (١٥٣٢)، ٣/١١٦٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب: دلیل کے حوالے سے پانچ باتیں:

آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں واضح طور پر بیان فرمایا، کہ لین دین کرنے والے لوگوں کی صدق گوئی اور اپنی چیزوں کے عیوب بیان کرنے سے ان کی تجارت میں برکت ڈالی جائے گی۔ اسی سلسلے میں ذیل میں پانچ باتیں ملاحظہ فرمایئے:

۱: حدیث کی شرح:

علامہ قرطبی حدیث کی شرح میں رقم طراز ہیں:

اگر لینے اور دینے والے، دونوں قیمت اور فروخت کی جانے والی چیز کے متعلق سچ گوئی اختیار کریں اور ان کے عیوب واضح کریں، تو قیمت میں اضافے اور چیز میں دائمی نفع کی صورت میں برکت عطا کی جائے گی۔ [1]

۲: حدیث پر تحریر کردہ ایک عنوان:

امام ابن حبان نے اس پر درج ذیل عنوان قلم بند کیا ہے:

[ذِكْرُ الْأَمْرِ لِلْبَيِّعَيْنِ أَنْ يَلْزَمَا الصِّدْقَ فِي بَيْعِهِمَا، وَيُبَيِّنَا عَيْبًا عَلِمَاهُ، لِأَنَّ ذٰلِكَ سَبَبُ الْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِمَا][2]

[لینے دینے والے، دونوں کے لیے، اپنے لین دین میں سچائی کو لازم کرنے اور معلوم شدہ عیب کے بیان کا حکم، کیونکہ ایسا کرنا ان کے لین دین میں برکت کا سبب ہے۔]

۳: آخرت ہی سے دنیا کا حاصل ہونا:

علامہ ابن ابی جمرہ لکھتے ہیں:

''اس میں یہ دلیل ہے، کہ آخرت ہی سے دنیا حاصل ہوتی ہے۔ وجہ استدلال

---

[1] ملاحظہ ہو: المفهم ٤/٣٨٤_٣٨٥.

[2] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب البيوع، ١١/٢٦٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے، کہ ان دونوں (یعنی فروخت کنندہ اور خریدار) کے لیے برکت تو سچائی ہی سے حاصل ہوتی ہے اور وہ امورِ آخرت میں سے ہے اور وہ ایمان کی سب سے کامل صفات میں سے ہے۔ محققین (علماء) نے کہا ہے:

''جس نے سچ بولا اور تصدیق کی، تو وہ ضرور [اپنے مقصد کے قریب] ہوا۔''

آنحضرت ﷺ نے ان الفاظ میں اسے بیان فرمایا:

''لَا يُنَالُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ إِلَّا بِطَاعَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى.'' ❶

[بے شک جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، وہ ان کی اطاعت کے بغیر حاصل نہیں کیا جاسکتا۔] ❷

۴: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی تونگری کے اسباب:

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ان کے مال کی فراوانی کے اسباب کے متعلق دریافت کیا گیا، تو انھوں نے جواب میں فرمایا:

''مَا كَذَبْتُ قَطُّ ، وَلَا دَلَّسْتُ ، وَلَا بِعْتُ بِدَيْنٍ ، وَلَا رَدَدْتُ فَضْلًا أَيَّ شَيْءٍ كَانَ .'' ❸

[میں نے کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا، نہ ہی ہیرا پھیری کی، نہ تو ادھار (سودا) فروخت کیا اور نہ ہی نفع کچھ بھی ہو، رد کیا۔ (یعنی جس نفع پر بھی سودا فروخت ہو رہا ہو، اسے فروخت کر دیتا ہوں، تھوڑا نفع ملنے کے سبب

---

❶ حدیث کے لیے ملاحظہ ہو: مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب الاقتصاد في طلب الرزق، ۴/۱۴۱؛ والترغیب والترھیب، کتاب البیوع وغیرھا، الترغیب في الاقتصاد في طلب الرزق والإجمال فیه، رقم الحدیث ۷، ۲/۵۳۵. شیخ البانی نے اسے [حسن صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح الترغیب والترھیب، ۲/۳۱۲).

❷ ملاحظہ ہو: بھجة النفوس ۲/۲۲۰؛ نیز دیکھیے: فتح الباري ۴/۳۲۹.

❸ ملاحظہ ہو: بھجة النفوس ۲/۲۲۰.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سودے کو بیچنے سے نہیں رُکتا۔]

۵: اپنی چیز کا عیب بیان کرنے کی خاطر حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا اہتمام:

حضرات ائمہ احمد، حاکم اور بیہقی نے ابوسباع سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

''میں نے واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے گھر سے ایک اونٹنی خریدی۔ جب میں وہاں سے نکلا، تو واثلہ رضی اللہ عنہ نے مجھے پیچھے سے آلیا، اور وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آرہے تھے۔ ❶

انہوں نے کہا: ''اے اللہ تعالیٰ کے بندے! آپ نے یہ (اونٹنی) خریدی ہے؟''

میں نے کہا: ''(جی ہاں)''

انہوں نے دریافت کیا:

''هَلْ بُيِّنَ لَكَ مَا فِيهَا؟''

''کیا آپ کے لیے وہ (عیب) بیان کیا گیا ہے، جو اس میں ہے؟''

میں نے کہا:

''وَمَا فِيهَا؟ إِنَّهَا لَسَمِينَةٌ ظَاهِرَةُ الصِّحَّةِ.''

''اس میں کیا (عیب) ہے؟ بلاشبہ وہ موٹی تازہ، ظاہری طور پر صحت مند ہے۔''

انہوں نے کہا:

''أَرَدْتَّ بِهَا سَفَرًا أَمْ أَرَدْتَّ بِهَا لَحْمًا؟''

---

❶ یعنی وہ اونٹنی خریدنے والے کے تعاقب میں اتنی جلدی میں نکلے، کہ نکلتے وقت اپنی چادر بھی درست نہ کر پائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آپ کا اس پر (سوار ہوکر) سفر کا ارادہ ہے یا آپ نے اس کے گوشت (کے کھانے) کا قصد کیا ہے؟''

میں نے کہا:

''بَلْ أَرَدْتُّ عَلَيْهَا الْحَجَّ .''

[بلکہ میرا اس پر (سوار ہوکر) حج (کے لیے جانے) کا ارادہ ہے۔]

انہوں نے کہا:

''فَإِنَّ بِخُفِّهَا نَقَبًا .''

[سو بے شک اس کے کھر میں پتلا پن ہے۔]

انہوں (یعنی خریدار) نے کہا:

''أَصْلَحَكَ اللّٰهُ! مَا تُرِيْدُ إِلٰى هٰذَا؟ تُفْسِدُ عَلَيَّ؟''❶

[اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائیں! آپ کا اس (بات کے کرنے) سے کیا مقصود ہے؟ آپ میرے لیے (میرا سودا) خراب کر رہے ہیں؟]

انہوں نے کہا:

''إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

''لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَّبِيْعُ شَيْئًا أَلَّا يُبَيِّنَ مَا فِيْهِ، وَلَا يَحِلُّ لِمَنْ يَعْلَمُ ذٰلِكَ أَلَّا يُبَيِّنَهُ.''❷

---

❶ المستدرك کے الفاظ ہیں: قَالَ ''إِرْتَجِعْهَا .'' انہوں نے کہا: ''اسے واپس کر دیجیے۔'' اس (اونٹنی) والے نے کہا: ''مَا أَرَدْتَّ إِلَّا هٰذَا . أَصْلَحَكَ اللهُ! تُفْسِدُ عَلَيَّ .''
[آپ (کے میرے پیچھے آنے) کا مقصد صرف یہی تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اصلاح فرمائیں! آپ مجھ پر (میرا سودا) خراب کر رہے ہیں۔]

❷ المسند، رقم الحدیث ۱۶۰۱۳، ۲۵/۳۹۴-۳۹۵؛ والمستدرك على الصحيحين، كتاب البيوع، ۲/۹-۱۰؛ وصحيح الترغيب والترهيب، كتاب البيوع وغيرها، الترهيب من ⇦⇦

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

[کسی کے لیے بھی جائز نہیں، کہ وہ کوئی چیز فروخت کرے، (اور) اس میں جو کچھ (عیب) ہو، اسے بیان نہ کرے اور جسے اس (عیب) کا علم ہو، اس کے لیے جائز نہیں، کہ وہ اسے بیان نہ کرے۔]

اللہ اکبر! حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ کا اپنی چیز کا عیب بیان کرنے کا اہتمام کس قدر تھا! رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَأَرْضَاهُ.

گفتگو کا حاصل یہ ہے، کہ لین دین میں سچ بولنے اور چیز کا عیب، چھپانے کی بجائے، اسے واضح کرنے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجارت میں برکت دی جاتی ہے۔

رزق میں برکت کے خواہاں [اپنے لین دین میں راست گوئی اور پیش کردہ چیز کا عیب واضح کرنا] اپنا شعار اور دستورِ زندگی بنالیں۔ اللہ کریم ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ.

⇐⇐ الغش، والترغيب في النصيحة في البيع وغيره، رقم الحديث ١٧٧٤ـ (١١)، ٢/ ٣٣٧ـ ٣٣٨. الفاظِ حدیث المسند کے ہیں۔ امام حاکم نے اس کی [سند کو صحیح] کہا ہے اور حافظ ذہبی نے ان کے ساتھ موافقت کی ہے۔ شیخ البانی نے اسے [حسن لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المستدرك على الصحيحين ٢/ ١٠؛ والتلخيص ٢/ ١٠؛ وصحيح الترغيب والترهيب ٢/ ٣٣٧).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۱۰-

اناج کا ناپ تول کرنا

رزق کے اسباب میں سے ایک [لین دین کے وقت غلّے کا ماپنا تولنا] ہے۔ اس سلسلے میں قدرے تفصیلی گفتگو حسبِ ذیل دو عنوانات کے تحت ملاحظہ فرمائیے:

ا: چار روایات

ب: ان روایات کے حوالے سے سات باتیں

ا: چار روایات:

۱: امام بخاری نے حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کِیلُوا طَعَامَکُمْ، یُبَارَكْ لَکُمْ." ❶

[اپنا اناج ماپو، تمہارے لیے برکت ہوگی۔]

۲: امام ابن ماجہ نے حضرت عبد اللہ بن بسر مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"کِیلُوا طَعَامَکُمْ، یُبَارَكْ لَکُمْ فِیهِ." ❷

[اپنا غلہ ماپ لیا کرو، تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔]

۳: امام ابن ماجہ نے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

❶ صحیح البخاري، کتاب البیوع، رقم الحدیث ۲۱۲۸، ۴/۳۴۵.

❷ سنن ابن ماجه، أبواب التجارات، رقم الحدیث ۲۲۳۱، ص ۳۷۴. شیخ البانی اور شیخ عصام نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحیح سنن ابن ماجه، ۲/۲۱؛ وهامش سنن ابن ماجه ص ۳۷۴).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت نقل کی ہے، (کہ) آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ، يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ." ❶

[اپنے غلّے کو ماپ لیا کرو، تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔]

۲۔ مسند: امام ابن النجار نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے فرمایا:

"كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ ، فَإِنَّ الْبَرَكَةَ فِي الطَّعَامِ الْمَكِيْلِ ." ❷

[اپنے غلّے کو ماپ لو، کیونکہ ماپے ہوئے غلّے میں برکت ہے]۔

ب: ان روایات کے حوالے سے سات باتیں:

۱: غلّے کے ماپنے کا مقصود:

اس کا مقصود یہ ہے، کہ اس کی مقدار معلوم ہوجائے۔

علامہ المظہر بیان کرتے ہیں:

"اَلْغَرَضُ مِنْ كَيْلِ الطَّعَامِ مَعْرِفَةُ مِقْدَارِ مَا يَسْتَقْرِضُ الرَّجُلُ، وَيَبِيْعُ وَيَشْتَرِيْ ." ❸

[اناج کے ماپنے کی غرض و غایت یہ ہے، کہ آدمی کے قرض لیے ہوئے، فروخت کردہ اور خرید شدہ غلّے کی مقدار معلوم ہوجائے۔]

علامہ عینی لکھتے ہیں:

❶ سنن ابن ماجه، أبواب التجارات، رقم الحديث ٢٢٣٢، ص ٣٧٤. شیخ البانی اور شیخ عصام نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن ابن ماجه، ٢/٢١؛ وهامش سنن ابن ماجه ص ٣٧٤).

❷ منقول از: صحيح الجامع الصغير وزيادته، رقم الحديث ٤٥٩٩، ٢/٨٤٣. شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٢/٨٤٣). علامہ مناوی لکھتے ہیں، کہ اسے ابن النجار نے اپنی (تاریخ) میں روایت کیا ہے اور القضاعی وغیرہ نے بھی۔ (ملاحظہ ہو: فيض القدير شرح الجامع الصغير ٥/٦٠).

❸ بحواله: شرح الطيبي ٩/٢٨٥٠. نیز دیکھئے: مرقاة المفاتيح ٨/٣٢.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَلسِّرُّ فِي الْكَيْلِ لِأَنَّهُ يُتَعَرَّفُ بِهِ مَا يَقُوْتُهُ وَمَا يَسْتَعِدُّهُ." ❶

[ماپ میں حکمت یہ ہے، کہ اس کی وجہ سے خوراک کے لیے جو (اناج) رکھا اور تیار کیا جاتا ہے، اس کی مقدار معلوم ہو جاتی ہے۔]

۲: لین دین کے وقت ماپ تول کی حکمت:

غلّے کے لین دین کے وقت بائع و مشتری دونوں اس کے ماپ تول کرنے کے پابند ہیں، تاکہ اس کی مقدار مجہول نہ رہے اور عدل و انصاف قائم رہے۔

علامہ المظہر اپنے مذکورہ بالا بیان کے بعد لکھتے ہیں:

"فَإِنَّهُ لَوْ لَمْ يَكِلْ لَكَانَ مَا يَبِيْعُهُ وَيَشْتَرِيْهِ مَجْهُوْلًا، وَلَا يَجُوْزُ ذٰلِكَ." ❷

[کیونکہ اگر اسے ماپا نہ گیا، تو فروخت کردہ اور خرید شدہ چیز مجہول ہو گی اور وہ جائز نہیں۔]

اسی حوالے سے علامہ طیبی رقم طراز ہیں:

"اَلْكَيْلُ عِنْدَ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ مَأْمُوْرٌ بِهِ لِإِقَامَةِ الْقِسْطِ وَالْعَدْلِ." ❸

[عدل و انصاف قائم کرنے کی خاطر بیع و شراء کے وقت ماپ کرنے کا حکم ہے۔]

علامہ مناوی نے تحریر کیا ہے:

"أَمَّا فِي الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ فَظَاهِرٌ." ❹

---

❶ عمدة القاري ۱۱/۲٤۷. ❷ منقول از: شرح الطيبي ۹/۲۸۵۰ـ ۲۸۵۱.

❸ المرجع السابق ۹/۲۸۵۱.

❹ فيض القدير شرح الجامع الصغير ٥/٦٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[لین دین میں ماپ کرنا سو (وہ تو) ظاہر ہے۔]

امام ابن حبان نے اس حدیث پر درج ذیل عنوان لکھا ہے:

[ذِكْرُ الْأَمْرِ لِمَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا أَنْ يَّكِيْلَهُ رِجَآءَ وَجُوْدِ الْبَرَكَةِ فِيْهِ] ❶

[غلّے میں برکت کی توقع کے پیشِ نظر گاہک کے لیے اسے ماپ کر لینے کے حکم کا ذکر]

۳: ذاتی استعمال کے وقت ماپ تول کی حکمت:

اہل وعیال کے لیے غلّہ نکالتے اور ذخیرہ کرتے وقت ماپ تول کے حوالے سے علامہ المظہر نے تحریر کیا ہے:

"وَكَذٰلِكَ لَوْ لَمْ يَكِلْ مَا يُنْفِقُ عَلَى الْعِيَالِ رُبَمَا يَكُوْنُ نَاقِصًا عَنْ قَدْرِ كِفَايَتِهِمْ، فَيَكُوْنُ النُّقْصَانُ ضَرَرًا عَلَيْهِمْ. وَقَدْ يَكُوْنُ زَآئِدًا عَلٰى قَدْرِ كِفَايَتِهِمْ، وَلَمْ يَعْرِفْ مَا يَدَّخِرُ لِتَمَامِ السَّنَةِ، فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْكَيْلِ، لِيَكُوْنُوْا عَلٰى عِلْمٍ وَّيَقِيْنٍ فِيْمَا يَعْمَلُوْنَ." ❷

[اسی طرح اگر وہ کنبے کے لیے خرچ کیے جانے والے غلّے کا ماپ تول نہیں کرے گا، تو وہ بسا اوقات انہیں کفایت کرنے والی مقدار سے کم ہوگا، جس کی بنا پر انہیں تکلیف ہوگی اور بسا اوقات ان کی حاجت سے زیادہ ہوگا، اور اسے معلوم ہی نہ ہو پائے گا، کہ سال بھر کے لیے کتنی مقدار میں جمع کرنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے (غلّے کے) ماپنے کا حکم دیا، تاکہ جو وہ

❶ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب البيوع، ۱۱/۲۸۵.

❷ بحواله شرح الطيبي ۹/۲۸۵۱.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی لوگ) کر رہے ہیں، اس کے متعلق انہیں علم و یقین ہو۔]

اسی بارے میں علامہ مناوی نے قلم بند کیا ہے:

''جہاں تک کنبے کے لیے نکالے جانے والے (اناج) کے ماپ کا تعلق ہے، تو (یہ) اس لیے، کہ اگر وہ اسے ماپ تول کے بغیر نکالے گا، تو بسا اوقات ان کی حاجت سے کم ہوگا، تو وہ ضرر محسوس کریں یا زیادہ ہوگا، تو وہ معلوم ہی نہ کر پائے گا، کہ سارے سال کے لیے کتنی مقدار ذخیرہ کرلے۔ آنحضرت ﷺ نے ماپ تول کا حکم دیا، تاکہ وہ جتنی مدت کے لیے ذخیرہ کرے، اناج اتنی مدت تک موجود رہے۔''[1]

۴: ایسے ماپ تول کے متعلق تین احادیث کی بنا پر سوال اور اس پر تبصرہ:

استعمال کی خاطر دیے جانے والے اناج کے ماپ تول کرنے کے متعلق تین احادیث کے حوالے سے سوال اٹھایا گیا ہے۔ وہ تینوں احادیث اور ان پر تبصرہ ذیل میں ملاحظہ فرمایئے:

ا: امام بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

[بے شک نبی کریم ﷺ فوت ہوئے، تو میرے توشہ خانے میں تھوڑے سے جَو کے علاوہ کسی جان دار کے کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی۔ میں ان میں سے ہی کھاتی رہی، یہاں تک کہ مجھ پر ایک طویل وقت گزرا، تو میں نے انہیں ماپا، تو وہ ختم ہوگئے۔][2]

علامہ محمد انور شاہ کشمیری کی رائے میں خوراک کے لیے غلّہ جمع کرتے وقت

---

[1] فیض القدیر ۵/ ٦٠.

[2] صحیح البخاري، کتاب الرقاق، باب فضل الفقر، رقم الحدیث ٦٤٥١، ١١/ ٢٧٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کِیْلُوْا طَعَامَکُمْ) [اپنے اناج کو ماپ لو] کا حکم ہے، لیکن جب اناج کو گھر میں رکھ کر استعمال شروع کیا جائے، تو پھر اس برتن میں باقی ماندہ اناج کا ماپ کرنا برکت کو ختم کردیتا ہے۔ (جیسے کہ حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا میں بیان کیا گیا ہے) ❶

حافظ ابن حجر کی رائے میں [غلے کے ماپ لینے] کا حکم لین دین کے وقت ہے، کیونکہ بائع و مشتری کے حقوق اس کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں۔ جہاں تک خرچ کرتے وقت ماپ کرنے کا تعلق ہے، تو بسا اوقات یہ بخل پر آمادہ کرتا ہے، اسی لیے خرچ کے لیے غلّہ دیتے وقت ماپنا ناپسندیدہ ہے۔ ❷

ب: امام بخاری نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: (کہ):

''میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ۔ صلی اللہ علیہ وسلم -! میرے پاس صرف وہی مال ہے، جو (میرے شوہر) زبیر رضی اللہ عنہ میرے پاس رکھتے ہیں۔ کیا میں (اس میں سے) صدقہ کرسکتی ہوں؟''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تَصَدَّقِيْ، وَلَا تُوْعِيْ، فَيُوْعٰى عَلَيْكِ.'' ❸

[صدقہ کرو اور جوڑ کے نہ رکھو، کہیں (اللہ تعالیٰ کی جانب سے) تم سے بھی روک (نہ) لیا جائے۔]

اور دوسری روایت میں ہے:

---

❶ ملاحظہ ہو: فیض الباري ۳/۲۲۱.

❷ ملاحظہ ہو: فتح الباري ۱۱/۲۸۱. نیز ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٤/۳٤٦. علامہ طیبی کی بھی یہی رائے ہے۔ (ملاحظہ ہو: شرح الطیبي ۹/۲۸۵۱)۔ نیز دیکھیے: صحیح البخاري مترجم اردو، مولانا محمد داود راز ۷/۷۰۳.

❸ صحیح البخاري، کتاب الهبة، باب هبة المرأة لغیر زوجها، ......، رقم الحدیث ۲۵۹۰، ۵/۲۱۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أَنْفِقِي، وَلَا تُحْصِي، فَيُحْصِي اللّٰهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِي، فَيُوعِي اللّٰهُ عَلَيْكِ." ❶

[(اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرو، گنا نہ کرو، تاکہ تمہیں گن کے نہ ملے اور جوڑ کے نہ رکھو، تو تم سے بھی اللہ تعالیٰ روک لیں۔]

دونوں روایات میں آنحضرت ﷺ نے [اَلْإِيْكَاء] اور [اَلْإِحْصَاءُ] سے منع فرمایا ہے۔

[اَلْإِيْكَاءُ] برتن کے کنارے کو تسمے سے باندھنا ہے۔

[اَلْإِحْصَاءُ] کا معنی: ماپ کر کے یا گنتی کر کے کسی چیز کی مقدار کو جاننا ہے۔

ان دونوں روایات کا مقصود حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو غلّے کے ماپ کرنے سے منع کرنا نہیں، بلکہ مقصود ختم ہونے کے خدشے کے سبب، صدقہ نہ کرنے سے روکنا تھا۔

خود حافظ ابن حجر نے لکھا ہے:

"وَالْمَعْنٰى النَّهْيُ عَنْ مَّنْعِ الصَّدَقَةِ خَشْيَةَ النَّفَادِ." ❷

[معنیٰ (یہ ہے، کہ) ختم ہونے کے خدشے کی بنا پر، صدقہ نہ دینے سے، منع کرنا ہے۔]

حضرت حافظ رحمہ اللہ ایک دوسرے مقام پر رقم طراز ہیں:

"وَالْمَعْنٰى لَا تَجْمَعِي فِي الْوِعَاءِ، وَتَبْخَلِي بِالنَّفَقَةِ، فَتُجَازٰى بِمِثْلِ ذٰلِكَ." ❸

[اور معنیٰ یہ ہے، کہ برتن میں جوڑ کر نہ رکھو اور خرچ (یعنی صدقہ) کرنے میں بخل نہ کرو، (اگر تم نے ایسے کیا)، تو تمہیں اسی کے مثل بدلہ دیا جائے۔]

---

❶ المرجع السابق، رقم الحديث ٢٥٩١، ٥/٢١٧.

❷ فتح الباري ٣/٣٠٠.

❸ المرجع السابق ٥/٢١٨. نیز ملاحظہ ہو: عمدة القاري ١١/٢٤٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اناج کا ناپ تول کرنا

ج: امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

[اے بلال۔رضی اللہ عنہ۔! خرچ کرو اور عرش والے (رب العزت) سے تنگ دستی کا خدشہ نہ رکھو۔] ❶

علامہ طیبی نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے:

"وَعِنْدَ الْإِنْفَاقِ إِحْصَاءٌ وَّضَبْطٌ، وَهُوَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ." ❷

[اور خرچ کرتے وقت گننا اور حساب کتاب کرنا ممنوع ہے۔]

اس حدیث سے ذاتی استعمال میں خرچ کرتے وقت [ماپ تول کی ممانعت] پر استدلال — واللہ تعالیٰ أعلم — وزنی معلوم نہیں ہوتا۔ ممنوعہ بات [خرچ کرتے ہوئے بخل کرنا اور ہاتھ کو روکنا] نظر آتی ہے۔

استعمال کی خاطر دیے جانے والے اناج کو ماپ تول کر دینے کے بارے میں علامہ عینی نے ایک مزید بات تحریر کی ہے:

"وَقَدْ كَانَ ﷺ يَدَّخِرُ لِأَهْلِهِ قُوْتَ سَنَةٍ، وَلَمْ يَكُنْ ذَاكَ إِلَّا بَعْدَ مَعْرِفَةِ الْكَيْلِ." ❸

[بلاشبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے لیے سال کا اناج ذخیرہ کرتے تھے اور یہ تو اس (یعنی ذخیرہ کیے جانے والے اناج) کی مقدار جاننے کے بعد ہی ہوتا تھا۔]

۵: آغاز میں ذکر کردہ احادیث پر محدثین کے تحریر کردہ عنوانات:

احادیث پر تین محدثین کے تحریر کردہ عناوین حسب ذیل ہیں:

---

❶ اس حدیث کی تخریج اس کتاب کے صفحہ ۷۶ میں ملاحظہ کیجیے۔

❷ شرح الطيبي ۹/۲۸۵۱.

❸ عمدة القاري ۱۱/۲۴۷.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا: امام بخاری نے لکھا ہے:

[بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ] ❶

[(اناج کے) ماپ تول کے مستحب ہونے کے متعلق باب]

ب: امام ابن ماجہ نے تحریر کیا ہے:

[بَابُ مَا يُرْجٰى فِي كَيْلِ الطَّعَامِ مِنَ الْبَرَكَةِ] ❷

[غلّے کے ماپ تول میں برکت کی اُمید کے متعلق باب]

ج: امام بیہقی رقم طراز ہیں:

[بَابُ مَا جَآءَ فِي ابْتِغَاءِ الْبَرَكَةِ مِنْ كَيْلِ الطَّعَامِ] ❸

[غلّے کے ماپ تول سے برکت طلب کرنے کے متعلق واردشدہ (احادیث) کے متعلق باب]

تنبیہ:

ان تینوں عناوین میں اناج کے ماپ تول کی بدولت حاصل ہونے والی برکت کو بیع وشراء کے ساتھ مخصوص نہیں کیا گیا۔

٦: [برکت کے ہونے سے] مراد:

علامہ مناوی لکھتے ہیں:

"أَيْ يَحْصُلُ فِيْهِ الْخَيْرُ وَالْبَرَكَةُ وَالنُّمُوُّ." ❹

[یعنی اس میں خیر، برکت اور اضافہ ہوتا ہے۔]

٧: ماپ تول کرتے وقت اتباع سنت کی نیت کا ہونا:

اناج کا ماپ تول کرتے وقت، نیت آنحضرت ﷺ کی سنت پر عمل

---

❶ صحيح البخاري ٤/٣٤٥.
❷ سنن ابن ماجه ص ٣٧٤.
❸ السنن الكبرىٰ ٦/٥٢.
❹ فيض الباري ٥/٦٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا ہو۔ علامہ طیبی رقم طراز ہیں:

"فَمَنْ رَاعٰی سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَجِدْ بَرَكَةً عَظِيْمَةً فِي الدُّنْيَا، وَأَجْرًا عَظِيْمًا فِي الْآخِرَةِ." ❶

[پس جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی سنت (پر عمل پیرا ہونے) کا اہتمام کیا، تو وہ دنیا میں عظیم برکت اور آخرت میں عظیم اجر پائے گا۔"

حافظ ابن حجر نے قلم بند کیا ہے، کہ غلّے میں ماپ تول کرنے سے برکت، آنحضرت ﷺ کے حکم کی تعمیل سے حاصل ہوتی ہے، اور جب اس بارے میں حکم عدولی کی جاتی ہے، تو نافرمانی کی نحوست کی بنا پر برکت کھینچ لی جاتی ہے۔

حضرت حافظ رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں، کہ برکت صرف ماپ تول سے حاصل نہیں ہوتی ہے، بلکہ اس کے ساتھ ماپ تول کے حکم کی تعمیل (کی نیت بھی) شامل ہوتی ہے۔ ❷

گفتگو کا خلاصہ یہ ہے، کہ غلّے میں برکت کے طلب گار بیع وشراء اور استعمال کے لیے، لیتے دیتے وقت، سنت نبوی علیہ الصلاۃ والسلام کی پیروی کرتے ہوئے ماپ تول کریں۔

اے رب کریم ہمیں ایسا ہی کرنے کی توفیق عطا فرمایئے۔ إِنَّكَ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ.

---

❶ شرح الطيبي ۹/۲۸۵۱.

❷ ملاحظہ ہو: فتح الباري ۴/۳۴۶.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۱۱-

ادائیگی قرض کا سچا ارادہ

رزق کے اسباب میں سے ایک [قرض ادا کرنے کا کھرا، سچا اور مصمم ارادہ] ہے۔ اس بارے میں حسبِ ذیل تین عناوین کے تحت تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

ا: تین احادیث

ب: ادائیگی قرض کے کھرے اور مصمم ارادے کے ثمرات

ج: ادائیگی قرض کے سچے ارادے کی برکت کا ایک واقعہ

ا: تین احادیث:

۱: امام احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

[بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَا مِنْ عَبْدٍ كَانَتْ لَهُ نِيَّةٌ فِي أَدَاءِ دَيْنِهِ إِلَّا كَانَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَوْنٌ." ❶

"کوئی بندہ ایسا نہیں، کہ اس کی قرض ادا کرنے کی نیت ہو، مگر اللہ عزوجل کی طرف سے اس کی مدد ہوتی ہے۔]

ایک اور روایت میں ہے:

"كَانَ مَعَهُ مِنَ اللّٰهِ عَوْنٌ وَّحَافِظٌ." ❷

---

❶ المسند، جزء رقم الحديث ٢٤٦٧٩، ٤١/٢١٣۔ ٢١٤. شیخ البانی نے اسے [صحیح لغیرہ] اور شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب والترهيب ٢/٣٤٩؛ وهامش المسند ٤١/٢١٤).

❷ المسند، جزء من رقم الحديث ٢٦١٢٧، ٤٣/٢٦۔ شیخ ارناؤوط اور ان کے رفقاء نے اسے [حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش المسند ٤٣/٢٢٦).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد اور محافظ ہوتا ہے۔]

اور طبرانی کی روایت میں ہے:

"كَانَ لَهُ مِنَ اللّٰهِ عَوْنٌ وَّسَبَّبَ لَهُ رِزْقًا." ❶

[اُس کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اعانت ہوتی ہے اور وہ اس کے لیے رزق کا سبب بنا دیتے ہیں۔]

۲: امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَآءَهَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ." ❷

[جو شخص لوگوں کے مال (بطورِ قرض) ادا کرنے کی نیت سے لیتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس سے ادا کروا دیتے ہیں۔]

۳: امام ابن ماجہ کی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے روایت کردہ حدیث میں ہے، کہ انہوں نے بیان کیا، کہ: "میں نے اپنے نبی اور خلیل صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

"مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّدَّانُ دَيْنًا، يَعْلَمُ اللّٰهُ أَنَّهُ يُرِيْدُ أَدَآءَهُ، إِلَّا أَدَّى عَنْهُ فِي الدُّنْيَا." ❸

[کوئی مسلمان ایسا نہیں، کہ وہ قرض لے اور اللہ تعالیٰ کو اس کے متعلق معلوم ہو، کہ وہ اس کی ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ دنیا میں اس

---

❶ منقول از: الترغيب والترهيب، كتاب البيوع، الترهيب من الدين......، ۲/۵٦۸؛ ومجمع الزوائد، كتاب البيوع، باب فيمن نوىٰ قضى دينه واهتمّ به، ۱۳۲/٤. شیخ البانی نے اسے [حسن] کہا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب والترهيب ۲/۳٤۹).

❷ صحيح البخاري، كتاب الاستقراض، باب من أخذ أموال الناس يريد أداء ها أو إتلافها، جزء من رقم الحديث ۲۳۸۷، ۵/۵۳_۵٤.

❸ سنن ابن ماجه، أبواب الأحكام، من ادّان دينا وهو ينوى قضاءه، جزء من رقم الحديث ۲٤۳۲، ۲/۵٦. شیخ البانی نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن ابن ماجه ۲/۵۲).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ادا کروا دیتے ہیں۔]

ب: ادائیگی قرض کے کھرے اور مصمم ارادے کے پانچ ثمرات:

مذکورہ بالا احادیث سے [قرض کی ادائیگی کے سچے اور پختہ ارادے] کی درج ذیل برکات معلوم ہوتی ہیں:

۱: اللہ تعالیٰ کا ایسے مقروض کی نصرت واعانت فرمانا۔

۲: اس کے لیے محافظ مقرر فرمانا۔

۳: اس کے لیے رزق کا سبب مہیا فرمانا۔

۴: اس سے قرض کو ادا کروا دینا۔

۵: یہ ادائیگی دنیا ہی میں کروا دینا۔

ج: ادائیگی قرض کے سچے ارادے کی برکت کا ایک واقعہ:

امام بخاری نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

''جب (جنگِ) جمل کے دن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، (تو) انہوں نے مجھے بلایا۔ میں ان کے پہلو میں جا کر کھڑا ہو گیا، تو انہوں نے فرمایا:

"یَا بُنَيَّ! إِنَّهُ لَا يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ، وَإِنِّي لَا أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا، وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي. أَفَتُرَى يُبْقِي دَيْنُنَا مِنْ مَالِنَا شَيْئًا؟"

[اے میرے چھوٹے سے (یعنی پیارے) بیٹے! بلاشبہ آج کے دن مارا جانے والا یا ظالم ہو گا یا مظلوم۔ بے شک میں سمجھتا ہوں، کہ میں آج مظلوم قتل کیا جاؤں گا۔ یقیناً میرے لیے سب سے زیادہ فکر والی باتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے (ایک بات) میرے قرض کا معاملہ ہے۔کیا تم سمجھتے ہو، کہ قرض ادا کرنے کے بعد ہمارے مال میں سے کوئی چیز بچے گی؟'']

انہوں نے (مزید) فرمایا:

"یَا بُنَيَّ! بِـعْ مَالَنَا، فَاقْضِ دَيْنِي."

وَأَوْصٰی بِالثُّلُثِ."

وَلَهُ یَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِینَ وَتِسْعُ بَنَاتٍ.

[''اے میرے چھوٹے سے (یعنی پیارے) بیٹے! ہمارے مال کو فروخت کر کے میرے قرض کو ادا کرنا۔''

اورانہوں نے (قرض کی ادائیگی کے بعد بچنے والے مال کے) ایک تہائی کی وصیت کی۔اس وقت ان کے نو بیٹے اور نو بیٹیاں تھیں۔]

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

"فَجَعَلَ یُوْصِینِي بِدَیْنِهِ، وَیَقُولُ:

"یَا بُنَيَّ! إِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فِي شَيْءٍ فَاسْتَعِنْ عَلَیْهِ مَوْلَايَ."

[پھر وہ اپنے قرض کے بارے میں مجھے وصیت فرماتے رہے۔(دورانِ گفتگو ہی) فرمانے لگے:

''اگر اس (یعنی قرض کی ادائیگی) کی کسی چیز کے بارے میں بے بس ہو جاؤ، تو اس سلسلے میں میرے مولا سے مدد طلب کرنا۔'']

انہوں نے بیان کیا: ''واللہ! میں ان کا مقصود سمجھ نہ سکا، تو میں نے عرض کیا:

"یَآ أَبَتِ! مَنْ مَّوْلَاكَ؟"

[اے میرے ابا! آپ کے مولا کون ہیں؟]

انہوں نے فرمایا: ''اللہ (جل جلالہ)۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں (عبداللہ رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا:

"فَوَاللّٰهِ! مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ إِلَّا قُلْتُ:

"يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ! اِقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ."

[اللہ کی قسم! میں ان کے قرض کے معاملے میں کسی پریشانی میں مبتلا نہیں ہوا، مگر میں نے کہا:

"اے زبیر۔ رضی اللہ عنہ۔ کے مولا! ان کا قرض ان سے ادا کروا دیجیے۔"

فَيَقْضِيهِ.

[تو وہ اسے ادا کروا دیتے۔]

چنانچہ زبیر رضی اللہ عنہ (اسی موقع پر) قتل کیے گئے۔ انہوں نے (ترکہ میں) درہم و دینار (یعنی نقد رقوم) نہیں چھوڑے۔ ان کا ترکہ اراضی تھا، جس میں غابہ کی زمین بھی شامل تھی، گیارہ مکانات مدینہ (طیبہ) میں، دو گھر بصرے میں، ایک گھر کوفے میں اور ایک مصر میں تھا۔"

انہوں نے بیان کیا: "ان کے ذمے قرضے کا پسِ منظر یہ تھا، کہ کوئی شخص ان کے پاس اپنا مال امانت رکھنے کے لیے آتا، تو زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے: "میں (بطورِ امانت) نہیں (رکھوں گا)، لیکن (اس صورت میں رکھ سکتا ہوں کہ یہ میرے ذمے) قرض ہے، کیونکہ مجھے اس کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔"

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا:

"میں نے ان کے ذمے قرض کی رقم کا حساب کیا، (تو) وہ بائیس لاکھ تھا۔"

عبداللہ بن زبیر سے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہم ملے، تو دریافت کیا:

"اے بھتیجے! میرے بھائی کے ذمے کتنا قرض ہے؟"

انہوں نے (اصل رقم) چھپاتے ہوئے کہا: "ایک لاکھ۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"وَاللّٰهِ! مَآ أَرٰى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهٰذِهٖ."

[واللہ! میں نہیں سمجھتا، کہ تمہارے مال اس (کی ادائیگی) کے لیے کافی ہیں۔]

عبداللہ نے ان سے کہا:

"أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ؟"

[اگر وہ بائیس لاکھ ہو، تو پھر آپ کی کیا رائے ہوگی؟]

انہوں نے جواب دیا:

"مَآ أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هٰذَا، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَاسْتَعِينُوا بِيْ."

[میں نہیں سمجھتا، کہ تم اس (کے ادا کرنے) کی استطاعت رکھتے ہو۔ سو اگر تم اس سلسلے میں کسی چیز کے بارے میں بے بس ہو جاؤ، تو مجھ سے تعاون طلب کر لینا۔]

انہوں (عبداللہ) نے بیان کیا:

''زبیر رضی اللہ عنہ نے غابہ کی جائیداد ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی، عبداللہ نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کیا۔''

پھر انہوں (عبداللہ) نے اعلان کیا:

''زبیر رضی اللہ عنہ کے ذمے جس کا قرض ہو، وہ غابہ میں آکر ہم سے مل لے۔''

چنانچہ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ آئے...... اور ان کے زبیر رضی اللہ عنہ کے ذمے چار لاکھ تھے...... انہوں نے عبداللہ سے کہا:

''اگر تم چاہو، تو میں یہ قرض چھوڑ دیتا ہوں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ نے کہا: ''نہیں۔''

انہوں نے کہا: ''اگر تم (ادائیگی میں) تاخیر کرنا چاہو، تو تاخیر کر لو۔''

عبداللہ نے کہا: ''نہیں۔''

انہوں (یعنی ابن جعفر) نے کہا: ''اس (زمین) میں سے میرے حصے کا قطعہ مقرر کر دو۔''

عبداللہ نے کہا: ''آپ کے لیے یہاں سے یہاں تک ہے۔''

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان (کی زمین اور مکانات) میں سے فروخت کر کے ان کا مکمل قرض ادا کر دیا، (تو پھر بھی) اس (یعنی غابہ کی زمین) سے ساڑھے چار حصے باقی تھے۔ حضرت معاویہ کے پاس عبداللہ رضی اللہ عنہما آئے......

ان کے ہاں عمرو بن عثمان، منذر بن زبیر اور ابن زمعہ تھے......

معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''غابہ کی جگہ کی کیا قیمت مقرر ہوئی ہے؟''

انہوں نے جواب دیا: ''ہر حصہ ایک لاکھ کا۔''

انہوں نے دریافت کیا: ''کتنے (حصے) باقی ہیں؟''

انہوں نے جواب دیا: ''ساڑھے چار۔''

منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں ایک حصہ ایک لاکھ میں لیتا ہوں۔''

عمرو بن عثمان نے کہا: ''میں ایک حصہ ایک لاکھ میں لیتا ہوں۔''

ابن زمعہ نے کہا: ''میں ایک حصہ ایک لاکھ میں لیتا ہوں۔''

معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''کتنے (حصے) باقی ہیں؟''

انہوں نے جواب دیا: ''ڈیڑھ''

انہوں (معاویہ رضی اللہ عنہ) نے کہا: ''میں اسے ڈیڑھ لاکھ میں لیتا ہوں۔''

جب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ قرض کی ادائیگی کر چکے، تو زبیر رضی اللہ عنہ کی اولاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا:

''(اب) ہماری میراث ہمارے درمیان تقسیم کر دیجیے۔''

انہوں (عبداللہ) نے جواب میں کہا:

"لَا، وَاللّٰهِ! لَا أُقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتّٰى أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِينَ:

"أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا، فَلْنَقْضِهِ."

[نہیں، واللہ! میں تمہارے درمیان (میراث) تقسیم نہیں کروں گا، یہاں تک، کہ میں چار سال تک موسم (یعنی حج کے ایام) میں اعلان نہ کرلوں:

''سنو! جس کسی کا زبیر۔رضی اللہ عنہ۔ کے ذمے قرض ہو، وہ ہمارے پاس آئے، تو ہم اسے ادا کر دیں گے۔'']

انہوں (راوی) نے بیان کیا: ''وہ ہر سال موسم میں اعلان کرتے رہے۔ جب چار سال گزر گئے، تو انہوں نے ان کے درمیان (میراث) تقسیم کر دی۔''

انہوں (راوی) نے بیان کیا: ''زبیر رضی اللہ عنہ کی چار بیویاں تھیں۔ انہوں (یعنی عبداللہ) نے (حسبِ وصیت) تہائی حصہ (قرض کے بعد بچی ہوئی رقم سے) نکال لیا تھا۔ پھر ہر بیوی کے حصے میں بارہ بارہ لاکھ کی رقم آئی۔'' [1]

اس واقعہ سے معلوم ہونے والی متعدد باتوں میں سے دو درجِ ذیل ہیں:

ا: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا قرض کی ادائیگی کا اہتمام اور فکر:

اس بات پر دلالت کرنے والی باتوں میں سے تین حسبِ ذیل ہیں:

[1] صحيح البخاري، كتاب فرض الخمس، باب بركة الغازي في ماله حيا وميتا مع النبي ﷺ وولاة الأمر، رقم الحديث ۳۱۲۹ باختصار، ۲۲۷/٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

I: ان کا — اپنے گمان کے مطابق — قتل کیے جانے والے دن اپنے بیٹے سے فرمانا: ''یقیناً میرے لیے سب سے فکر والی باتوں میں سے ایک (بات) میرے قرض کا معاملہ ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے: انہوں نے فرمایا:

''اُنْظُرْ يَا بُنَيَّ! دَيْنِي، فَإِنِّي لَا أَدَعُ شَيْئًا أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْهُ.'' [1]

[میرے چھوٹے سے (یعنی پیارے) بیٹے! میرے قرض کا معاملہ دیکھنا، کیونکہ میری نگاہ میں، میں اپنے پیچھے اس سے زیادہ اہمیت والی بات چھوڑ کر نہیں جا رہا۔]

II: انہوں نے مزید فرمایا:

[اے میرے چھوٹے سے (یعنی پیارے) بیٹے! ہمارے مال کو فروخت کر کے قرض ادا کرنا۔]

III: انہوں نے قرض کی ادائیگی کا اہتمام کرنے کی تاکید کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا:

[اگر اس حوالے سے کسی بارے میں بے بس ہو جاؤ، تو میرے مولا (یعنی اللہ تعالیٰ) سے مدد طلب کرنا۔]

ب: سچے ارادے کی برکت سے بظاہر بہت مشکل قرض کی واپسی:

قارئین کرام کے لیے حسبِ ذیل باتوں کو پیشِ نظر رکھنے سے توفیقِ الٰہی سے صورتِ حال کا تصور کرنا آسان ہوگا:

I: ان کے ذمّے قرض بائیس لاکھ تھا۔

II: ان کے چچا زاد بھائی حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی رائے میں

---

[1] فتح الباري ٦/٢٣٥.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر قرض کی رقم صرف ایک لاکھ ہوتی، تو بھی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا چھوڑا ہوا مال اس کی ادائیگی کے لیے کافی نہیں تھا۔ جب انہیں بتلایا گیا، کہ قرض کی رقم بائیس لاکھ ہے، تو انہوں نے بے ساختہ فرمایا: ''میں نہیں سمجھتا، کہ تم اس کے ادا کرنے کی استطاعت رکھتے ہو۔''

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں:

''وَالْوَاقِعُ أَنَّهٗ كَانَ دُوْنَ الدُّيُوْنِ بِكَثِيْرٍ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى بَارَكَ فِيْهِ.'' ❶

[حقیقت یہ ہے، کہ وہ (یعنی ان کا ترکہ) (ان کے ذمے) قرض کے مقابلے میں بہت ہی زیادہ کم تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت ڈال دی۔]

III: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے غابہ کی ایک جائیداد ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی، اللہ تعالیٰ نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کروادیا۔

IV: قرض کی ادائیگی کے لیے کسی سے نہ مالی تعاون لینے کی ضرورت پیش آئی، اور نہ ہی کسی سے قرض کی کلی یا جزوی معافی کی درخواست کی گئی، بلکہ اس بارے میں کی گئی پیشکش کو بھی قبول نہ کیا گیا۔

V: اللہ کریم نے سارے معاملے میں اس قدر برکت فرمائی، کہ نہ صرف سارا قرض ادا ہوگیا، بلکہ ورثاء کو اتنا زیادہ مال ورثے میں ملا، کہ چار بیویوں میں سے ہر ایک کا حصہ بارہ لاکھ تھا۔

خلاصہ گفتگو یہ ہے، کہ مقروض لوگ قرض کی ادائیگی کا کھرا، سچا اور خالص مصمم ارادہ کریں، اللہ تعالیٰ ان کی نصرت و اعانت فرمائیں گے، ان کی نگہداشت اور حفاظت کے لیے محافظ مقرر فرمادیں گے اور دنیا ہی میں ان کا قرض ادا کروادیں گے۔

وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ. ❷

---

❶ فتح الباري ٦/٢٣٥.

❷ ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کے لیے یہ چنداں مشکل نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر دوسری حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

''اس میں [ادائیگی قرض کے لیے] نیت کی درستگی کی ترغیب اور اس کی خرابی سے ڈرایا گیا ہے۔'' ❶

❶ فتح الباري ٥/٥٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲ ــــ ۱۷

سلام کہہ کر گھر میں داخل ہونا
مسجد کی طرف جانا
جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلنا
مریض کی عیادت
حق بات میں حاکم کی نصرت
غیبت کیے بغیر گھر بیٹھنا

مذکورہ بالا چھ باتیں رزق کے اسباب میں سے ہیں۔ توفیقِ الٰہی سے اس مقام پر ان کے متعلق حسبِ ذیل دو عنوانوں کے ضمن میں گفتگو کی جائے گی:

ا: دو روایات

ب: ان روایات کے حوالے سے دو باتیں

ا: دو روایات:

۱: امام ابن حبان نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے، کہ بلا شبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ: إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ، وَإِنْ مَّاتَ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَنْ دَخَلَ بَيْتَهُ ، فَسَلَّمَ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ،
وَمَنْ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ،
وَمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ۔'' ❶

''تین [اقسام کے لوگ] ان سب کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے: (ان میں سے ہر ایک) اگر زندہ رہے، تو اسے رزق دیا جائے گا اور اس کی کفایت کی جائے گی اور اگر فوت ہوگیا، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے:
جو اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہے، تو اُس کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں،
جو مسجد کی طرف نکلے، تو اس کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں،
اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں (جہاد) کے لیے نکلے، تو اُس کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں۔''

۲: امام ابن حبان نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ ، كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ،
وَمَنْ عَادَ مَرِيْضًا ، كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ،
وَمَنْ غَدَآ إِلَى مَسْجِدٍ أَوْ رَاحَ ، كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ،
وَمَنْ دَخَلَ عَلَى إِمَامٍ يُعَزِّرُهُ ، كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ،
وَمَنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ لَمْ يَغْتَبْ إِنْسَانًا، كَانَ ضَامِنًا عَلَى اللّٰهِ۔'' ❷

---

❶ الإحسان في صحيح ابن حبان، كتاب البر والإحسان، باب إفشاء السلام وإطعام الطعام، رقم الحديث ٤٩٩، ٢/ ٢٥١-٢٥٢. شیخ البانی اور شیخ ارناؤوط نے اسے [صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب والترهيب ١/ ٢٤٨؛ وهامش الإحسان ٢/ ٢٥٢).

❷ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب البر والإحسان، باب ما جاء في الطاعات وثوابها، رقم الحديث ٣٧٢، ٢/ ٩٤-٩٥. شیخ ارناؤوط نے اس کی [سند کو حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: هامش الإحسان ٢/ ٩٥).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے، تو اس کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں،
جو شخص مریض کی عیادت کرے، تو اس کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں،
جو شخص پہلے یا پچھلے پہر مسجد کی طرف جائے، تو اس کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں،
جو شخص امام کی توقیر اور اعانت و نصرت کے لیے اس کے پاس آئے، تو اس کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں،
اور جو شخص لوگوں کی غیبت کیے بغیر، اپنے گھر میں بیٹھے، تو اس کے ضامن اللہ تعالیٰ ہیں۔''

ب: ان روایتوں کے حوالے سے دو باتیں:

ا: پہلی اور دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ درج ذیل چھ اقسام کے لوگوں کے ضامن ہیں:

I: سلام کے ساتھ گھر میں داخل ہونے والے

II: مسجد کی طرف پہلے یا پچھلے پہر جانے والے

III: اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے والے

IV: مریض کی عیادت کرنے والے

V: مسلمان حاکم کی توقیر اور حق بات میں اس کی اعانت کرنے والے

VI: لوگوں کی غیبت کے بغیر اپنے گھر میں بیٹھنے والے

امام ابن حبان نے دوسری روایت پر حسبِ ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[ذِكْرُ الْخِصَالِ الَّتِي إِذِ اسْتَعْمَلَهَا الْمَرْءُ كَانَ ضَامِنًا بِهَا عَلَى اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا] [1]

[ان خصلتوں کا ذکر، جن کے کرنے والے کے ضامن، اللہ تعالیٰ

---

[1] الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ٢/ ٩٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتے ہیں۔]

۲: آنحضرت ﷺ نے پہلی روایت میں، [اللہ تعالیٰ کے ضامن] ہونے کے دنیوی اور اخروی فوائد و ثمرات خود ہی درجِ ذیل الفاظ کے ساتھ بیان فرما دیئے ہیں:

[إِنْ عَاشَ رُزِقَ وَكُفِيَ، وَإِنْ مَّاتَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ]

[اگر وہ زندہ رہا، تو اسے رزق دیا جائے گا اور (غموں اور پریشانیوں) سے کفایت کیا جائے گا اور اگر وہ فوت ہو گیا، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائیں گے]۔

اللہ اکبر! اللہ تعالیٰ کا ضامن ہونا کس قدر عظیم اور بابرکت ہے!

زندگی میں رب رزّاق کی طرف سے رزق کا دیا جانا اور قادر و مقتدر رب کریم کی جانب سے پریشانیوں اور غموں سے کفایت کیا جانا!

مزید برآں اخروی زندگی میں جنتوں کے مالک رب العزت کا ان میں داخل فرمانا!

امام ابن حبان نے پہلی روایت پر درجِ ذیل عنوان تحریر کیا ہے:

[ذِكْرُ تَضَمُّنِ اللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا دُخُوْلَ الْجَنَّةِ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَهْلِهِ عِنْدَ دُخُوْلِهِ عَلَيْهِمْ إِنْ مَّاتَ، وَكِفَايَتِهِ وَرِزْقِهِ إِنْ عَاشَ] (1)

[اللہ تعالیٰ کی جانب سے گھر داخل ہوتے وقت اپنے گھر والوں پر سلام کہنے والے کے لیے، فوت ہونے کی صورت میں جنت میں داخلے اور زندہ رہنے کی حالت میں کفایت کیے جانے اور رزق دیئے جانے کی ضمانت کا ذکر]

(1) الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ٢/ ٢٥١.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رزق کے طلب گار، پریشانیوں سے نجات کے خواہاں اور جنت جانے کے خواہش مند لوگ مذکورہ بالا خصلتوں کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا بِرَحْمَتِكَ مِنْهُمْ. إِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ. ❶

❶ اے اللہ! اپنی رحمت سے ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما دیجیے۔ بلاشبہ آپ خوب سننے والے اور دعاؤں کو بہت قبول فرمانے والے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۱۸-

حدود کا قیام

رزق کے اسباب میں سے ایک [اللہ تعالیٰ کی زمین پر حدود کا قائم کرنا] ہے۔ اس بارے میں مندرجہ ذیل دو عنوانات کے تحت تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

ا: تین روایات

ب: ان روایات کے حوالے سے تین باتیں

ا: تین روایات:

ا: امام ابن ماجہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ مَطَرِ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ." ❶

[حدود میں سے ایک حد کا قائم کرنا، اللہ تعالیٰ کے شہروں میں چالیس رات کی بارش سے بہتر ہے۔]

۲: حضرات ائمہ احمد، نسائی، ابن ماجہ اور ابن حبان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا: "رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حَدٌّ يُعْمَلُ بِهٖ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِّأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُّمْطَرُوْا أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا." ❷

[زمین میں (ایک) حد کا قائم کیا جانا، اہلِ زمین کے لیے چالیس دن

---

❶ سنن ابن ماجه، أبواب الحدود، باب إقامة الحدود، رقم الحديث ۲۵۳۷، ص ٤۲٤. شیخ عصام نے اسے [حسن لغیرہ] قرار دیا ہے۔ (هامش سنن ابن ماجه ص ٤۲٤). نیز ملاحظہ ہو: صحيح سنن ابن ماجه ۲/۷۸.

❷ المسند، رقم الحديث ۹۲۱۲، ۲۹/۱۸ (ط. مصر)؛ وسنن النسائي، كتاب قطع السارق، الترغيب في إقامة الحد، ۸/۷۵-۷٦؛ وسنن ابن ماجه، أبواب الحدود، باب ⇦ ⇦

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارش کیے جانے سے بہتر ہے]

۳: امام نسائی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے فرمایا:

"إِقَامَةُ حَدٍّ بِأَرْضٍ خَيْرٌ لِّأَهْلِهَا مِنْ مَّطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً" ❶

[کسی زمین میں حد کا قائم کرنا، وہاں کے لوگوں کے لیے چالیس رات کی بارش سے بہتر ہے]

اگرچہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے، لیکن گویا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ارشاد ہے، کیونکہ حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم ایسی بات اپنی جانب سے بیان نہیں کرتے۔ ان کے ایسے اقوال کو [مرفوع حکماً] کہا جاتا ہے۔

ب: ان روایات کے حوالے سے تین باتیں:

۱: امام ابن حبان کا دوسری روایت پر تحریر کردہ عنوان:

[ذِكْرُ الْأَمْرِ بِإِقَامَةِ الْحُدُوْدِ فِيْ الْبِلَادِ، إِذْ إِقَامَةُ الْحَدِّ فِيْ

⇦⇦ إقامة الحدود، رقم الحديث ٢٥٣٨، ص ٤٢٤؛ والإحسان في تقريب صحيح ابن حبان، كتاب الحدود، رقم الحديث ٤٣٩٨، ١٠/٢٤٤. الفاظِ حدیث سنن ابن ماجہ کے ہیں۔ المسند اور سنن النسائي میں [ثَلَاثِينَ صَبَاحًا] [تیس دن] کے الفاظ ہیں۔ شیخ البانی اور شیخ عصام نے اسے [حسن لغیرہ] کہا ہے۔ ڈاکٹر الحسینی عبدالمجید ہاشم نے المسند کی [سند کو صحیح] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح الترغيب والترهيب ٢/٥٨٩٥؛ وهامش سنن ابن ماجه، ص ٤٢٤؛ وهامش المسند ١٨/٢٩).

❶ سنن النسائي، كتاب قطع السارق، الترغيب في إقامة الحد، ٨/٧٦. شیخ البانی نے اسے [حسن] قرار دیا ہے۔ (ملاحظہ ہو: صحيح سنن النسائي ٣/١٠١٣). شیخ رحمہ اللہ نے اس موقوف روایت کو مرفوع کے حکم میں کہا ہے۔

نوٹ: ...... اسی بارے میں امام سمویہ نے [الفوائد] میں اور امام طبرانی نے المعجم الكبير اور الأوسط میں حضرت ابن عباس کے حوالے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہے۔ (ملاحظہ ہو: سلسلة الأحاديث الصحيحة، المجلد الأول، رقم الحدیث ۲۳۱ کے تحت).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَلَدٍ يَكُوْنُ أَعَمَّ نَفْعًا مِّنْ أَضْعَافِهِ الْقَطْرَ إِذَا عَمَّتْهُ] ❶

[شہروں میں اقامتِ حد کے حکم کا ذکر، کیونکہ شہر میں حد کا قائم کرنا اس کی ہر جانب میں ہونے والی بارش سے کئی گنا زیادہ وسیع نفع والی ہے]۔

۲: دوسری حدیث کی شرح میں علامہ سیوطی کا بیان:

"(خَيْرٌ لِّأَهْلِ الْأَرْضِ) أَيْ أَكْثَرُ بَرَكَةً فِي الرِّزْقِ وَغَيْرِهِ مِنَ الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ" ❷

[(اہلِ زمین کے لیے بہتر ہے) یعنی رزق اور اس کے علاوہ پھلوں اور نہروں میں زیادہ برکت والی ہے]۔

۳: اقامتِ حد کی خیر و برکت کا سبب:

علامہ طیبی اقامتِ حد کی اس خیر و برکت کا سبب بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

"وَذٰلِكَ لِأَنَّ فِيْ إِقَامَتِهَا زَجْرًا لِّلْخَلْقِ عَنِ الْمَعَاصِيْ وَالذُّنُوْبِ، وَسَبَبًا لِّفَتْحِ أَبْوَابِ السَّمَآءِ وَإِرْخَاءِ عِزَالِهَا، وَفِي الْقُعُوْدِ عَنْهَا وَالتَّهَاوُنِ بِهَا انْهِمَاكٌ لَّهُمْ فِي الْمَعَاصِيْ، وَذٰلِكَ سَبَبٌ لِّأَخْذِهِمْ بِالسِّنِيْنِ وَالْجَدْبِ وَإِهْلَاكِ الْخَلْقِ" ❸

[اور یہ اس لیے ہے، کیونکہ انہیں قائم کرنا، مخلوق کو نافرمانیوں اور گناہوں سے روکنے اور آسمان کے دروازوں کو خوب اچھی طرح کھولنے کا سبب ہے۔ انہیں چھوڑنے اور ان کے متعلق لاپروائی میں لوگوں کو نافرمانیوں

❶ الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان ۱۰/ ۲۴۴.
❷ شرح السّيوطي ۸/ ۷۶.
❸ شرح الطيبي ۸/ ۲۵۷۹.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مگن کرنا ہے اور یہی بات ان کے قحط اور خشک سالی کی گرفت میں آنے اور مخلوق کی بربادی کا سبب ہے]۔

اپنی رعیّت کی خوش حالی کے خواہش مند حکمران اپنے ملکوں میں شرعی حدود قائم کریں، تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے خیر و برکت کے دروازے کھول دیں، تنگ دستی ختم ہو اور کشادگی اور رزق کی فراخی میسّر ہو جائے۔

عوام بھی اس بارے میں اپنے حُکام کو مجبور کریں اور اقامتِ حدود کی صورت میں ان کے ساتھ بھرپور تعاون کریں، شاید کہ اُمت قحط، خشک سالی اور عُسرت سے نجات حاصل کر لے۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ [1].

[1] ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ پر کچھ مشکل نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۱۹-

استقامت

رزق کے اسباب میں سے ایک [استقامت] ہے۔ اس کے متعلق حسبِ ذیل دو عنوانات کے ضمن میں گفتگو ملاحظہ فرمایئے:

ا: دلیل

ب: دلیل کے حوالے سے دو باتیں

ا: دلیل:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَأَنْ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا﴾ ❶

[اور (یہ وحی کی گئی ہے،) کہ اگر وہ لوگ راہِ (حق) پر استقلال اختیار کرتے، تو ہم انہیں بہت وافر پانی پلاتے]۔

ب: دلیل کے حوالے سے دو باتیں:

ا: استقامت کا معنی:

ا: علامہ راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

"اِسْتِقَامَةُ الْإِنْسَانِ لُزُوْمُ الْمَنْهَجِ الْمُسْتَقِيمِ" ❷

[انسان کی استقامت درست منہج کو چمٹنا ہے۔]

۲: امام نووی نے تحریر کیا ہے:

❶ سورة الجن / الآية ١٦.

❷ المفردات في غريب القرآن، مادة "قوم"، ص ٤١٨.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء نے بیان کیا: "مَعْنَى الْاِسْتِقَامَةِ لُزُوْمُ طَاعَةِ اللّٰهِ تعالىٰ " ❶

[''استقامت کا معنیٰ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے چمٹے رہنا ہے۔'']

۲: آیت شریفہ کے متعلق سات مفسرین کے اقوال:

ا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا:

I: [اَلْاِسْتِقَامَةُ] سے مقصود طاعت (پر جمے رہنا) ہے اور [اَلْغَدَقُ] سے مراد بہت زیادہ پاکیزہ پانی ہے۔'' ❷

II: امام مجاہد نے بیان کیا: [اَلطَّرِيْقَةُ] (سے مراد) راہِ حق ہے اور [لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَآءً غَدَقًا] سے مقصود یہ ہے، کہ ہم انہیں بہت زیادہ مال عطا فرماتے۔ ❸

III: امام طبری لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کہ اگر وہ ظالم لوگ راہِ حق پر استقامت اختیار کرتے، تو ہم ان کے رزق میں کشادگی اور دنیا میں ان کے لیے وسعت فرما دیتے۔ ❹

IV: علامہ الوسی نے تحریر کیا ہے:

اگر انسان یا جن دونوں ہی ملتِ اسلام پر جم جاتے، تو ہم ان کے لیے رزق میں وسعت فرما دیتے۔ [اَلْمَآءُ الْغَدَقُ] [وافر پانی] کا خصوصی طور پر ذکر اس لیے کیا گیا ہے، کیونکہ وہ معیشت کی اساس، اور اس (یعنی پانی) کی فراوانی رزق کی کشادگی کی بنیاد ہے۔ ❺

---

❶ رياض الصالحين، باب في الاستقامة، ص ٧٥. ❷ تفسير الطبري ٢٩/٧٢.

❸ ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٢٩/٧٢۔ یہی بات حضراتِ ائمہ ابن زید، سعید بن جبیر، سعید بن مسیب، حسن بصری، قتادہ، سدی اور زجاج نے بیان فرمائی ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ٢٩/٧٢؛ وزاد المسير ٨/٣٨١؛ و تفسير القرآن للإمام عبدالرزاق الجزء الثاني/ص ٣٢٢؛ والبحر المحيط ٨/٣٤٤).

❹ ملاحظہ ہو: تفسير الطبري ٢٩/٧١.

❺ ملاحظہ ہو: روح المعاني ٢٩/٩٠. نیز دیکھیے تفسير القاسمي ١٧/٢١٠.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

V: شیخ ابن عاشور رقم طراز ہیں:

''ارشادِ باری تعالیٰ ﴿لَاَسْقَيْنَاهُمْ مَّآءً غَدَقًا﴾ [یقیناً ہم انہیں وافر پانی پلاتے] [دین میں استقامت] پر دنیا میں اچھے بدلے کا وعدہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی علامت اور آخرت کے ثواب کی بشارت ہے۔'' ❶

VI: سید قطب آیت شریفہ میں موجود حقائق کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

پہلی حقیقت یہ ہے، کہ امتوں اور جماعتوں کی اللہ تعالیٰ تک پہنچانے والے منفرد راستے پر استقامت اور خوشحال زندگی میں باہمی ربط ہے۔ یہ ارتباط ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ عرب صحراء میں تنگ دستی کی زندگی بسر کرتے تھے، انہوں نے راہِ حق پر استقلال اختیار کیا، تو ان کے لیے وافر پانی اور کشادہ رزق والی زمین سرنگوں کر دی گئی۔ پھر جب وہ راہِ حق سے ہٹے، تو خوش حالی سے بُری طرح محروم کر دیئے گئے۔ ❷

VII: شیخ ابوبکر جزائری نے لکھا ہے:

''اللہ تعالیٰ کا یہ مشروط وعدہ سب لوگوں اور ہر زمانے اور ہر جگہ کے لیے ہے۔'' ❸

خلاصہ گفتگو یہ ہے، کہ اگر لوگ راہِ حق پر استقلال و استقامت سے کار بند ہو جائیں۔ زندگی کے ہر پہلو اور گوشے: اعتقادات، عبادات، معاملات، اخلاق میں، سماجی، اجتماعی، معاشی، سیاسی، انفرادی، اجتماعی، غرضیکہ ہر قسم کی زندگی اور ہر قسم کے حالات: خوشی و غمی، قوت و ضعف، صحت و بیماری، تونگری اور تنگدستی، بالا دستی اور زیردستی، سفر و حضر، امن و جنگ، غرضیکہ ہر قسم کی صورتِ حال میں رب العالمین کی

❶ التحریر والتنویر ۲۹/۲۳۸.

❷ ملاحظہ ہو: في ظلال القرآن ۶/۳۷۳۴.

❸ هامش أیسر التفاسیر ۵/۴۵۲.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت پر جمے رہیں، تو اللہ تعالیٰ انہیں دنیا ہی میں کشادگی، وسعت اور رزق کی فراخی عطا فرمائیں گے۔ یہ ربّ قدیر کا وعدہ سب لوگوں کے لیے ہے، وہ کسی بھی زمانے میں ہو اور کسی بھی جگہ رہ رہے ہوں۔ یہ وعدہ افراد کے لیے بھی ہے اور امتوں اور جماعتوں کے لیے بھی۔

پس جو شخص اپنے رزق میں کشادگی کا طلب گار ہو، وہ ربّ رزّاق کی شریعت پر استقلال اور ثابت قدمی سے عمل پیرا ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں، ہمارے بہن بھائیوں، اہل وعیال اور نسلوں کو ایسے سعادت مند لوگوں میں شامل فرما دیں۔ إِنَّــهُ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

-۲۰-

ماثورہ دُعائیں

اللہ کریم نے حاجات کو پورا کروانے اور ناپسندیدہ باتوں سے محفوظ رہنے کے لیے اپنے بندوں کو دعا کی صورت میں ایک بہترین ہتھیار دیا ہے۔ رزق کے طلب گار اس ہتھیار سے خوب فائدہ اٹھائیں۔ اللہ والے ہمیشہ سے اس سے فیض یافتہ ہوتے رہتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ سے بھی طلبِ رزق کے حوالے سے متعدد دعائیں ثابت ہیں۔ توفیقِ الٰہی سے قرآن وسنت سے اس بارے میں آٹھ دعائیں ذیل میں نقل کی جارہی ہیں:

۱: ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے لیے رزق کی دعا:

اللہ کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق ذکر فرمایا ہے، کہ انہوں نے اپنی اولاد کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا:

﴿فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيٓ إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ﴾ ❶

[پس آپ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل فرما دیجیے اور انہیں پھلوں کا رزق عطا فرمائیے، تاکہ وہ شکر کریں]۔

تنبیہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کی اس فریاد کو قبول فرمایا۔ اسی دُعا کے اثر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

﴿أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجْبَىٰٓ إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ

❶ سورة إبراهيم ـ عليه السلام ـ جزء من الآية ٣٧.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شَیۡءٍ﴾ ❶

[اور کیا ہم نے انہیں ایک با امن حرم میں جگہ نہیں دی، جس کی طرف ہر چیز (یعنی قسم) کے پھل کھینچ کر لائے جاتے ہیں۔]

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے پہلے جملے میں اپنی گزارش کا آغاز [رَبَّنَا] سے کیا۔ اب صرف اسی جملے سے اپنی اولاد کے لیے رزق طلب کرنے والا آغاز میں [رَبَّنَا] الخ کا اضافہ کر کے یوں کہے:

[رَبَّنَا﴿فَاجۡعَلۡ اَفۡـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهۡوِیۡۤ اِلَیۡهِمۡ وَ ارۡزُقۡهُمۡ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمۡ یَشۡكُرُوۡنَ﴾]

واللّٰه تعالیٰ أعۡلَمُ.

ب: موسیٰ علیہ السلام کا دعا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی گرفت سے بچنے کی خاطر بے سروسامانی کے عالم میں اس کی حدودِ سلطنت سے نکل کر مدین پہنچے۔ ایک کنویں پر دو لڑکیوں کو اپنی بکریوں سمیت الگ تھلگ دیکھ کر ازراہِ تعجب ان کی حالت کے متعلق دریافت کیا۔ آ گاہی پر ان کی بکریوں کو پانی پلایا اور پھر درخت کے سائے تلے آ کر اللہ تعالیٰ سے درجِ ذیل الفاظ کے ساتھ التجا کی:

﴿رَبِّ اِنِّیۡ لِمَاۤ اَنۡزَلۡتَ اِلَیَّ مِنۡ خَیۡرٍ فَقِیۡرٌ﴾ ❷

[اے میرے رب! آپ جو خیر بھی میری جانب نازل فرمائیں، بلاشبہ میں اس کا محتاج ہوں]

ڈاکٹر محمد لقمان سلفی اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

---

❶ سورة القصص / جزء من رقم الآية ٥٧.

❷ سورة القصص / جزء من رقم الآية ٢٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''موسیٰ علیہ السلام نے دونوں (لڑکیوں) کی بکریوں کو پانی پلا دیا، پھر ایک درخت کے سائے میں جا کر دعا کی، کہ میرے رب! روزی حاصل کرنے کا جو ذریعہ ابھی میرے سامنے ظاہر ہوا ہے، میں اس کا محتاج ہوں، یعنی دونوں لڑکیوں کے باپ کو ایک مزدور کی ضرورت ہے اور مجھے روزی کی ضرورت ہے۔'' ❶

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی فریاد سن لی۔ صرف مزدوری ہی عطا نہ کی، بلکہ بیوی بھی عنایت فرمائی۔ اس بارے میں خود اللہ کریم ہی نے فرمایا:

﴿فَجَآءَتْهُ إِحْدٰهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِيْ يَدْعُوْكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا ط فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ. قَالَتْ إِحْدٰهُمَا يٰٓأَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِيْنُ. قَالَ إِنِّيْٓ أُرِيْدُ أَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى أَنْ تَأْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَ مَآ أُرِيْدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ ط سَتَجِدُنِيْٓ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ. قَالَ ذٰلِكَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ ط أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ط وَاللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ﴾ ❷

[تو ان دو (لڑکیوں) میں سے ایک بہت حیا کے ساتھ چلتی ہوئی، ان کے پاس آئی۔ اس نے کہا: ''بے شک میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں، تاکہ آپ کو ہمارے لیے (بکریوں کو) پلانے کی مزدوری دیں۔'' پس جب وہ ان کے پاس آئے اور ان کے سامنے اپنا قصہ بیان کیا، (تو) انہوں

❶ ملاحظہ ہو: تیسیر الرحمٰن، حاشیہ ۱۴، ص ۱۰۹۸۔ ❷ سورۃ القصص/الآیات ۲۵۔۲۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: ''(اب) تم خوف نہ کرو۔ ظالموں سے بچ کر نکل آئے ہو۔''
دونوں میں سے ایک نے کہا: '' اے میرے باپ! اسے اُجرت پر رکھ لیجیے، (کیونکہ) سب سے بہتر شخص، جسے آپ اُجرت پر رکھیں، طاقت ور امانت دار ہی ہے۔ انہوں نے کہا: ''میں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح، اس شرط پر، آپ سے کر دینا چاہتا ہوں، کہ آٹھ سال میرے پاس ملازمت کریں گے۔ اگر آپ نے دس سال پورے کر دیے، تو وہ آپ کی جانب سے (میرے ساتھ بھلائی) ہوگی۔ اور میں آپ پر مشقّت نہیں ڈالنا چاہتا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا، تو آپ مجھے اچھے لوگوں میں سے پائیں گے۔''

انہوں نے (یعنی موسیٰ علیہ السلام) نے کہا: ''یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے پا گئی۔ دونوں مدّتوں میں سے، جسے بھی میں پوری کروں، مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی اور ہم دونوں جو بات طے کر رہے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ گواہ ہیں۔'']

رزق کی خاطر ملازمت کے لیے سرگرداں اور پریشانِ حال لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا کو لازم کریں۔ جس اللہ کریم نے پردیس اور بے سروسامانی کے عالم میں سفارش اور رشوت کے بغیر موسیٰ علیہ السلام کو روزی اور بیوی، دونوں نعمتوں سے بیک وقت، سرفراز فرمایا، وہ اب بھی یہ سب کچھ کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔

﴿سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا﴾ [1]

[اللہ تعالیٰ کی سنت، جو کہ پہلے گزر چکی ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے طریقے میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے۔]

---

[1] سورة الفتح / الآية ٢٣.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: عیسیٰ علیہ السلام کا دعا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کی فرمائش پر دعا کرتے ہوئے ...... جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے...... عرض کیا:

﴿وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴾ ❶

[اور آپ ہمیں رزق عطا فرمائیے اور آپ ہی سب رزق دینے والوں میں سے بہترین ہیں]۔

اللہ کریم نے ان کی دعا کو قبول کرتے ہوئے فرمایا:

﴿قَالَ اللّٰهُ إِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ﴾ ❷

[اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''بے شک میں اُسے (یعنی دسترخوان) تم پر اتارنے والا ہوں۔'']

تنبیہ:

مذکورہ بالا جملے کے ساتھ رزق طلب کرنے کی خاطر دعا کرنے والا آغاز میں [رَبَّنَا] کا اضافہ کر کے یوں دعا کرے۔

[[رَبَّنَا] ارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ] .

وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ .

د: طلبِ رزق کے لیے آنحضرت ﷺ کی دعائیں:

متعدد مسنون دعاؤں میں رزق طلب کیا گیا ہے۔ ان میں سے پانچ حسبِ ذیل ہیں:

I: امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

❶ سورۃ المائدۃ / جزء من رقم الآیۃ ١١٤ .

❷ سورۃ المائدۃ / جزء من الآیۃ ١١٥ .

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کہا (یعنی دعا کیا) کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي،
وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي،
وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي،
وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّي فِي كُلِّ خَيْرٍ،
وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّي مِنْ كُلِّ شَرٍّ." [1]

[اے اللہ! میرے لیے میرے دین کی اصلاح فرما دیجئے، جو کہ میرے معاملے کو (برباد ہونے سے) سنبھالا دینے والا ہے
اور میرے لیے میری دنیا سُدھار دیجئے، جس میں میری معاش ہے
اور میرے لیے میری آخرت سنوار دیجئے، جس میں میرا لوٹ کے جانا ہے
اور میرے لیے زندگی کو ہر خیر میں اضافے کا باعث بنا دیجئے
اور موت کو ہر شر سے راحت (پانے کا ذریعہ) بنا دیجئے۔]

اس دعا کے متعلق علامہ قرطبی نے تحریر کیا ہے:

"دنیا و آخرت اور دین و دنیا کی خیر کو اپنے اندر سموئے ہوئے یہ عظیم دعا ہے۔ ہر سننے والے پر لازم ہے، کہ اسے یاد کرے اور اس کے ساتھ رات اور دن کی گھڑیوں میں دعا کرے، شاید کہ قبولیت کی ساعت (میں اس دعا کے ساتھ فریاد کرنا) اس کے نصیب میں آ جائے، تو وہ دنیا و آخرت کی خیر حاصل کر لے۔" [2]

II: امام مسلم نے حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی کریم ﷺ

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من شرّ ما عمل، ومن شرّ مالم يعمل، رقم الحديث ٧١ـ(٢٧٢٠)، ٤/٢٠٨٧.

[2] المفهم ٧/٤٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت نقل کی ہے۔

أَنَّهُ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ:

"اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدَىٰ، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ، وَالْغِنٰى" ❶

"بے شک آنحضرت ﷺ کہا (یعنی دعا کیا) کرتے تھے:

[اے اللہ! بلاشبہ میں آپ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور تونگری کا سوال کرتا ہوں۔]

III: امام مسلم نے ابو مالک اشجعی کے والد رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، (کہ) انہوں نے بیان کیا:

"جب کوئی آدمی مسلمان ہوتا، تو نبی کریم ﷺ اُسے نماز سکھلاتے، پھر اُسے ان الفاظ کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیتے:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ" ❷

[اے اللہ! مجھے معاف فرما دیجئے، مجھ پر رحم فرمائیے، مجھے ہدایت دیجئے، مجھے عافیت عطا فرمائیے اور مجھے رزق دیجئے]۔

IV: امام طبرانی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، کہ:

---

❶ صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب التعوذ من شر ما عمل، و من شر ما لم يعمل، ٧٢ـ (٢٧٢١)، ٤/٢٠٨٧.

❷ المرجع السابق، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء، رقم الحديث ٣٥ـ (٢٦٩٧)، ٤/ ٢٠٧٣.

امام ابوداؤد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے، کہ بے شک نبی کریم ﷺ دو سجدوں کے درمیان کہا کرتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ"

(صحيح سنن أبي داود، باب الدعاء بين السجدتين، رقم الحديث ٧٥٦ـ(٨٥٠)، ١/ ١٦٠). شیخ البانی نے اسے [حسن] قرار دیا ہے۔(ملاحظہ ہو: المرجع السابق ١/ ١٦٠).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ:

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّي وَانْقِطَاعِ عُمْرِي." ❶

بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کہا کرتے تھے:

"[اے اللہ] اپنی جانب سے (عطا کردہ) میرا سب سے کشادہ رزق میری کہن سالی اور عمر کے ختم ہونے کے وقت فرما دیجیے]۔

V: امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ام سُلیم رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، (کہ) بلاشبہ انہوں نے عرض کیا:

"بے شک" یا رسول اللہ ﷺ! انس: آپ کا خادم، اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کیجیے۔"

آنحضرت ﷺ نے (دعا کرتے ہوئے) کہا:

"اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ، وَبَارِكْ لَهُ فِيمَآ أَعْطَيْتَهُ" ❷

[اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دیجیے اور آپ نے اسے جو کچھ عطا فرمایا ہے، اس میں اس کے لیے برکت فرما دیجیے۔]

تنبیہ:

یہ دعا اپنے لیے حسبِ ذیل الفاظ کے ساتھ پڑھی جائے گی:

---

❶ مجمع الزوائد، كتاب الأدعية، باب الأدعية المأثورة عن رسول الله ﷺ التي دعابها لا وعلّمها ۱۰/۱۸۲۔ حافظ ہیثمی لکھتے ہیں، کہ اسے امام طبرانی نے [المعجم] الأوسط میں روایت کیا ہے اور اس کی [سند حسن] ہے۔ (ملاحظہ ہو: المرجع السابق ۱۰/۱۸۲)۔

❷ متفق علیہ: صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب الدعاء بكثرة المال والولد مع البركة، رقم الحديثين ۶۳۷۸ و ۶۳۷۹، ۱۱/۱۸۲؛ و صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أنس بن مالك رضي الله عنه، رقم الحديث ۱۴۱۔(۲۴۸۰)، ۴/۱۹۲۸: الفاظ حدیث صحیح البخاری کے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اَللّٰھُمَّ أَكْثِرْ مَالِيْ وَوَلَدِيْ ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَآ أَعْطَيْتَنِيْ ."

"اے اللہ! میرے مال اور اولاد کو زیادہ کر دیجیے اور آپ نے مجھے جو کچھ دیا ہے، اس میں میرے لیے برکت فرما دیجیے۔"

دعائے نبوی ﷺ کی قبولیت:

اللہ کریم نے آنحضرت ﷺ کی اس دعا کو قبول فرمایا۔ امام مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے، کہ انہوں نے بیان کیا:

"فَوَاللّٰهِ! إِنَّ مَالِيْ لَكَثِيْرٌ ، وإِنَّ وَلَدِيْ وَوَلَدَ وَلَدِيْ لَيَتَعَآدُّوْنَ عَلٰى نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ" ❶

[اللہ تعالیٰ کی قسم! بے شک میرا مال یقیناً بہت زیادہ ہے۔ اور بلاشبہ آج میری اولاد اور اولاد کی اولاد کی تعداد سو کے قریب ہے]

اور صحیح بخاری میں ہے:

"فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا ." ❷

[پس بلاشبہ میں سب سے زیادہ مال دار انصاری لوگوں میں سے ہوں]۔

ابو العالیہ بیان کرتے ہیں:

"وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهَةَ مَرَّتَيْنِ ، وَكَانَ فِيْهَا رَيْحَانٌ يَجِدُ مِنْهُ رِيحَ الْمِسْكِ" ❸

❶ صحيح مسلم، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أنس بن مالك رضي الله عنه جزء من رقم الحديث ١٤٣ ـ (٢٨٠)، ٤/١٩٢٩.

❷ صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب من زار قوما فلم يفطر عندهم، جزء من رقم الحديث ١٩٨٢، ٤/٢٢٨.

❸ جامع الترمذي، أبواب المناقب، مناقب أنس بن مالك رضي الله عنه، رقم الحديث ٤٠٨٦، ١٠/٢٢٤. حافظ ابن حجر نے اس کے [راویان کو ثقہ] قرار دیا ہے، شیخ البانی نے اسے [صحیح] کہا ہے: (ملاحظہ ہو: تحفة الأحوذي ١٠/٢٢٥؛ و صحيح سنن الترمذي، ٣/٢٣٤). نیز دیکھیے: فتح الباري ٤/٢٢٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[اور ان [یعنی انس رضی اللہ عنہ] کا ایک باغ تھا، جو سال میں دو مرتبہ پھل دیتا اور اس میں ریحان (کا پودا) تھا، جس سے وہ کستوری کی خوشبو پاتے تھے]۔

امام ابونُعیم نے حفصہ بنت سیرین کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، کہ انہوں نے کہا:

''میری زمین سال میں دو دفعہ پھل دیتی ہے اور اس کے علاوہ شہر میں کوئی چیز (یعنی باغ) دو مرتبہ پھل نہیں دیتا۔'' ❶

اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کے ساتھ رزق طلب کرنے اور پاکیزہ فراخ رزق پانے والوں، میں شامل فرمادیں۔آمین یَا حَيُّ یَا قَیُّوْمُ.

❶ ملاحظہ ہو: فتح الباري ٤/٢٢٩.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفِ آخر

ربِ حیم و کریم کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں، کہ انہوں نے ایک ناکارے کمزور بندے کو اس عظیم موضوع کے متعلق یہ اوراق ترتیب دینے کی توفیق سے نوازا۔ اب اُنہی سے اس حقیر اور ٹوٹی پھوٹی کوشش کو قبول فرمانے اور اس کے نفع کو عام کردینے کی عاجزانہ التجا ہے۔ إِنَّهُ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ، وَّ هُوَ عَلىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .

ا: خلاصہ کتاب:

I: حصہ اول:

اس حصے میں رزق کی دس کنجیوں کے متعلق بیان کردہ باتوں کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے۔

ا: استغفار و توبہ:

اس سے مراد صرف زبان سے استغفار و توبہ کے الفاظ کا دہرانا ہی نہیں، بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے، کہ گناہوں سے دوری ہو، گزشتہ سیاہ کاریوں پر ندامت اور آئندہ تا دمِ واپسیں ان کے قریب بھی نہ پھٹکنے کا مصمم اور سچا عزم و ارادہ ہو۔

ایسے استغفار و توبہ سے بارانِ رحمت برسے گی، مالوں اور بیٹوں میں اضافہ ہو گا۔ سرسبز و شاداب باغات اور پانی سے لبریز نہریں میسر آئیں گی۔ قحط سالی ختم ہو گی، تنگ دستی کا نام و نشان باقی نہیں رہے گا، باغوں کی خشک سالی قصہ پارینہ بن جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔ قوت میں اضافہ ہوگا، غموں سے نجات اور مشکلات سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

۲: تقویٰ:

تقویٰ صرف پارسائی کے دعویٰ کا نام نہیں، بلکہ وہ تو گناہ گار کر دینے والی ہر چیز سے خود کو بچانے، اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی کی پابندی کرنے اور عذابِ الٰہی کا مستحق کرنے والے ہر قول، عمل اور عقیدے سے دوری کا اختیار کرنا ہے۔

اہل تقویٰ کو اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت کے ہر غم سے نجات دیں گے۔ انہیں وہاں سے رزق دیں گے، جہاں اُن کا وہم وگمان بھی نہیں ہوگا۔ ایمان وتقویٰ والوں کے لیے اللہ تعالیٰ آسمان وزمین سے برکتیں کھول دیتے ہیں، جن کی خیر دائمی اور ہر شر سے خالی ہوتی ہے۔

۳: اللہ تعالیٰ پر توکل:

توکل کا معنٰی حصولِ رزق کے لیے کوشش کا ترک کرنا نہیں، بلکہ اس سے مراد اس حقیقت کا یقین رکھنا ہے، کہ کائنات میں ہر چیز اور ہر عمل صرف اللہ تعالیٰ کی مشیئت اور حکم سے ہے۔ بندے کا بھروسہ کسبِ معاش کی خاطر کی گئی جدوجہد پر نہیں، بلکہ ربّ ذوالجلال کے فضل وکرم پر ہو۔

اللہ کریم پر توکل کرنے والے، پرندوں کی طرح رزق دیئے جاتے ہیں، جو صبح دَم خالی پیٹ اپنے گھونسلوں سے روانہ ہوتے ہیں اور سرِ شام پیٹ بھر کر پلٹتے ہیں۔

۴: اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے فارغ ہونا:

اس سے مقصود دن رات مسجد میں بیٹھنا اور رزق کے حاصل کرنے کی کوشش سے راہِ فرار اختیار کرنا نہیں، بلکہ مراد بوقتِ عبادت قلب وقالب کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضری، خشوع وخضوع اور ربّ ذوالجلال سے ہم کلام ہونے کا ادراک واحساس ہے۔

اللہ کریم ایسے عبادت کرنے والے کی حاجات پوری فرما دیتے ہیں، اس کے دل کو تونگری اور دونوں ہاتھوں کو رزق سے بھر دیتے ہیں۔

۵: حج اور عمرے میں متابعت:

اس کا معنیٰ حج کے بعد عمرہ اور عمرے کے بعد حج کرنا ہے۔ ان کا یکے بعد دیگرے کرتے رہنا، گناہوں اور غربت وافلاس کو اس طرح دور کر دیتا ہے، جیسے کہ بھٹّی لوہے، سونے اور چاندی کے زنگ کو ان سے جُدا کر دیتی ہے۔

۶: صلہ رحمی:

اس سے مراد نسبی اور سسرالی رشتہ داروں کے ساتھ احسان کرنا، ان کے ساتھ شفقت اور ہمدردی کا معاملہ کرنا اور ان کے حالات کی دیکھ بھال کرنا ہے۔

صلہ رحمی صرف مال ہی کے ذریعے احسان میں منحصر نہیں، بلکہ رشتہ داروں کو خیر پہنچانے اور شر سے بچانے کی ہر کوشش، صلہ رحمی ہے۔ نافرمان اور بُرے رشتے داروں کے ساتھ بہترین صلہ رحمی یہ ہے، کہ انہیں جہنم کی آگ سے بچانے کے لیے ساری قوتیں، توانائیاں اور وسائل صرف کیے جائیں۔

صلہ رحمی دنیا میں سب سے جلدی اچھا بدلہ دلوانے والی نیکی ہے۔ اس کا فوری صلہ تو نافرمان لوگوں کو بھی دیا جاتا ہے۔ اس کی بنا پر تنگدستی سے دُوری، خاندان میں محبت، رزق میں وسعت، عمر میں برکت، افرادی قوت میں اضافہ اور بُری موت سے بچاؤ نصیب ہوتا ہے۔

۷: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا:

اس سے مقصود دین کی رُو سے پسندیدہ خرچ ہے، جیسے فقیروں پر اور دین کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصرت وتائید کی خاطر خرچ کرنا۔

اللہ تعالیٰ کی راہِ میں خرچ کرنے پر دنیا میں اچھے بدلے اور آخرت میں اجر و ثواب دینے کا رب العالمین کا وعدہ ہے۔ ہر صبح آسمان سے نازل ہونے والا فرشتہ راہِ الٰہی میں خرچ کرنے والے کے لیے بہترین بدل کی دعا کرتا ہے۔ کتبِ حدیث اور روزمرہ کی زندگی میں راہِ الٰہی میں خرچ کرنے والوں کے لیے دنیا ہی میں بہترین بدل پانے کی بہت مثالیں ہیں۔

۸: علوم شرعیہ کے حصول کی خاطر وقف ہونے والوں پر خرچ کرنا:

اہلِ علم پر خرچ کرنے سے اس خرچ شدہ مال کی قدر و قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے، کیونکہ انہیں اس سے، حصولِ علم میں مدد ملتی ہے۔ بعض علمائے امت منصبِ نبوت کے بعد علماء کے منصب کو سب سے بلند و بالا قرار دینے کی بنا پر اپنی خیرات اُنہی میں سے مستحق لوگوں پر خرچ کیا کرتے تھے۔

۹: کمزوروں کے ساتھ احسان:

ناتواں اور بے سہارا مسلمانوں کی عزت وتکریم اور ان کے ساتھ احسان کی وجہ سے دشمنوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہوتی ہے اور رزق کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔

۱۰: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت:

اس کا مفہوم رضائے الٰہی کی خاطر دارالکفر سے دارالایمان کی طرف اقامتِ دین اور اہلِ ایمان پر ظلم کرنے والے کافروں کے خلاف مومنوں کی نصرت وتائید کے لیے جانا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی وجہ سے ربِّ کریم سینوں کی غموں سے آزادی، گم راہی کی تنگی کی بجائے رشد و ہدایت کی وسعت اور فقر کی جگہ تونگری عطا فرماتے ہیں۔

II: حصہ دوئم:

اس حصے میں رزق کی بیس کنجیوں کے متعلق ذکر کردہ گفتگو کا خلاصہ درجِ ذیل ہے:

۱: آخرت کو اپنا مطمحِ نظر بنانا:

اس سے مراد معیشت کے لیے جدوجہد کا چھوڑنا نہیں، بلکہ معنٰی یہ ہے، کہ مقصودِ اصلی آخرت کا بنانا اور سدھارنا ہو۔ دنیا بنانے کے چکر میں آخرت کو داؤ پر نہ لگایا جائے۔

آخرت کو ہدف بنانے سے اللہ تعالیٰ دل میں تونگری ڈال دیتے ہیں، بکھرے ہوئے معاملات کی شیرازہ بندی فرمادیتے ہیں۔ دنیا حقیر ہوکر اس کے پاس آتی ہے۔ فقر و افلاس کو اس کی پیشانی سے دور کردیا جاتا ہے اور وہ غِنٰی اور تونگری کی حالت میں صبح اور اسی حالت میں شام کرتا ہے۔ اس کا ذریعہ معاش اسے کفایت کرتا ہے۔

۲: اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل:

ایسا کرنے سے ہر جانب سے وسعت اور کشادگی میسّر آتی ہے۔ آسمان سے موسلادھار بارانِ رحمت اور زمین سے غلّے، نباتات، پھل اور دیگر نعمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

۳: احسان:

اس سے مراد زندگی کے تمام شعبوں میں احکامِ الٰہیہ کی تعمیل کرنا ہے اور ایسا کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ آخرت سے پہلے، دنیا ہی میں [کشادہ رزق، پُر لطف زندگی، اطمینانِ قلب، امن اور شادمانی پر مشتمل [حَسَنَةٌ] عطا فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴: ایمان و عمل صالح:

اللہ تعالیٰ اہلِ ایمان کو ہر نیکی کا بدلہ، آخرت سے پہلے، دنیا میں بھی، اپنے شایانِ شان عطا فرماتے ہیں۔ وہ اعمالِ صالحہ کرنے والے اہلِ ایمان کو [حَيَاةً طَيِّبَةً] کی عظیم نعمت سے نوازتے ہیں، جو کہ [پاکیزہ حلال رزق، سعادت، قناعت، عبادت، ربِّ قدّوس کی طاعت گزاری کی توفیق اور اس کے لیے انشراحِ صدر] کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتی ہے۔

۵: گھر والوں کو حکمِ نماز دینا اور خود اس کی خوب پابندی کرنا:

اہلِ خانہ کو نماز قائم کرنے کا حکم دینے اور خود اس کا خوب اہتمام کرنے والوں کی معاشی جدوجہد کو اللہ تعالیٰ ثمر آور اور بابرکت بنا دیتے ہیں۔ ان کے لیے رزق کے اسباب وہاں سے پیدا فرما دیتے ہیں، جہاں اُن کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔

۶: [سبحان اللہ وبحمدہ] کا ذکر:

یہ ہر چیز کی نماز ہے اور مخلوق کو اس کی بنا پر رزق دیا جاتا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی وفات کے وقت اپنے بیٹے کو وصیت کرتے ہوئے یہ بات بیان فرمائی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اُن کی اس وصیت کی خبر دی، تاکہ وہ بھی اس کے ذریعہ ربِّ کریم سے رزق حاصل کرتے رہیں۔

۷: نکاح:

غیر شادی شدہ لوگ، تنگ دستی کے باوجود، ربِّ کریم کی اطاعت کرتے ہوئے، حرام سے بچنے کی نیت سے، نکاح کریں، ایسے حضرات وخواتین کے لیے تونگری اور ثروت پانے کی قرآن وسنت میں دوٹوک اور واضح بشارت ہے۔

اس بشارت کا قطعی طور پر یہ تقاضا نہیں، کہ شادی کرنے والے حصولِ رزق کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے جستجو نہ کریں، یا جو کچھ وہ کر رہے ہیں، اسے ترک کر دیں، بلکہ مقصود یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کسبِ معاش میں ایسے طریقے اور وسائل اختیار کرنے کی توفیق دیں گے، کہ شادی سے تشکیل پانے والے کنبے کی کفالت، مسئلہ نہیں بنے گا۔

۸: مُنہ اندھیرے نکلنا:

پاکیزہ رزق کی جستجو میں صُبح دم نکلنے والوں کے لیے برکت کی دعائے مصطفوی ﷺ ہے۔ آنحضرت ﷺ خود بھی اپنے فوجی دستوں اور لشکروں کو علی الصبح روانہ فرماتے۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث کے راوی کو صبح سویرے کاروباری جدوجہد کا آغاز کرنے پر برکت عطا فرماتے ہوئے دولت مند بنا دیا۔

صُبح دم نکلنے کی ایک بڑی رکاوٹ [رات کی نیند کا پورا نہ ہونے] کو [رات کو جلدی سونے] کی عادت اختیار کر کے دور کرنے کی جستجو کی جائے۔

۹: لین دین میں سچائی اور چیز کے عیب کا بیان:

بیع وشراء میں ان دونوں باتوں کا اہتمام باعثِ خیر و برکت ہے۔ اللہ والے ان باتوں کے اہتمام سے اخروی اجر وثواب سے پہلے دنیا میں بھی آسودگی اور وسعت پاتے ہیں۔

۱۰: اناج کا ناپ تول کرنا:

بیع وشراء کے وقت سنت نبوی کی پیروی کرتے ہوئے غلے کا ماپ تول کرنا باعثِ برکت ہے۔ استعمال کے لیے اناج لیتے دیتے وقت ماپ تول کے حوالے سے محدثین کی دو رائیں ہیں۔ لیکن...... واللّٰہ تعالیٰ أعلم...... راجح یہ ہے، کہ ایسی صورت میں بھی ماپ تول کرنا برکت کے پانے کا سبب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱: ادائیگی قرض کا سچا ارادہ:

ایسے ارادے والے مقروض کی اللہ تعالیٰ نصرت واعانت کرتے ہیں، اس کے لیے محافظ کا تقرر اور رزق کا سبب مہیا فرماتے ہیں۔ اس قسم کے ارادے کے ثمرات کو پانے کی مثالیں کتبِ حدیث اور روزمرہ زندگی میں موجود ہیں۔

۱۲۔۱۷:

سلام کہہ کر گھر میں داخل ہونا:
مسجد کی طرف جانا:
جہاد فی سبیل اللہ کے لیے نکلنا:
مریض کی عیادت:
حق بات میں حاکم کی نصرت:
غیبت کے بغیر گھر بیٹھنا:

ان اعمال والے لوگوں کے ربِّ کریم ضامن ہوتے ہیں۔ اگر وہ زندہ رہیں، تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے رزق دیئے جاتے ہیں۔ غموں اور پریشانیوں سے ان کی کفایت کی جاتی ہے۔ اگر فوت ہو جائیں، تو مولائے کریم کی طرف سے اُنہیں جنت میں داخل کرنے کا وعدہ ہے۔

۱۸: حدود کا قائم کرنا:

اقامتِ حدود میں بدی کا مٹانا اور رحمتِ الٰہی کے دروازوں کا وا کروانا ہے۔ بدی کے خاتمے اور ربِّ کریم کی رحمت کے دروازے کھل جانے سے رزق میں کشادگی اور معیشت میں آسودگی آتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹: استقامت:

ہر حالت، ہر وقت اور ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی فرمان برداری کے سبب آخرت سے پہلے، دنیا میں بھی فراخی، وسعت اور رزق کی فراوانی میسّر آتی ہے۔

۲۰: ماثورہ دعائیں:

حضراتِ انبیائے سابقین اور خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وعلیھم وبارك وسلّم رزق کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور التجائیں کیا کرتے تھے۔ قرآن وسنت میں موجود ایسی دعاؤں کے ساتھ فریاد کرنے سے بارگاہِ الٰہی میں شرفِ قبولیت پانے کی قوی امید ہے۔

ب: اپیل:

اس موقع پر میں ساری دنیا کے مسلمانوں سے پُر زور اپیل کرتا ہوں، کہ وہ حصولِ رزق کی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ کتاب وسنت میں بیان کردہ رزق کے اسباب کو حرزِ جاں بنالیں۔ ہر قسم کی خیر وسعادت اور خوش بختی اللہ مالک الملک کی بتلائی ہوئی راہ پر چلنے میں ہے۔ وہ خود ارشاد فرماتے ہیں:

﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا ٱسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَٱعْلَمُوٓا أَنَّ ٱللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ ٱلْمَرْءِ وَقَلْبِهِۦ وَأَنَّهُۥٓ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ [1]

[اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، جب وہ (یعنی رسول ﷺ) تمہیں ایسے کام کے لیے بلائیں، جس میں تمہاری زندگی ہے، تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانو اور یہ سمجھ لو، کہ اللہ تعالیٰ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتے ہیں، تم کو انہی کی طرف جمع ہونا ہے۔]

[1] سورة الأنفال / الآية ٢٤.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہر قسم کا شر و مصیبت اور بدبختی و محرومی اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہٹنے میں ہے۔

انہوں نے خود فرمایا:

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰی. قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْٓ اَعْمٰی وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا. قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰی﴾ ❶

[اور جس نے میری کتاب سے مُنہ موڑا، پس بے شک اس کے لیے معیشت ہے تنگ اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے، وہ کہے گا: ''اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا اور میں تو دیکھتا بھالتا تھا'' اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''اسی طرح تیرے پاس ہماری آیات آئی تھیں، تو ان کو بھول گیا، اسی طرح آج تجھے بھلایا جائے گا۔]

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین یَا حَيُّ یَا قَيُّوْمُ. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ. وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

❶ سورة طٰه / الآيات ١٢٤۔١٢٦.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراجع ومصادر

١- "الإحسان فی تقریب صحیح ابن حبان" للأمیر علاء الدین الفارسي، ط: مؤسسة الرسالة بیروت، الطبعة الأولٰی ١٤٠٨هـ، بتحقیق الشیخ شعیب الأرناؤوط.

٢- "أحکام القرآن" للإمام أبي بکر الجصاص، ط: دارالفکر بیروت، بدون سنة الطبع.

٣- "أحکام القرآن" للإمام أبي بکر بن العربي، دار المعرفة بیروت، بدون الطبعة وسنة الطبع، بتحقیق الأستاذ علي محمد البجاوي.

٤- "إحیاء علوم الدین" للعلّامة أبي حامد الغزالي، ط: دارالمعرفة بیروت، سنة الطبع ١٤٠٣هـ.

٥- "الأدب المفرد" للإمام محمد بن إسماعیل البخاري، ط: عالم الکتب بیروت، الطبعة الثانیة ١٤٠٥هـ، بترتیب وتقدیم الأستاذ کمال یوسف الحوت.

٦- "أضواء البیان في إیضاح القرآن بالقرآن" للعلّامة محمد الأمین الشنقیطی، ط: علی نفقة سمو الأمیر أحمد بن عبد العزیز آل سعود، سنة الطبع ١٤٠٣هـ.

٧- "الإکلیل في استنباط التنزیل" للعلّامة السیّوطي، ط: دارالکتب العلمیة بیروت، سنة الطبع ١٤٠١هـ، بتحقیق ا. سیف الدین عبد القادر الکاتب.

٨- "أیسر التفاسیر" للشیخ أبي بکر الجزائري، الطبعة الأولٰی ١٤٠٧هـ.

٩- "بدائع التفسیر الجامع لما فسّره الإمام ابن قیم الجوزیة" ط: دار ابن الجوزي الدمام، الطبعة الثانیة ١٤٣١هـ، جمع و تخریج: ا. یسري

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السيد محمد؛ ومراجعة و تنسيق: ا. صالح أحمد الشامي.
١٠- "بهجة النفوس وتحلّيها بمعرفة مالها وما عليها" شرح مختصر صحيح البخاري، المسمّٰى بـ[جمع النهاية في بدء الخير والغاية] للإمام ابن ابي جمرة الأندلسي، ط: دارالجبيل بيروت، الطبعة الثالثة ١٩٧٩م.
١١- "تحرير ألفاظ التنبيه" أو "لغة الفقه" للإمام محي الدين النووي، ط: دارالقلم دمشق، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ، بتحقيق الأستاذ عبد الغني الدقر.
١٢- "تحفة الأحوذي" شرح جامع الترمذي للشيخ محمد عبد الرحمٰن المباركفوري، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.
١٣- "تخريج الأحاديث والآثار الواقعة في تفسير الكشاف للزمخشري" للحافظ الزيلعي، ط: دار ابن خزيمة الرياض، الطبعة الأولى، ١٤١٤هـ بتحقيق الشيخ سلطان الطبيشي.
١٤- "الترغيب والترهيب" للحافظ المنذري، ط: دارالفكر بيروت، سنة الطبع ١٤١٠هـ، بتحقيق الشيخ مصطفىٰ محمد عمارة.
١٥- "تفسير البحر المحيط" للعلّامة أبي حيّان الأندلسي، ط: دارالكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٣هـ، بتحقيق الشيخ عادل أحمد ورفقائه.
١٦- "تفسير البغوي" المسمّٰى بـ"معالم التنزيل" للإمام أبي محمد البغوي، ط: دار المعرفة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٦هـ، بإعداد وتحقيق الأستاذين خالد عبد الرحمٰن العك ومروان سوار.
١٧- "تفسير البيضاوي" المسمّٰى بـ. "أنوار التنزيل وأسرار التأويل" للقاضي البيضاوي، ط: دارالكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.
١٨- "تفسير التحرير والتنوير" للأستاذ محمد طاهر ابن عاشور، ط: الدار التونسية للنشر تونس، سنة الطبع ١٩٨٤م.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٩- "تفسير الخازن" المسمّى "لباب التأويل في معاني التنزيل" للعلّامة علاء الدين علي بن محمد الشهير بالخازن، ط: دار الفكر بيروت، سنة الطبع ١٣٩٩هـ.

٢٠- "تفسير السعدي" المسمّى بـ "تيسير الكريم الرحمٰن في تفسير كلام المنّان" للشيخ عبد الرحمن السعدي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٢٣هـ، بتحقيق الشيخ عبد الرحمٰن اللويحق.

٢١- "تفسير أبي السعود" المسمّى بـ "إرشاد العقل السليم إلى مزايا القرآن الكريم" للقاضي أبي السعود، ط: دار إحياء التراث العربي، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٢٢- "تفسير الطبري" "جامع البيان من تأويل آي القرآن" للإمام أبي جعفر الطبري، ط: دار المعارف بمصر، بدون الطبعة وسنة الطبع، بتحقيق الشيخين محمود محمد شاكر وأحمد محمد شاكر.

٢٣- "تفسير غرائب القرآن ورغائب الفرقان" للعلّامة نظام الدين النيسابوري، الطبعة الثانية ١٣٩٨هـ، (المطبوع بهامش تفسير ابن جرير الطبري).

٢٤- "تفسير القاسمي" المسمّى بـ "محاسن التأويل" للعلّامة محمد جمال الدين القاسمي، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الثالثة ١٣٩٨هـ، بتحقيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي.

٢٥- "تفسير القرآن" للإمام عبد الرزاق الصنعاني، ط: مكتبة الرشد الرياض، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ، بتحقيق د. مصطفى مسلم محمد.

٢٦- "تفسير القرطبي" المسمّى بـ "الجامع لأحكام القرآن" للإمام أبي عبدالله القرطبي، ط: دار إحياء التراث العربي، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٢٧- "التفسير القيّم" للإمام ابن القيّم، ط: دار الفكر بيروت، سنة الطبع ١٤٠٨هـ، جمعه الشيخ محمد أويس الندوي، وحققه الشيخ محمد حامد الفقي.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٨ـ "التفسير الكبير" المسمّٰى بـ"مفاتيح الغيب" للعلّامة فخر الدين الرازي، ط: دار الكتب العلمية طهران، الطبعة الثانية، بدون سنة الطبع.

٢٩- "تفسير ابن كثير" المسمّٰى بـ"تفسير القرآن العظيم" للحافظ ابن كثير، ط: دار الفيحاء دمشق؛ ودار السلام الرياض، الطبعة الأولٰى ١٤١٣هـ، بتقديم الشيخ عبد القادر الأرناؤوط.

٣٠- "تفسير ابن مسعود ﵁" من إعداد الأستاذ محمد أحمد عيسوي، ط: مؤسسة الملك فيصل الخيرية، الطبعة الأولٰى ١٤٠٥هـ.

٣١- "تفسير المنار" للسيد محمد رشيد رضا، ط: دار المعرفة بيروت، الطبعة الثانية، بدون سنة الطبع.

٣٢- "التلخيص" "المطبوع بذيل المستدرك على الصحيحين" للحافظ الذهبي، الناشر: دار الكتاب العربي بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٣٣ـ "تنقيح الرواة في تخريج أحاديث المشكاة" للشيخ أحمد حسن الدهلوي، ط: المجلس العلمي السلفي لاهور، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٣٤- "جامع الترمذي" (المطبوع مع تحفة الأحوذي) للإمام أبي عيسٰى محمد بن عيسٰى، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولٰى ١٤١٠هـ.

٣٥ـ "حاشية الإمام السندي على سنن النسائي" للشيخ أبي الحسن السندي، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الأولٰى ١٣٤٨هـ.

٣٦- "روح المعاني" للعلّامة محمود الآلوسي، ط: دار إحياء التراث العربي بيروت، الطبعة الرابعة ١٤٠٥هـ.

٣٧- "رياض الصالحين" للإمام النووي، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الثانية ١٤٠٤هـ، بتحقيق الشيخ الألباني.

٣٨- "زاد المسير في علم التفسير" للإمام ابن الجوزي، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الأولٰى ١٩٨٤م.

٣٩- "زبدة التفسير من فتح القدير" للدكتور محمد سليمان الأشقر، ط: مكتبة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفيحاء دمشق؛ ودار السلام الرياض، الطبعة الخامسة ١٤١٤هـ.
٤٠ - "سلسلة الأحاديث الصحيحة" للشيخ الألباني، ط: المكتبة الإسلامية عمان؛ والدار السلفية الكويت، الطبعة الأولٰى ١٤٠٣هـ.
٤١ - "سنن الدارمي" للإمام الدارمي، ط: حديث اكادمي فيصل آباد، بدون الطبعة، سنة الطبع ١٤٠٤هـ.
٤٢ - "سنن أبي داود" (المطبوع مع عون المعبود) للإمام سليمان بن الأشعث السجستاني، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولٰى ١٤١٠هـ.
٤٣ - "سنن سعيد بن منصور" للإمام سعيد بن منصور بن شعبة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولٰى ١٤٠٥هـ، بتحقيق الشيخ حبيب الرحمٰن الأعظمي.
٤٤ - "السنن الكبرىٰ" للإمام البيهقي، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولٰى، ١٤١٤هـ، بتحقيق الشيخ محمد عبد القادر عطا.
٤٥ - "السنن الكبرىٰ" للإمام النسائي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولٰى ١٤٢٢هـ بتحقيق الشيخ حسن عبد المنعم شلبي.
٤٦ - "سنن ابن ماجه" للإمام أبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني ابن ماجه، ط: شركة الطباعة العربية السعودية، الطبعة الثانية ١٤٠٤هـ، بتحقيق د. محمد مصطفٰى الأعظمي.
٤٧ - "سنن النسائي" (المطبوع مع شرح السيوطي وحاشية السندي) للإمام أبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائي، ط: دار الفكر بيروت، الطبعة الأولٰى ١٣٤٨هـ.
٤٨ - "سير أعلام النبلاء" للحافظ الذهبي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة التاسعة ١٤١٣هـ، بتخريج الشيخ الأرناؤوط، وبتحقيق ا. مأمون الصاغرجي.
٤٩ - "شرح السنة" للإمام البغوي، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الأولى ١٣٩٠هـ، بتحقيق الشيخين الأرناؤوط وزهير الشاويش.

٥٠- "شرح السيوطي لسنن النسائي" المسمّى بـ"زهر الربى على المجتبى"، ط: دارالفكر بيروت، تصوير عن الطبعة الأولى ١٣٤٨هـ.

٥١- "شرح الطيبي على مشكاة المصابيح" للعلّامة الطيبي، ط: مكتبة نزار مصطفى الباز مكة المكرمة، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ، بتحقيق د. عبدالحميد هنداوي.

٥٢- "شرح النووي على صحيح مسلم" للإمام النووي، ط: دار الفكر بيروت، سنة الطبع ١٤٠١هـ.

٥٣- "صحيح الأدب المفرد" للإمام البخاري" بقلم الشيخ الألباني، نشر: دارالصديق الجبيل، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.

٥٤- "صحيح البخاري" (المطبوع مع فتح الباري) للإمام محمد بن إسماعيل البخاري، نشر و توزيع: الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد الرياض، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٥٥- "صحيح الترغيب والترهيب" للشيخ الألباني، ط: مكتبة المعارف الرياض، الطبعة الأولى ١٤٢١هـ.

٥٦- "صحيح الجامع الصغير وزيادته" (الفتح الكبير)، تاليف الشيخ الألباني، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الثالثة ١٤٢١هـ.

٥٧- "صحيح ابن خزيمة" للإمام أبي بكر محمد بن إسحاق بن خزيمة، ط: المكتب الإسلامي بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع، بتحقيق د. محمد مصطفى الأعظمي.

٥٨- "صحيح سنن الترمذي" اختيار الشيخ الألباني، نشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٩هـ.

٥٩- "صحيح سنن أبي داود" صحّح أحاديثه الشيخ الألباني، نشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٩هـ.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٦٠- "صحيح سنن ابن ماجه" اختيار الشيخ الألباني، نشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الثالثة ١٤٠٨هـ.

٦١- "صحيح سنن النسائي" صحّح أحاديثه الشيخ الألباني، الناشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج الرياض، الطبعة الأولى ١٤٠٩هـ.

٦٢- "صحيح مسلم" للإمام مسلم بن حجاج القشيري، نشر و توزيع: الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد الرياض، سنة الطبع ١٤٠٠هـ، بتحيق الشيخ محمد فؤاد عبدالباقي.

٦٣- "ضعيف سنن أبي داود" ضعّف أحاديثه الشيخ الألباني، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٢هـ.

٦٤- "عمدة القارئ شرح صحيح البخاري" للعلّامة بدر الدين العيني، ط: دارالفكر بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٦٥- "عون المعبود" شرح سنن أبي داود للعلّامة أبي الطيِّب العظيم آبادي، ط: دار الكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٠هـ.

٦٦- "غريب الحديث" للحافظ ابن الجوزي، ط: دارالكتب العلمية بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٥هـ، بتحقيق د. عبد المعطي أمين قلعجي.

٦٧- "فتح الباري شرح صحيح البخاري" للحافظ ابن حجر، نشر وتوزيع: الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد الرياض، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٦٨- "فتح القدير" للإمام محمد بن علي الشوكاني، التوزيع: المكتبة التجارية مكة المكرمة، بدون الطبعة وسنة الطبع، مع تعليق الأستاذ سعيد محمد اللحّام.

٦٩- "فيض الباري على صحيح البخاري" من أمالي الشيخ محمد انور الكشميري، ط: دارالمعرفة بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع، مع حاشية البدر الساري للشيخ بدر عالم ميرتهي.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٧٠- "فيض القدير شرح الجامع الصغير" للعلّامة محمد المدعو بعبد الرؤوف المناوي، ط: دار المعرفة بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٧١- "في ظلال القرآن" للأستاذ سيد قطب، ط: دارالشروق بيروت، الطبعة الشرعية الرابعة ١٣٩٧هـ.

٧٢- "القاموس المحيط" للعلّامة مجد الدين الفيروز آبادى، ط: المؤسسة العربية للطباعة والنشر بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٧٣- "كتاب التعريفات" للعلّامة الجرجاني، ط: مكتبة لبنان بيروت، سنة الطبع ١٩٨٥م.

٧٤- "كتاب الزهد" للإمام عبد الله بن المبارك، ط: دار الكتب العلمية بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع، بتحقيق الشيخ حبيب الرحمٰن الأعظمي.

٧٥- "كتاب النظر والأحكام في جميع أحوال السوق" للإمام يحيىٰ بن عمر الأندلسي، ط: الشركة التونسية للتوزيع، سنة الطبع ١٩٧٥م.

٧٦- "الكشّاف عن حقائق التنزيل وعيون الأقاويل في وجوه التأويل" للعلّامة الزمخشري، ط: دار المعرفة بيروت، بدون سنة الطبع والطبعة.

٧٧- "كشف الخفاء ومزيل الإلباس" للشيخ إسماعيل بن محمد العجلوني، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الرابعة ١٤٠٥هـ، بتصحيح الأستاذ أحمدالقلاش.

٧٨- "مجمع الزوائد ومنبع الفوائد" للحافظ نور الدين الهيثمي، ط: دار الكتاب العربي بيروت، الطبعة الثالثة ١٤٠٢هـ.

٧٩- "المحرّر الوجيز في تفسير الكتاب العزيز" للقاضي ابن عطية الأندلسي، بدون الناشر والطبعة وسنة الطبع، بتحقيق المجلس العلمي بفاس.

٨٠- "مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح" للملّا علي القاري، ط: المكتبة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التجارية مكة المكرمة، بدون الطبعة وسنة الطبع، بتحقيق ا. صدقي محمد جميل العطّار.

٨١- "المستدرك على الصحيحين" للإمام أبي عبد الله الحاكم، ط: دار الكتاب العربي بيروت، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٨٢- "المسند" للإمام أحمد بن حنبل، ط: دار المعارف للطباعة والنشر مصر، الطبعة الثالثة، بتحقيق الشيخ أحمد محمد شاكر. [أو ط: المكتب الإسلامي بيروت.] [أو ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

٨٣- "مسند أبي داود الطيالسي"، ط: دارهجر القاهرة، الطبعة الأولى ١٤١٩هـ.

٨٤- "مسند الشهاب" للقاضي أبي عبد الله محمد بن سلامة القضاعي، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الثانية ١٤٠٧هـ، بتحقيق الشيخ حمدي عبدالمجيد السلفي.

٨٥- "مسند أبي يعلى الموصلي" للإمام أحمد بن علي بن المثنّى التميمي، ط: دار المأمون دمشق، الطبعة الأولى ١٤٠٤هـ، بتحقيق ا. حسين سليم أسد.

٨٦- "مشكاة المصابيح" للشيخ محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الثانية ١٣٩٩هـ، بتحقيق الشيخ الألباني.

٨٧- "المصنف" للإمام عبد الرزاق الصنعاني، ط: المجلس العلمي جنوب أفريقيا، الطبعة الأولى ١٣٩٢هـ، بتحقيق الشيخ حبيب الرحمٰن الأعظمي.

٨٨- "المفردات في غريب القرآن" للإمام الراغب الأصفهاني، ط: دار المعرفة بيروت، بدون سنة الطبع، بتحقيق الأستاذ سيد كيلاني.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٨٩- "المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم" للحافظ أبي العباس أحمد القرطبي، ط: دار ابن كثير؛ ودار الكلم الطيب، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ، بتحقيق الشيخ محي الدين ديب مستو ورفقائه.

٩٠- "نزهة النظر في توضيح نخبة الفكر" للحافظ ابن حجر، ط: قرآن محل كراتشي، بدون الطبعة وسنة الطبع.

٩١- "النهاية في غريب الحديث والأثر" للإمام ابن الأثير، الناشر: المكتبة الإسلامية بيروت، بدون سنة الطبع، بتحقيق الأستاذين طاهر أحمد الزاوي، ود. محمود الطناجي.

٩٢- "هامش الإحسان في تقريب صحيح ابن حبان" للشيخ الأرناؤوط، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤٠٨هـ.

٩٣- "هامش سنن ابن ماجه" للشيخ عصام موسىٰ هادي، ط: دار الصديق الجبيل المملكة العربية السعودية، الطبعة الأولى ١٤٣١هـ.

٩٤- "هامش شرح السنة" للشيخين زهير الشاويش والأرناؤوط، ط: المكتب الإسلامي، الطبعة الأولى ١٣٩٠هـ.

٩٥- "هامش المسند" للشيخ أحمد محمد شاكر، ط: دار المعارف للطباعة والنشر مصر، الطبعة الثالثة.

٩٦: "هامش المسند" للشيخ الأرناؤوط ورفقائه، ط: مؤسسة الرسالة بيروت، الطبعة الأولى ١٤١٧هـ.

٩٧- "هامش مشكاة المصابيح" للشيخ الألباني، ط: المكتب الإسلامي بيروت، الطبعة الثانية ١٣٩٩هـ.

٩٨- "اليسير في اختصار تفسير ابن كثير" ط: دار الهداة جدّة، الطبعة الأولى ١٤٢٦هـ، باختصار وتحقيق ا: صلاح بن محمد عرفات وزميليه.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُردو کتابیں

١: ''اشرف الحواشی'' شیخ الحدیث محمد عبدہ، ناشر: شیخ محمد اشرف لاہور۔

٢: تفسیر (القرآن الکریم) شیخ شبیر احمد عثمانی، ط: مجمع الملک فہد المدینۃ الطیبۃ۔

٣: تقویٰ: ''اہمیت، برکات، اسباب'' فضل الٰہی، ط: دار النور اسلام آباد، اشاعت ٢٠١٠ء۔

٤: ''تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن'' ڈاکٹر محمد لقمان سلفی، دار الداعی الریاض، بار دوم ١٤٢٣ھ۔

٥: ''صحیح البخاری'' مترجم اردو مولانا محمد داؤد راز، ط: مکتبہ قدوسیہ لاہور، اشاعت ٢٠٠٤ء۔

٦: ''معارف القرآن'' مفتی محمد شفیع، ط: ادارۃ المعارف کراچی، تاریخ اشاعت ١٣٩٩ھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی کتب

عربی کتب:

۱۔ التقوىٰ أهميتها وثمرتها وأسبابها

۲۔ الأذكار النافعة

۳۔ فضل آية الكرسي و تفسيرها

٤۔ إبراهيم عليه الصلاة والسلام أباً

٥۔ حب النبي ﷺ وعلاماته

٦۔ وسائل حب النبي ﷺ

۷۔ مختصر حب النبي ﷺ و علاماته

۸۔ النبي الكريم ﷺ معلماً

۹۔ أهمية صلاة الجماعة (في ضوء النصوص وسير الصالحين)

۱۰۔ من تصلي عليهم الملائكة ومن تلعنهم

۱۱۔ فضل الدعوة إلى الله تعالىٰ

۱۲۔ ركائز الدعوة إلى الله تعالىٰ

۱۳۔ الحرص علىٰ هداية الناس (في ضوء النصوص وسير الصالحين)

۱٤۔ السلوك وأثره في الدعوة إلى الله تعالىٰ

۱٥۔ من صفات الداعية: مراعاة أحوال المخاطبين (في ضوء الكتاب والسنة)

۱٦۔ من صفات الداعية: اللين والرفق

۱۷۔ الحسبة: تعريفها ومشروعيتها و وجوبها

۱۸۔ الحسبة في العصر النبوي وعصر الخلفاء الراشدين رضي الله عنهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔ شبهات حول الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر

۲۰۔ مسؤولية النساء في الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر(في ضوء النصوص و سير الصالحين)

۲۱۔ حكم الإنكار في مسائل الخلاف

۲۲۔ الاحتساب على الوالدين: مشروعيته، ودرجاته، و آدابه

۲۳۔ الاحتساب على الأطفال

۲۴۔ قصة بعث أبي بكر جيش أسامة رضي الله عنهما(دراسة دعوية)

۲۵۔ مفاتيح الرزق(في ضوء الكتاب والسنة)

۲۶۔ التدابير الواقية من الزنا في الفقه الإسلامي

۲۷۔ التدابير الواقية من الربا في الإسلام

۲۸۔ شناعة الكذب وأنواعه

۲۹۔ لا تيئسوا من روح الله

۳۰۔ عظيم منزلة البنت ومكانتها

اردو کتب:

۱۔ تقویٰ: اہمیت، برکات، اسباب

۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بحیثیت والد

۳۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا قصہ

۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے اسباب

۵۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت معلم

۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت والد

۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور اس کی علامتیں

۸۔ بیٹی کی شان وعظمت

۹۔ فرشتوں کا دُرود پانے والے اور لعنت پانے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ قرض کے فضائل ومسائل

۱۱۔ فضائلِ دعوت

۱۲۔ دعوتِ دین کس چیز کی طرف دی جائے؟

۱۳۔ دعوتِ دین کیسے دیں؟

۱۴۔ دعوتِ دین کون دے؟

۱۵۔ دعوتِ دین کہاں دیں؟

۱۶۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داری

۱۷۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق شبہات کی حقیقت

۱۸۔ والدین کا احتساب

۱۹۔ بچوں کا احتساب

۲۰۔ مسائلِ قربانی

۲۱۔ مسائلِ عیدین

۲۲۔ لشکرِ اُسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی

۲۳۔ رزق کی کنجیاں

۲۴۔ جھوٹ کی سنگینی اور اقسام

۲۵۔ حج وعمرہ کی آسانیاں

۲۶۔ حج وعمرہ کی آسانیاں (مختصر)

۲۷۔ باجماعت نماز کی اہمیت

۲۸۔ باجماعت نماز کی اہمیت (مختصر)

۲۹۔ آیت الکرسی کے فضائل اور تفسیر

۲۹۔ زنا کی سنگینی اور اس کے برے اثرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۔ زنا سے بچاؤ کی تدبیریں (زیرِ طبع)

دیگر زبانوں میں:

بنگالی:

۱۔ اذکارِ نافعہ
۲۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں
۳۔ باجماعت نماز کی اہمیت
۴۔ حج وعمرہ کی آسانیاں (مختصر)
۵۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے
۶۔ بیٹی کی شان وعظمت
۷۔ رزق کی کنجیاں
۸۔ فضائل دعوت
۹۔ آیت الکرسی کے فضائل اور تفسیر
۱۰۔ لاتیئسوا من روح الله

انڈونیشی:

۱۔ اذکار نافعہ
۲۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں
۳۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں (مختصر)
۴۔ رزق کی کنجیاں
۵۔ فرشتوں کا درود پانے والے اور لعنت پانے والے
۶۔ لاتیئسوا من روح الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرانسیسی:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں (مختصر)

انگریزی:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں

۲۔ لشکر اسامہ رضی اللہ عنہ کی روانگی

۳۔ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے میں خواتین کی ذمہ داری (زیر طبع)

۴۔ بیٹی کی شان وعظمت

فارسی:

۱۔ نبی کریم ﷺ سے محبت اور اس کی علامتیں

مصنف کے تیار کردہ پوسٹر

۱۔ دعا کی شان وعظمت

۲۔ قبولیتِ دعا کے اسباب

۳۔ مرادیں پورا کروانے والی دعا

۴۔ پریشانی کو راحت سے بدلنے والی دُعا

۵۔ اولاد کے لیے چودہ دُعائیں

۶۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت کے فوائد اور نافرمانی کے نقصانات

۷۔ نبی کریم ﷺ کا قُرب دلوانے والے اعمال

۸۔ رزق کی کنجیاں

۹۔ چار مفید اور تین نقصان والے کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس کے حوالے سے مؤلف کی کتب

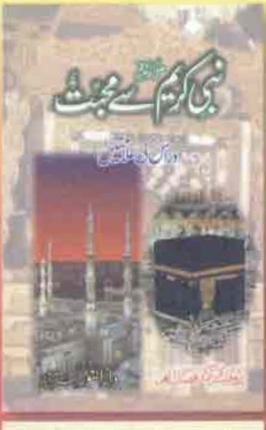

صفحات 96 کارڈ کور

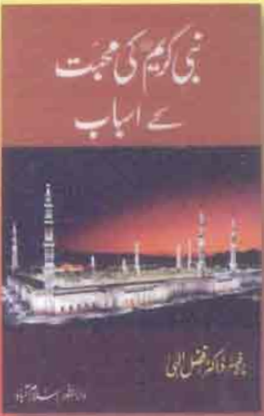

صفحات 36 کارڈ کور

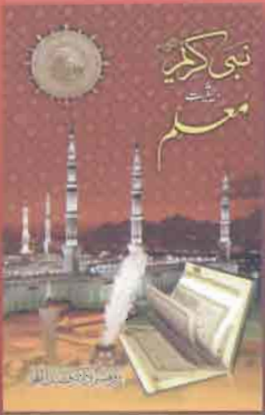

صفحات 464 مجلّد

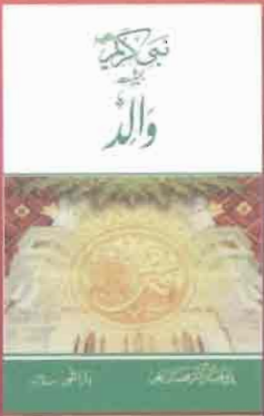

صفحات 174 مجلّد

دارُ النُّور اسلام آباد

0321-5336844
0333-5139853